

1658

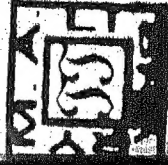
سند احمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر اندر پس پردہ تقدیر پدید

مجموعہ نور افشان روشن گہمان

ہم مجموعہ پیش ہائے بادشاہ عالم پناہ فلک پایگاہ آصف جاہ دکن اوام اللہ سلطنت کا جو قریب
نہائے چونتیسویں سالگرہ مبارک کے اسم ہجری زبان الہام بیان سے درافشان ہوئے جنگو
معدن و معدن مجلس عام رعایا سے مالک محروسہ نے جس نے کہ جشن ہائے مبارک کی ابتدا
از دسویں شروع کی مجموعہ نڈاطع کروایا اور باتفاق یہہ دعا مانگی کہ اے باری تعالیٰ -
ہمارے بادشاہ عالم پناہ کی عمر و اقبال میں روز افزون ترقی دے۔ اور ہمارے آئندہ کی نسلین بھی
اپنے بادشاہ سے ایسے ہی وفادار رہیں اور سرکار قصیر ہند سے ہمارے بادشاہ آصف جاہ کو۔ اور ہمارے
بادشاہ سے۔ سرکار قصیر ہند کو۔ ایسی ہر وقت ہمدردی اور مدد ملتی رہے۔ جیسا کہ انتظام قدرت میں
ایک لمبا یہ وار درخت کو اوس کی جڑ سے۔ پیرو ڈالیوں اور تیوں کو۔ اور تیوں اور ڈالیوں اور
جڑ سے جڑ کو ہمدردی و امداد ہر وقت ملتی ہے۔ آمین ثناء اہلین۔

ارشاد آصف

سرکار دونوں رکھتے ہیں باہم جو اتحاد یہ دوستی جو سارے زمانے پر آشکار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو۔ سمجھیں جناب قصیر ہند اپنا جان بشار



* بندگائے تعالیٰ حضور پر نور ﷺ

اللہ اکبر! آن چنیہ کہ خاطر میخواست آخر آمد پس پردہ تقدیر

مجموعہ نوافشان و شکر جہان

یہ سب پہلا اڈریس وہ

جو کل عیاسی مملکتیں سے شہ شرم بیع اتالی و اسلمہ ہجری کو چوتیسویں
سالگرہ مبارک کے جلوس باغ عامہ میں جب آنکری عام رعایا عین شہلا و معبودین

اور یہ سب پہلا وہ جوا اڈریس نوافشان و شکر جہان

جواد کے ہر دل عزیز پادشاہ عالم نیاہ فلک باگیاہ * لے اپنے ایچ درخشان میں
اپنی پیاری رعایا کے روح جان کو سیحانی کا اثر بخشا ہے۔

۲
 بندگانِ عالی متعالی حضور پر نور مدظلہم العالی
 یہ سب پہلا اور پس منجانب مجلس عام رعایا مالک محض رہ کر
 جلسہ لکڑہ مبارک واقع باغ عامہ شرب سبب اتالی
 بشرف ملاحظہ

علحضرت قدر قدرت خداوند نعمت رستم دوران ارسطو
 زمان منظر الدولہ مظفر المملکت نظام الدولہ نظام الملک اکھنجا
 نواب سمر میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی سی سی ایس ایس
 پادشاہ عالم نیادہ فلک پاگاہ حیدر آباد دکن

زق در و شوکت سلطان گشت چتر کم	اذا انتقام محمد اللہ سرے و سقانی
کہ گشت چتر کم	کہ سایہ بر سرش افکند چون تو سلطان

اسے ہمارے شہر یا گر دون وقار جسکے اوصاف حمیدہ و خصایل برگزیدہ



ممتاز ترین شعبہ رعایا پروری ہے اور جسکی ضمیمہ میرین اپنی رعایا کی
 محبت ایک ناپید کنار دریاے نور کی طرح موجزن ہے۔
 ایک سال کا عرصہ منقضی ہوا کہ حضور انور کے نمکخوار و فاشعار
 اور جان نثار رعایا کو ظل سبحانی کی تینتیسویں سالگرہ مبارک
 کی مسعود و محمود تقریب پر اپنی عقیدت و فادارانہ اور اخلاص علامت
 کی ناپختہ پیشکش اور تہنیت اور مبارکباد کی بے مقدار نذر پیش کر نیکی
 لئے خدام والا کے عقبہ عالی پر جبین سائی کا فخر و اغزاز حاصل ہوا
 تھا اب پھر پیر و مرشد کی عقیدت مند و جان نثار رعایا کو اس موقع
 مبارک کا اغزاز حاصل ہوا ہے کہ اپنے ہر دل عزیز یا شاہ کیلئے
 درگاہ باری میں ہمہ تن و بار بار یہی دعا مانگے کہ خداے تعالیٰ
 ظل سبحانی کو باقیام قیامت قائم رکھ اور ہم جان نثار رعایا کو

حضور لامع النور کے عہدِ معدلتِ مہد کے سایہ میں دینی و دنیوی
 برکتوں کی فیضان سے متمتع اور بہرہ ور گردان اور ہماری اولاد
 و اخوان سلا بعد سلا اس جشنِ میلادِ مبارک پر پیرو مرشد کے تصدیق
 ہوتے رہیں اگرچہ حضور لامع النور کی عقیدت شعار رعایا کو اس بات کا
 علم یقین ہے کہ انھیں حضور انور کے فلکِ پایہ تخت کے ساتھ
 جو محبت ہے وہ حیرت خیز و تقریر میں نہیں آسکتی لیکن ہم جان نثاران
 اخلاص و ثمارِ جامہ میں پھولے نہیں سہاتے جبکہ ہمارا یہ علم عین یقین کے
 درجہ کو پہنچتا ہے کہ ہماری محبت اور جان نثاری کو اس بے پایاں
 محبت اور عنایاتِ شاہی کے ساتھ کچھ بھی نسبت نہیں جو ظلِ سبحانی
 ہمارے ساتھ مرعی رکھتے ہیں کیونکہ پیرو مرشد کا خود پیرا ارشاد
 ہے کہ۔

پس جب تک میری رگ جان مثل قلم متحرک رہے اور میری
دوات تن میں سُرخِ خون باقی رہے میں تمہاری ہر قسم کی ترقی
اور بہبودی کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہوں گا۔

اے مطرح انوار شہی مصدرِ حجت	جبکی رگ و پے میں ہے رعایا کی محبت
یوں ظلم و ستم عدل سے جسکے ہو گزیران	جس طرح سحر سے شب تاریک کی ظلمت

یہہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ موتیوں کی لڑی ہم جانِ ثارون کے دلوں کو
وفا دارانہ عقیدت و اخلاص کا طوق پہنانے کے لئے ایک ایسی
زنجیر کا کام نہ دے جس کا ہر ایک حلقہ حلقہ فولاد سے زیادہ مضبوط
ہو ظلِ سبحانی کی اس غنایتِ بیغایت اور لطفِ بے نہایت کی
روشنی ایسی تیز ہے کہ ہم غلاموں کی ممنونیت اور احسانِ مندی کی
آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں اور سوا سترِ تسلیم خم کرنے کے اوکے

دیکھنے کی تاب نہیں لاسکتیں۔ گزشتہ سال جس ناچیز اڈریس کا
وساطت سے ہم جان شاربندگان عالی کی قدیم بوسی کا فخر حاصل
کلاہ گوشہ دہقان باقاب رسید

کا مصداق ہوئے تھے اُس مین ہم خانہ زادوں نے اس امر کی طرف
اشارہ کیا تھا کہ حضور لامع النور کے محدث شعار و نصفت و آثار انتظام
سلطنت کے فیض سے ہم بہرہ ور مین تعلیم کی برکتوں سے ہم استفادہ
حاصل کر رہے مین ہم مین سے ہر فرقہ اور ہر گروہ بلا کسی دوسرے
گروہ و فرقہ کو رنج و اشتعال دینے کے مذہبی آزادی کی نعمت سے
ممتنع ہے شفا خانہ جات و دوا خانہ جات کے قیام سے ہمارے مصائب و آلام
رفع ہو گئے مین تدابیر حفظان صحت کے نفاذ سے امراض و بایئہ کا
وجود ہمارے ملک مین باقی نہیں رہا آب رسانی کے انتظام سے

ہمارے لئے چشمہ حیات جاری کر دیا گیا ہے اور ریلوے کی
توسیع سے اہل ملک کو بے شمار فائدے حاصل اور ہر امر میں
روز افزا ترقیات جاری و ساری ہیں ان احسانات عظیم و
انعامات عظیم کا ابراہیم ہم پر سایہ افکن ہے۔

اے ہمارے شریا اگیا تاجور! حضور عالی نے گزشتہ سال
بہین ایسے الفاظ سے مخاطب فرمایا تھا جسکی خوش آئند صدا ہمارے
گوش دل کے پردہ بین ابھی تک گونج رہی ہے حضور عالی بہین
مخاطب فرماتے وقت یوں ارشاد فرمایا تھا کہ۔

اے میری پیاری عزیز رعایا! حضور عالی کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ
اس عزیز لفظ سے جو اثر ہمارے دلون پر ہوا اسکی لذت سو
کچھ ہمارے دل ہی آشنا بہین زبان اور قلم سے اُس لذت کی

کینیت ظاہر کرنا ایک امر محال ہوگا اگر حضور اقدس لعل و گوہر ہو
 ہمارا دامن بھر دیتے تو ہوا اتنی خوشی و لذت حاصل نہوتی جتنی کہ
 لفظ ”پیارے عزیز“ کے سنتے ہوئی ہم پہر کہتے ہیں اور بڑے
 دعوے سے کہتے ہیں کہ ہماری قسمت اور ہمارا مقدر ایسا ہے کہ
 اسپر ہم جقدر ناز کریں کم ہے کہ جو نسلیں گذر گئیں انکو یہ دولت کب
 میسر ہوئی تھی کہ انکا بادشاہ آئے مخاطب ہو کر انھیں ”عزیز“ کے
 لفظ سے یاد کرے۔

اے ہمارے ہر دل عزیز بادشاہ عالم پناہ فقہ و چین کی رعایا
 ابھی تک اپنے بادشاہ کے چہرہ پر نظر نہیں ڈال سکتی یہ بات
 تو کجا کہ وہ ”عزیز“ کے لفظ سے یاد کی جاوے۔

اے ہمارے آقاے گردون رکاب گزشتہ سال حضور انورؐ

فرمایا تھا کہ حضور اسوجہ سے مخطوظ و مسرور ہوئے کہ ہم غلامان
مختلف قوم و ملت کے افراد نے بالاتفاق گر محبشی کے ساتھ
سالگرہ مبارک کی خوشیاں منائیں اور محبت امیرالفاطمین حضور
پر نوز کو مبارکبادی کے اڑیں پیش کئے۔

حضور اقدس اس مرتبہ نہ ہمارا قلم یاری کرتا ہے اور نہ زبان دشگیری
کرتی ہے کہ ہم محبت کے اس اصلی جوش و خروش کو جو ہمارے
دل و زمین پر و مرشد کے اظہار غایت و شفقت کے باعث
پہلے سے ہمارا حصہ زیادہ جوش زن ہے ظاہر کر سکیں۔

اے ہمارے سلطان و نشان اگر ذرہ کو انتساب خورشید سے
فخر ہو سکتا ہے اور اگر روح جسم کے لئے مایہ ناز ہو سکتی ہے تو
ہم ناچیز نظام بھی اس نسبت کے دعوے سے جو بحیثیت غلامی

ہمیں اپنے پادشاہ عالم پناہ سے حاصل ہے مودبانہ یہ عرض کی
 جرات کرتے ہیں کہ بادشاہ عالم پناہ روح اور رعایا سے وفا شعار
 جسم پادشاہ عالم پناہ جان رعایا سے عقیدت و مازقالب جب
 صورت ترکیب یہ ہے اور روح و جسم کی تقاطیس و لوہے کی سی
 حالت ہے تو دنیا کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ بادشاہ اور رعیت کا
 اتفاق اور باہمی یکدلی و محبت ہر حالت میں کامیابی و فلاح ملک
 کی ناطق دلیل ہے اور کبھی کسی قوم کو ناکامی نہیں ہوئی جنگا بادشاہ
 انکا محبوب ہو ہم خدا سے پاک کا ہزار بار تہ دل سے شکریہ ادا
 کرتے ہیں کہ اہل دکن پر یہ قول راست آتا ہے ۔

اے ہمارے واجب الاحترام شہنشاہ حضور کے احسان
 فراوان اور لطف بے پایان کے شکریہ کی ہزار کوشش کرتے ہیں

لیکن تمام زبانوں کے لغات میں ہم کوئی الفاظ ایسے نہیں پاتے
اور کوئی طریقہ ان ظہار جذبات دلی کا ہمیں ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ جسکے
ذریعہ سے حضور عالی کی رعایاے وفادار اور جذبات دلی سے
اپنے بادشاہ عالم نپاہ کا شکریہ ادا کر سکے۔

اے ہمارے حضور عالی ایک اکیلے اور ہم لکھو کھا غلاموں کی
حفاظت اور یہودی و سلامتی کی فکر اے ہمارے پیارے آقا
ہم تو راتوں کو سوتے ہوں اور حضور اس فکر میں جاگتے ہوں کہ
میری پیاری رعایا کی نیند میں ظلم و ستم کی بے اطمینانی غلغلے
انہیں مسرت کی راحت بہری نیند میسر ہو۔

اے ہمارے پیارے آقا اگر حضور کی اس توجہ کا حق ہم اس طرح
پرادا کر سکیں کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں آپ پر تصدق ہوں تو

ہمکو ہرگز دریغ نہیں لیکن یہ ناممکن ہے کہ حضور کے حق تک سے ہم غلام اس طرح بھی جدا ہو سکیں۔

اے ہمارے آقا نے نامدار حضور نے جب اپنی زندگی کا یہ اصول قائم فرمایا ہے کہ۔

نرمکلات طرقت غمان تاملیل	کہ مرد راہ نیدیشد از شب فراز
--------------------------	------------------------------

تو ہم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے کہ جس ملک و قوم کا شہنشاہ ہر لحظہ اور ہر ساعت اپنے بندوں کی یہودی اور فلاح کی فکر میں محو رہتا ہے اور انکی سلامتی اور حفاظت کے لئے انکے مشکلات کو خود سینہ سپر ہو کر دور کرنا اپنا فرض عین سمجھتا ہے اور انکی آسانی و راحت کے لئے اپنا عیش و آرام تلخ کرنا ایک ودیعت ربانی کے ذمہ داریوں کا ایک شعبہ تصور فرمایا ہے

وہ ملک و قوم اپنے قسمت پر حقد زنا کرے کم ہے اور اس
 نعمت عظمیٰ کے لئے جو خدائے تعالیٰ نے اوسپر اپنا خاص
 سایہ قدرت ڈالنے کے لئے ایسا شہنشاہ قدرت پناہ بخشا
 ہے اوس خدا کا جقدر شکر بجالائے تہوڑا ہے۔

چسان ز عہدہ شکر خد ابد ایم	کہ شاہ ماست چو محمود و ماعیل آیا
بلطف زندہ کند شاہ خلق راحٹا	کہ بیچ نیست کم از ابن ہریش اعجاز

اے ہمارے خسرو گردون و قارہم کو وہ بچہ کی طرح جو بہ ہنر آرزو
 اپنے مہربان و شفیع باپ کے پاس آتا ہے حاضر ہونیکا اقتدار
 حاصل ہے حضور انور کی سمع ہمایون میں جواب اجابت کی طرح
 ہر وقت ہماری آرزوں اور ضرورتوں کو سماعت فرمانے کے لئے
 کھلا ہے اپنی اون رحمت الہی کی برکتوں اور نعمتوں کے اظہار

کے لئے جو بظیفیل حضرت اقدس واسطے ہمیں پیشین عرض کرنیکی
 اجازت چاہتے ہیں۔ اسے ہمارے بادشاہ عالم نپاہ گزشتہ دو تین
 سال سے ہم جان شارون کو اس بات کا بھی اندیشہ رہا ہے کہ
 مبادا وہ آفت سماوی جسکا مختلف مقامات میں استعداد لوگ شکار
 ہو چکے ہیں ہم پر بھی نازل نہ ہو لیکن ہم انروز والجلال کا ہر ارہار شکریہ
 ادا کرتے ہیں کہ ہم اب تک طاعون کے اثر سے محفوظ و مصون
 رہے اور ظل سبحانی کے دار السلطنت کے تحفظ کے لئے جو فرامین
 مدبرانہ قلم خاص سے شرف صدور فرمائے گئے ان سے اس
 مسلح ملک میں پوری کامیابی ہوئی ہم جان شارون کو جب یہ خیال ہوتا
 ہے کہ ہمیں سے جو طاعون کا مرکز ہے دور دراز و یاد امصار میں۔
 باوجود بعد کے مرض طاعون چاہنچا اور حیدر آباد جو دہائے چوبیس

گھنٹہ کی راہ ہے اوس مرض سے محفوظ رہنا تو ہمکو بالضرور مقرر ہونا
 پڑتا ہے کہ خدائے دو جہان نے حضور انور کی ذات مقدس کو خاص
 طور پر مورد رحمت و صیانت فرمایا ہے اور اس کے لئے ہم اوسکا شکر
 ادا کرتے ہیں اور جہین نیاز کو اوسکی آستانِ قدرت پر رکھتے ہیں
 اور اپنا ماتہ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگتے ہیں کہ یا قادر مطلق ہاں
 بخوبی و کامیابی ہمارے بادشاہِ قدرت پناہ کو ہمارے سپر تادیر گاہ
 سلامت رکھ۔

مزید برآں جب ہم خانہ زادانِ اعلیٰ حضرت کے مالکِ محروسہ کے ساکنین
 کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں خدا کا اور بھی شکر کرنا واجب ہوتا
 ہے کہ ہر فرقہ و ملت کے لوگ آپس میں صلح اور زفاقت کے ساتھ
 اس طرح بسر کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک ہی خانوادہ کے افراد ہیں یہ

کوئی چھوٹی سی بات نہیں بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پیرو مرشد کا
عہد حکومت نہ صرف معدلت و نصفیت پر مبنی ہے۔ بلکہ سطوت و
سیاست سے اس کی بنا مستحکم ہے اور آپ اسے ہمارے پیارے
آقا وہ حکمران مین۔ جنکے سایہ تلے سلطنت کی یہ حالت پائی جاتی ہے۔

نرماد رہ کر دولت مند زاید	فروغ دولت نش ظلمت زواید
بنجارستان رود گلزار گردد	گل از دے نافہ تہا تار گردد
سرمہ لگا کے تیرے تہتر کا خسرو	کچھ اور دور میں ہوئی آنکھ انتظام کی
جمشید جام توڑتا پاتا اگر خبر	لوح ضمیر آصف ذوالاقتشام کی
دیکھ جو اے ظہیر فزل ارسلان ترا	چوئے رکاب فخر سے شاہ نظام کی

اے ہمارے خسرو ذوالاقتشام حضور انور نے گزشتہ سال ملک
کی حالت کے متعلق یوں ارشاد فرمایا تھا کہ۔

باغبانِ ازلی کا ہے یہاں فضلِ کرم	اب گلستان ہے وہی پہلے جوتہا خاریشا
----------------------------------	------------------------------------

حضورِ عالی کے اس قولِ مبارک کی تصدیق میں ہم ناچیزِ غلاموں کا اپنے جو اس ظاہری و باطنی کی شہادت کا بطور گواہ کے پیش کرنا ایک ایسی جہارت ہو گا جو غلاموں ہی کے لئے زیبا ہے اور ہم غلام اس قدر اور جرات کرتے ہیں کہ۔

باغِ آصف نے لگایا ہے درجِ ایسا	جبکہ نظارہ کا مشاق ہوئے ضوا
روکشِ موسیٰ گلِ فصلِ خزان ہے جسکی	خارجِ حبیہ میں باز نسترِ وفا و ان
یہ وہ جنتِ نہدین چہرے فدا زار	جسکی دہن میں ہے شبِ روز وہ غلطانِ بیچار
یہ وہ گلشن ہے کہ لیجاتے ہیں گلچیں اسکے	عدا و نصفت کے ریا حینِ بہرِ دامن
جلو افگن ہیں یہاں علمِ خرد کی جویرین	چہرہ آرا ہیں یہاں حکمتِ فتن کے علماں
سر و شاد ہیں اسباغ کے جود و ایشار	سنبُل و لالہ ہیں اسباغ کے لطف و احسان

رکھے اس باغ کے مالی کو ہمیشہ کیلئے	چمن آئے جہاں مثل گل ترخندان
------------------------------------	-----------------------------

اے ہمارے سالار عالی مقام ہم اگر سو سن کی طرح دہ زبان ہو کر بھی حضور کے
 لطفِ رافت و احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو یہی ناممکن ہے
 کیونکہ ہم کو نہ صرف حضور انور نے جہانی اور دنیوی نعمتوں سے
 چشمہ خورشید کی طرح مستفیض کیا ہے بلکہ اخلاقی خوبیوں کے
 بیش بہا اور انمول ہوتیوں سے بھی حضور نے ہمارے دامن کو
 بھر دیا ہے چنانچہ مادہ و فاجو اخلاقی محاسن میں باعتبار حسن و
 نزاہت کے مشرف و ممتاز ہے حضور عالی نے اپنے وجودِ با
 میں اوسکی زندہ نظیر قائم کر کے ہم کو تباہ یا کہ ہم ناچیز خادم
 و فاکیش کی طرح پر بن سکتے ہیں گزشتہ سالگرہ کی مسعود و محمود
 تقریب پر حضور عالی کی زبان بلاغت نشان یوں گوہر نشان ہوئی تھی کہ

سگر دونوں کھتے ہیں باہم جو اتحاد	یہ دوستی ہے سارے مانے پر آشکار
مجھ کو نہیں دریغ کبھی جان و مال سے	جانیں گے اور جانتے ہیں اہل روزگار
تم خیر خواہ دولتِ برطانیہ رہو	سمجھیں خبابِ قصیر سدا پناہ تیار

دوسرے لوگ جبکا تعلق حضورِ عالی کی ذاتِ ہمایون کے ساتھ اس قدر
 فوری نہیں اور جنہیں یہ تفوق حاصل ہے کہ ان کی نسبت ہم کو
 حضورِ انور سے عقیدت رکھنے کا زیادہ فخر حاصل ہے ان بار
 مقالات کو آب زر کے ساتھ لکھتے لیکن ہم جان تبارون نے
 انہیں اپنے دل کے لوح پر نقش کر لیا ہے اور ہم حضورِ انور کو
 یقین دلاتے ہیں کہ جب تک پیروِ مرشد کے ثابت قدم ارادوں کے
 اظہار کے ساتھ ہم خود مٹ نہ جائیں اور وقت تک کوئی قوت
 اس نقش کو محو نہیں کر سکتی سلطنتِ عظماءِ برطانیہ کو حضورِ عالی

اس اظہار رفاقت و اخلاص پر جس قدر فخر و ناز ہو بجا ہے اور جب
حضور اپنے دوستوں پر جان و مال نثار کرنے سے دریغ
نہیں فرماتے تو ہم جان نثار جبکا شمار حضور کے ادنیٰ ترین غلاموں
میں ہے اس قدر عرض کر سکتے ہیں کہ حضور پر جان و مال تصدق
کرنا تو درکنار اگر خدا و رسول کا درجہ مانع نہ ہوتا تو ہم حضور کی پیش
اور عبادت کرنا اپنا فرض عین سمجھتے۔

اے ہمارے ولی نعمت حضور کی ذات مقدس مستجمع کمالات
صوری و معنوی ہے تعلیم و تعلم کے متعلق حضور عالی نے جو
رموز و نکات اپنے سال گذشتہ سالگرہ مبارک کے جشن کی تقریب
پر بیان فرمائے تھے ان سے حضور کی روشن ضمیری ہمہ دانی
پایہ ثبوت کو پہنچ گئی حضور عالی کا دماغ چونکہ نور علوم و فنون سے

خود منور ہے اس لئے اوسکا پر تو ہم پر بھی پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ
 حضور عالی کی ممالک محروسہ میں گھر گھر اب علم کا چرچا ہے اور
 مرض جہالت جو بقول حضور انور ”مجملہ امراض سقیم“ ہے اب رفع
 ہوتا جاتا ہے ذات اقدس نے اپنی رعایا کو اس مرض کے پنجہ سے
 نجات دلانے اور اس مرض کی دوا خریدنے کے لئے کونسی قیمت
 ہے جو حضور عالی نے صرف نہیں فرمائی حضور عالی اپنی سلطنت میں
 اشاعت علوم و فنون پر اسقدر روپیہ صرف فرماتے ہیں کہ وہ بجائے
 خود ایک ریاست کی آمدنی ہو سکتی ہے حضور عالی کی مملکت میں
 ایسے ایسے مہربون مقننون عالمون فاضلون اور کاملون کا وجود
 پایا جاتا ہے جن پر ہم فخر کر سکتے ہیں لیکن جب ہم ان پر فخر کرتے ہیں
 تو حضور عالی کی ذات مقدس کی نسبت جو مبدی فیض لا متناہی ہے

ہم اپنے ولی کیفیت کے اظہار پر کیسے قادر ہو سکیں گے وہ بیش بہا اصول
 جسکی تحقیق میں پیشوایان تعلیم کو مملکت ہند میں بہت سی دقتیں پیش
 آئیں اور جو ابھی تک وہاں معرض بحث میں پڑا ہوا ہے حضور عالی
 اس قیمتی مقولہ کی شکل میں ظاہر فرما کر کہ ”علم بلا پابندی مذہب آئینہ
 قلب بے صیقل ہے“ اسکی حقیقت کا انکشاف فرما دیا اپنی سلطنت میں
 اسکی ترویج کی۔ حضور عالی ملاحظہ فرمائیں گے کہ جس بیج کو حضور نے
 اپنے دست مبارک سے بویا ہے وہ چند سالوں میں ایک پہلہا ہوا
 پودے کی طرح ظاہر ہو گا اور نشور ناپا کر ایک عظیم الشان نخل بن
 جائیگا جسکی ڈالیاں اور پتے علمی اور اخلاقی دنیا پر اپنا سایہ ڈالیں گے
 دماغی ریاضت کے ساتھ بدنی ورزش کی ترغیب دلا کر حضور عالی
 نے اپنے احسانات کی سلک میں ایک اور ایسے احسان کو منسلک

فرما دیا جسکے شکریہ سے ہم لوگ کہیں عہدہ برا نہیں ہو سکتے ہمارے
 بچوں کی تعلیم و تربیت پہلے نہایت ناقص طریقہ پر ہوتی تھی
 اور جسم کو پہلے نظر انداز کر دیا جاتا تھا اور محض دماغ پر زور دیا جاتا تھا
 جسکا مخرّب اور برباد کن نتیجہ ظاہر ہے حضور عالی نے جسمانی اور دماغی
 ورزش کی ترغیب دلانے سے طلباء کے حق میں مسیحائی فرمائی اور انکی
 عمروں کو بڑھا دیا اور انکی کامیابی کے آئینہ پر جلا فرمادی۔

اس مبارک اور سعود تقریب پر جو حضور لامع النور کی پختیسویں سالگرہ کا
 جشن مبارک ہے ہم جان نثاران عقیدت شعار رعایا سے وفادار
 بعد تکلیف وہی سے معافی چاہنے کے بار بار تہ دل سے حضور انور
 کو تہنیت اور مبارکباد عرض کرنیکا فخر حاصل کرتے ہیں اور درگاہ
 رب العالمین میں ہمہ تن دست بدعا میں کہ وہ حضور لامع النور کے

تلج و تخت پر اپنے فضل و کرم کا سایہ قائم رکھے اور ہمارے
 پادشاہ ہر دل عزیز کو دارین کی کامیابی و خضر کی عمر صحت و طاقت
 کی دولت کے ساتھ عطا فرمائے اور ہم اور ہماری آئندہ نسلوں کو
 اپنے بادشاہ کے ساتھ جان نثاری تک حلالی و فاداری
 فرمان برداری کی توفیق کا افتخار حاصل فرمائے تاکہ اسکے
 سایہ تلے معمورہ سلطنت دکن آباد رہے اور اسکی رونق کو
 روز افزون ترقی ہو آئین آئین آئین۔ جسکے اجابت کیلئے
 ہم اپنے ناچینر مسدس کے عرض کرنے پر بھی درگاہ الہی میں
 سربجہا کر ماتہ اوٹھاویں گے۔

مسدود عائیہ

طراز صفیٰ توحید تا اشد اکبر ہو	مے عرفان سے جب تک لوح کا لبریز ساغر ہو
کفت ایمان میں جب تک گوہر دین ہمیں ہو	یہم الہام میں کشتی قرآن تا شناور ہو
	آگہی سایہ آصف جاہ کا ہم سب کے سپر ہو
	وفا پرور ہوں ہم سب بندے اور وہ بندہ پُر ہو
نشان فتح و نصرت پنجہ خورشید انور ہو	ہراول ہو قمر اور انجم تابان کا لشکر ہو
ننان خط شاعی ابلق گردون لگا ور ہو	شمال برق خاطر جلوہ تیغ دو پیکر ہو
	علم بردار اوسکی فوج کا سلطانِ خاور ہو
	زمین محکوم اوسکی آسمان اوسکا مسخر ہو

ہے وجہ افتخار ہند تیری دولت و طاقت نہیں گردن فلزوں کو تری نعمت سے کچھ نسبت	ہے طرہ تاج انگلستان کا تیری سطوت و حشمت سعین دین پیغمبر ہے تیری صولت و شوکت
ہو بیجا اگر حبشید دربان تیرے در پر ہو سکندر جب کو کہتے ہیں ترا ادنیٰ سا چاکر ہو	
ہو ذراتِ جہان کا خوردبین سے تجرہ جنتیک رہے دنیا میں علم و فن کا باقی شغلہ جنتیک	کرے طے دو برین بعدِ فضا کا مرحلہ جنتیک نئے اہلِ اُردو کہلائے عروسِ تجرہ جنتیک
ترے علم و ہنر کی قدر ہر سو فیض گستر ہو ترا طفلِ دبستان رشکِ فلاطون ہو مر ہو	
ہو جنتیک بعدِ افکن پر تو تہذیبِ دوران پر زمین کے فخر کا ہواؤں تا گردن گردان پر	رہے جنتیک تن سایہ افکنِ نوعِ انسان پر فضا جب تک ہے باغِ ترقی کے خیابان پر
مبارکبادِ نشاۃِ تجھ کو یہ اور نگاہ ہو	

	دکن تیرے زمان میں خال رہے ہفت کشور ہو	
ہو جب تک برکا زہرہ گرج سے رعد کے پانی ہو جب تک بحر میں طوفان اور دریا میں طغیانی		ہے جب تک آسمان پر برقِ خاطر میں درخشانی ہے جب تک زلزلہ اور آتش افشانی
	ترا دشمن نہ ان آفات کے صدمہ سے جانبر ہو بچے ان سے تو اوسکا ستر می تیغ دو پیکر ہو	
مشابہ بنبلِ عنا ہو جب تک لفیچان کا قدِ جانان پہ ہوا طلاق جب تک سروستان کا		گمان ہو نرگسِ شہلا پہ جب تک چشمِ فغان کا ماثل ہو رخِ دلدار جب تک ماہِ تابان کا
	عوس طبع روشن تیری رشکِ مہرِ نور ہو حسینا معافی میں نہ اوسکا کوئی ہمسر ہو	
ہو جب تک غازہ جو رنگِ بہار ان سے گلِ نسیر ہو جب تک دخترِ زر کے لئے نقدِ خرد کا بین		رہے جب تک تب چرخ پر نرمہ و پروین رخِ دلدار پر بل کھائے جب تک گیسوِ شکرین

	<p>تری محفل ہو آباد اور ترا گلشن شمرور ہو ترا ساقی رہے قائم نہ خالی تیرا ساغر ہو</p>	
<p>تشنہ میں نیاز اور ناز ہو تادستانی میں ہوں جیسے چھلیاں خشکی میں آہو چلیے پانی میں</p>		<p>ہوار مان دل میں جتکے جوش ہو جتکے جوانی میں دل و دیدہ کی حالت یوں ہو تاسو زہانی میں</p>
	<p>تمنا ہے تصدق سب سراپا اپنا شہ پر ہو فدا و ن پرہین دل ہو کہین جان ہو کہین سر ہو</p>	
<p>رہے گنجینہ انجم سے پر گردوں کا تادامن دروم جان کا جتکے بحر میں قائم ہے مخزن</p>		<p>گل افشان باغبان ہر کا جتکے رہے گلشن زمین میں نقرہ وزر کا ہے موجود تادامن</p>
	<p>ترے فیض کرم کا شمع کان لعل و گوہر ہو ترے جود و سخا کا قطرہ قلزم سا سمند ہو</p>	
<p>کپ سکتا ہے حرف ایسے تدبیر و سیاست پر</p>		<p>نہ کیونکر ناز ہو شاہا ہمین تیری حکومت پر</p>

بہرہا ہے عیت کو ترے لطف و عنایت پر	ہے تری سلطنت بنی اصول عدل و نصفت پر
	ترے یم یاست سے جو رہن ہے وہ رہبر ہو جھاکاری سے اپنے و تکش حرج شکر ہو
تری نظرون میں یکساں ہندو گبر و مسلمان نکچارون کو تجھ پر سرفرا کر نیکار مان ہے	رعایا تیری شام ہر طرح خوشحال و شادان ہے فراوان خسرو اس درجہ ہم پر تیرا احسان ہے
	خوشادہ جسکی قسمت ہو جسکا یہ مقدر ہو کہ وہ بندہ ہو شام تیرا اور تو اسکا سرور ہو
سوا عشاق و بلبل کے نہ نکلے کوئی فریادی عدم کی قید سے پائے خزان اگدم نہ آزادی	ہوں قرینے شہر سائے ملک میں ہوائی دبی گلون کو غیر موسم باغ میں آنیکی ہوا دی
	شکوہ تخت گل ہو فرق گل پر طرہ زر ہو ہری ہون ڈالیاں ہر نخل عشرت بار آور ہو

سپاہی کی ہو جب تک قدر عالم میں شجاعت سے	دلیرو کا ہو میدان و غامین نام حرات سے
جہان میں قدر ہو مردوں کی جب تک غم و ہمت سے	سپہ سالار کی شہرت ہو جب تک فتح و نصرت سے
نظام الملک صف جاہ منصور و مظفر ہو	
ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ اوسکا لشکر ہو	
رہے جب تک گزر روئے زمین پر باد و باران کا	رہے تاملق میں شہر و قصہ نوح و طوفان کا
صدف میں در بنانا خاصہ ہوا بر نیسان کا	تعلق جس گھڑی تک خضر سے یہ آب حیوان کا
در شہر اتیر سے تاج سلطانی کا زیور ہو	
تو بحر سلطنت کا بے بہا خشنده گوہر ہو	
تخالص جب تک ہوستی میں اورستی میں	رہے تفریق با ہم پوشیاری اورستی میں
رہے تمیز جب تک عاجز می و خود پرستی میں	تفاوت ہو عیان جب تک بلند لڑستی میں
ترار تہ بلندی میں گمان سے بھی فروں تر ہو	

	خزانہ رحمت باری سے دولت کا سمندر ہو	
زبان میں بحر کی وسعت ہو دریا کی رودانی ہو بہار فکر سے عبیر مضمون ارغوانی ہو		سحر نطق سے تاکشور جادو بیانی ہو قلم سو باغبان سرسبز بستان معانی ہو
	زبان قاصر رہے شاہ دکن کی گرشناگر ہو قلم سے ختم ہو سکی مدح کا ہر گز نہ دقیر ہو	
زمین سے ننگتا اورنگ سے پیدا ہو جب تک نار چمن میں نخل تا ہونخل سے گل گل سے پیدا با		شفق میں رنگت اور رنگ سے تہوافق گلنا ہوتا معدن میں فولاد اور بنے فولاد سے تلوار
	عدو کے خون سے گلنار شاماتیرا خنجر ہو ترے خنجر کے قبضہ میں ترے بدخواہ کا سر ہو	
ہر اک محکوم ہوا و سکا وہ حاکم ہو دو عالم کا مطلع دہر ہو اہل کرم ہو اور ملک آرا		الہا صدر عالم ہو مرا مدوح دارا سا وہ ہر دم گل کا ہو سالار اور ہو دور دور او سکا

	عطا ہو طولِ عمر اوسکو دو عالم اوسکا عکس ہو مدام اوسکا عدو گمراہ ہو مردود در در ہو	
دیر آسمان ہونشی نثرے نثار اوسکا بہی خوا ^{سلاطین زمان عالمین} یان بکرو برین اول ہوشمار اوسکا		ہمیشہ فضل ستار ازل ہو پردہ دار اوسکا رہے آفاقین دستِ کرم ابر بہار اوسکا
	دمائی اسکی دنیا میں کہ وسہ کی زبان پر ہو جہان کا کعبہ امید ہو کوئی تو یہ در ہو	
بچائے تجھکو خلاق جہان ہر اک صیبت سے جلین بدخواہ تیرے آتشِ بغضِ خصومت سے		خدا محفوظ رکھے خسروا تجھکو ہر آفت سے خیر پہونچے نہ مطلق تجھکو اعدا کی عداوت سے
	نگہبانِ غوثِ اعظم تیرا اور خلاقِ اکبر ہو قرینِ حالِ فضلِ رحمت و تائیدِ داور ہو	
عدو برباد ہوں اور دوستِ محض کے ہین و نشاد		رعایا کی دعا ہے تا ابد حضرت رہیں آباد

پلٹ کر بار بار آئے حیرت خیز میلاد	الہی شہ و شہزادہ ہو سچ و فکر سے آزاد
-----------------------------------	--------------------------------------

وہ مقصود سے پر حیب و دامان شہ کا کیہ ہو	خدا کا شہ کے سر پر اور شہ کا سایہ سب پر ہو
---	--

--

حضور پر نور

ایسیج مبارک پادشاہ عالم پناہ اعلیٰ حضرت قدر

بندگانے استغاثہ خداوندی مظلومہ العالیہ - دربان معشیت شریع الشانی

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

تمہارے جذب عقیدت نے دوبارہ اپنا اثر پیدا کیا کہ میں اس سال بھی
خوشی کے ساتھ یہاں آیا اور تمہارے باہمی اتفاق کے اظہار اور
گرمجوشی کی ابھار سے نہایت محظوظ و مسرور ہوا۔

میں خدائے عزوجل کا شکر یہ کہ دل سے ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھ اپنے وعدہ دیسا کہ پر اس طرح ثابت قدم رکھا کہ میں اب تک تمہاری
عام صلاح و فلاح کے کاموں میں مصروف رہا اور آئندہ اس سے زیادہ
مصروف رہنے کی میں اپنے میں خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے

ایک قدرتی طاقت پاتا ہوں مجھے اس وقت تکو اون امور کے یقین
 دلائل کی ضرورت نہیں جبکہ میں نے سال گزشتہ تم سے ذکر کیا تھا کیونکہ
 تمہارے اڈریس سے ظاہر ہے کہ تم بخوبی یقین کرتے ہو کہ مجھے
 تمہاری بہود و آسودگی بدل مطلوب اور تمہاری اطاعت اور شکر گزاری
 بجان مرغوب ہے۔ میری رائے میں رعایا و رئیس میں ایسے ہی
 تعلقات ہونے چاہئیں جبکہ یہ جلسہ ایک عمدہ نمونہ ہے ہر سال رعایا
 کو ایک وقت موقع ملنا چاہیے کہ وہ اپنے رئیس کے سامنے
 اپنا دل کہو لکھ اپنے خیالات ظاہر کریں اور رئیس کی زبان سے
 اوس کے خیالات سنیں۔

اللہ جل شانہ جو اپنے بندوں کی دلی خواہشات اور واقعی ضرورتوں کا
 دانا بینا ہے اوسکی جناب میں دعا کرنا یا اوس سے بھی کسی چیز کا مانگنا

استحابت کے واسطے شرط ہے مثل مطلع آصف -

خدا سے مانگو تو کیا کچھ نہ پھرے	اثر دعا کا ملے رہد کا ثواب ملے
---------------------------------	--------------------------------

مگر رئیس جو انسان ہے اوسکو اپنی رعایا کی دلی خواہشات کیونکر معلوم ہو سکتی ہیں تا وقتیکہ رعایا کو اپنے خیالات اپنے رئیس پر ظاہر کرنا موقع نہ ملے بقول آصف -

سنہ نہ کہوئے بحرین جب تک صدف	آب نسیان سے گہر ملتا نہیں
------------------------------	---------------------------

کچھ ایسے ہی خیال سے میں نے اس سال بھی تمہارے اڈرین لینا پسند کیا
اے میرے خیر خواہ احباب فرمیں

میں نے تمہارے اڈرین کو بہی خوشی و دلچسپی کے ساتھ سنا تمہاری
سوسائٹی کا سلسلہ جو قدیم الا یام سے اب تک جاری ہے وہ یقیناً
انہیں اصول کی وجہ سے ہے جو تم نے التراما اختیار کیا ہے۔

تمہارے مقاصد کے حصول کی واسطے ان سے بہتر اصول نہیں ہو سکتے
 کیونکہ جب تک بادشاہ وقت کی اطاعت پر کامل آمادگی نہ ہو اور پولٹیکل
 معاملات سے پورا احتراز نہ کیا جائے تو تم اپنی باہمی برادرانہ محبت اور
 مصیبت زدوں کی اعانت راست بازی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔

اے ملک و مالک کے بھی خواہ اخبار والو

میں تمہارے وفادارانہ اڈریس کی یہی قدر کرتا ہوں۔ تمہارا خیال
 ٹھیک ہے کہ تم رئیس و رعایا کے درمیان ایک قسم کے آزاد وکیل
 ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس وکالت کے فرائض سے بخوبی واقف
 ہو۔ آزادی جو تمہارے معزز پیشہ کے لئے لازم ہے کوئی مطلق العنانی
 نہیں ہے بلکہ ایک اعلیٰ ودلیعت ہے جسکو پورا کرنے کے لئے شرط ہے
 کہ کوئی افسر پر دازی نہ ہونے پائے مجھے کامل امید ہے کہ تم کامل احتیاط

کرتے ہو گے کہ کوئی ایسی خبر شہور نہ ہونے پائے اور کوئی
ایسی بات درج اخبار نہ ہو جس میں رعایا سرکار سے بدظن یا سرکار رعایا
رنجیدہ ہونے یا خود رعایا کے مختلف گروہ میں نفاق پیدا ہونیکا
احتمال ہو۔

اگر تم ایسی احتیاط نہ کرو گے تو سچی آزادی جس کے بغیر تم اپنا کام
نہیں کر سکتے وہ بحال نہیں رہ سکتی۔

آج کل میں دیکھ رہا ہوں کہ چند اخباروں میں میرے سفر کلکتہ کا
غلغلہ ہے میں اس موقع پر اپنی عزیز رعایا کے سامنے اسکی حقیقت
بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔

ایک عرصہ ہوا کہ میرے عزیز دوست نواب ولیراے بہادر نے بڑی
گرمجوشی و اخلاق کے ساتھ مجھے دعوت دی کہ اگر ہو سکے تو میں

اس سال موسم سرما میں کلکتہ کی سیرکرون میں نے اس دعوت کو
 نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا کیونکہ یہ محض اخلاق و مروت
 کی بات تھی۔

اے میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو۔

اگر ہر کام کے نتائج و آل او سکی کامیابی کے معیار ہیں تو یہ طبع
 تمہارا تمہارے باہمی اتفاق و خلوص محبت کا نتیجہ ہے او سکومین
 بھی اپنی سعی کی کامیابی کا پیمانہ سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے مجھ پر
 ظاہر ہوتا ہے کہ میرے ملک کے باشندے ہر قوم و ملت کے
 کن محبت آمیز نظروں سے اور کن صداقت شعار خیالات سے
 اپنے رئیس کے کام کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں میں تمہاری اس اظہار
 وفاداری و خیر خواہی کی بڑی قدر کرتا ہوں اور پھر دوبارہ تم کو

یقین دلاتا ہوں کہ جب تک لیلائے روح کو میرے محل جسم سے
تعلق رہے تب تک میرا ناقہ فکر تہا رسی بیہودی و آسائش کے
شاہ راہ میں گرم رفتار ہو۔

آصفؔ کہی قول سے اپنے ہنن پرتا	وہ اور کوئی ہوگا۔ کہا اور کیا اور
-------------------------------	-----------------------------------

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ صحیح ہے

شرح دستخط

اکبر الملک

بندگانی عالی متعالی مظلوم العالی
 دوش را دلیس منجانب عایا سکندر آباد
 تهنیت نامہ سمیت شامہ جشن سالگرہ مبارک رستم دوران
 ارسطوی زمان حضور پر نور اعلیٰ حضرت
 نواب
 میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک
 آصف جاہ بہادر جی - سی - یس - آئی والی ملک کن
 صانہ اللہ عن الشرور والافات الزمن

سالے دگر از جشن ولادت چو برآمد چون کوکبہ جشن بافاق رسیده اقبال نظامانہ میان بستہ رحمت دوران فلک سحرہ فرمان تو بادا	در گلشن ایام نسیم سحر آمد در باغ سعادت گل شادی بہر آمد در بارگہ خسرو جمشید فرآمد کہ ز عدل تو دوران حوادث بہر آمد
---	---

ترنم سرایان نعمہ عشرت کو مردہ ہو کہ آج ایسے بادشاہ جمجاہ نصفت پنا
 ظل اللہ عدلت گستر عایا پرور کا جشن میلاد مبارک ہے جس کے
 زمان عدل تو امان میں گبر و مسلمان ہنود و نصاریٰ باتفاق و متحد
 بسر کرتے ہیں۔ اور جس کے عہد عطوفت مہد میں امیر و غریب مفلس
 و تو نگر بلا امتیاز مدارج و مناصب ایکساں چشمہ رافت و نصفت سے
 مستفیض ہو جاتے ہیں ہم رعایا سے چہا و فی سکندر آباد کو خلوص ارادت
 اور حسن عقیدت نے سرکار عالی وقار عدلت پناہی احسان و شگاہی کے
 اس جشن سعید و بزم جمید میں بصدول و جان و بہر آرزو و ارمان
 نہایت شادان و فرحان لایا ہے۔ ایشانی دنیا میں ایسی بہت کم
 نظیر اور شاذ تمثیل ملیگی جس میں شاہ مالک لرقاب و راوکی رعایا سے
 اطاعت استساب بقدر جوش دلی و مسرت قلبی سے شریک جشن مسعود

وسہیم نرم محمود ہوں اور ہم جیسے ذرہ ہاے بمقدار اپنے آقائے نامدا
 کے جمال جہان آرا کے انوار سے سعادت اندوز و شرف آمو دہوں
 تاجداران عباسیہ و شہریاران خلافت بغدادیہ جنگی عظمت و شان
 جو دو امتنان صفحہ تاریخ پر منقوش و مرقوم ہے برغم ہمارے حکمران
 معدلت نشان کے بے حجابانہ شاہد جمال سے اپنی رعایا کے
 تسکین دہ انظار نہوتے تھے۔ اور بے نقابانہ طلعت جہان آرا
 کی جلوہ گری سے کافہ برایا کی تشفی بخش خواطر بقیار تہوتے تھے
 پیغمبر آخر الزمان نبی انس و جان کو زمانہ معدلت تو امان نوشیروان
 میں اپنی ولادت سعادت اقتران کا ناز تھا حالانکہ دائرہ حکومت
 مداین سے یثرب و حجاز باہر تھا۔ اور اہل عرب کا قلاوۃ اطاعت
 کسریٰ سے آزاد رہنا ظاہر تھا۔ باوجود اس قدر مغایرت کے

جب سردار عالم و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
 فخر بجا تھا تو ہم وابستگان دولت عالی و وفاداران بارگاہ معالی
 ایسے خسرو دین پرورشہ داد گستر کے دور بے جور پر نیران باز
 کریں تو روا ہے کیونکہ ۛ تفاوت کفر و دین آمد بے مہی ۛ میان
 عدل تو تا عدل کسری ۛ اے شہیار کا مگار و احمیٰ شہ و نامدار با صغیکہ
 خالق ارض و سما و کائن ہر دوسرے آپکو دیکھ کر و مخلوق پر مطلع و فرمان
 روا بنا یا ہے تا ہم ہر فرد بشر اور ہر گوشہ ملک آپ کے شمس و ظلال
 و شعاع نوال سے اوسط طرح تابان و منور ہے جیسا کہ لمعات خورشید
 خاور و سطحات مہر انور سے بحر و بر میں ہر شے مستفیض اور ہر چیز بہرہ ور ہے
 ہمارے حکمران والا تبار و فرمان فرمائے ذو الاقدار کی غیر محدود
 اور نامحدود وجود و سخا و بذل و عطا کا کہان تک اور کس زبان سے

شکریہ ادا کریں جس نے نہ صرف آلام جسمانی و امراض ابدانی سے بمنع
 مزارعت حول سکندر آباد ہکو مصون و محفوظ رکھا ہے بلکہ ہماری تعلیم
 روحانی و تہذیب نفسانی کے خیال سے اس چہاونی سکندر آباد کے
 کالج و مدارس کی امداد وافی و معاونت کافی مبذول و ملحوظ رکھی ہے
 اور ہکو ایسے ستودہ شمائل و حمیدہ خصائل قوم کے ہاتھ و دلیت کیا ہے
 جو ہمارے آرام کے طلبگار اور آسائش کے خواستگار ہیں۔ اب ہم اس
 تقریر کچھ مزبانی و سپاس نامہ راست بیانی کو ان الفاظ دعائیہ پر
 ختم کرتے ہیں کہ خداوند عالم دولت عظیم الشان قیصریہ اور سرکار عالی
 میں رابطہ قدیم و اتحاد صمیم قائم و دائم رکھے اور ایسے صد ماجشن
 مولود کا انقدا سرکار والا تبار کو سنہا و ساز و ارہو۔ اور ہم رعایا جان نشا
 کو سالانہ جشن منانا نصیب ہو آمین یا رب العالمین۔

شاه اساس ملک تو استوار باد	عمر تو همچو دور فلک پائدار باد
هر آرزو که در دل اندیشه بگذرد	همچون عروس ملک ترا در کنار باد
هر گل که راخته بدل آرد نسیم او	در چشم دشمن تو ز نکبت چو خار باد
دار المالکت که مقرر سعادت است	از خرمی همیشه چو دارالقرار باد
تا بهفت چرخ بر سر این چار عصرت	حفظت همیشه بر سر این بهفت چار باد

محمد نعیم الدین - حاجی سجن لعل - سید محمد اکبر - مصور جنگ
 افتخار حسین - دوند گل کشتنا - محی الدین علی حسن علی
 کینخرو جیونجی - محمد موسی سابق حاجی عبدالکریم - گنگا بشن
 رام گوپال -

تیسرا ڈریس منجانب فریمینان حیدر آباد میں
 بحضور لایع النور اعلیٰ حضرت قدر قدرت پیر و مرشد رستم دوران
 ارسطوی زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الممالک
 آصف جاہ نواب میر محبوب علی خان بہادر مستح خبک
 جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پادشاہ دکن اوام اللہ ملکہ و سلطنتہ
 اے ہمارے سلطان و اے ہمارے آقا ولی نعمت ہمس
 فری سینان دکن سکنا، و خوش باشان ممالک محروسہ سرکار عالی
 جو جملہ لاج ہائے واقع سلطنت ابدیت کے ممبرین بارگاہ سلطانی
 میں حاضر اور حضرت خداوند نعمت دامت اقبالہ کی چوتیسویں سالگرہ کے
 جشن میں بشمول دوسرے کل خیر خواہ جان نثار اور وفادار رعایا کے
 شرکت کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

ہر طبقہ انسان کا یہ جہلی خاصہ ہے کہ اپنے پادشاہ اور اپنے
 ولی نعمت کی خیر خواہی کو اپنا فرض خیال کرتا ہے لیکن فرقہ
 فری مسلمان کو یہ خاص فخر حاصل ہے کہ ان اصولوں میں سے
 جنکے اوپر اس فرقہ کا دار و مدار ہے اصول اعظم یہ ہے کہ ہر مہمسین
 اپنے سلطان کی وفاداری اور جان نثاری کو اپنا فرض اور اپنا ایمان
 سمجھے۔ اس فرقہ کی ابتدا حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں
 ہوئی تھی اور خود حضرت نے بہ نفس نفیس فری مہمسینوں کی سپہرستی
 قبول فرمائی تھی اس زمانہ سے اب تک اگرچہ صد ہا انقلابات
 ہوئے ہیں لیکن زمانہ کی نیرنگیوں کے مضرت رساں اثرات سے
 یہ فرقہ ہمیشہ محفوظ رہا ہے اور اسکی اصلی وجہ یہ ہے
 کہ فرقہ مذکور نے پولیٹیکل معاملات سے قطعاً احتراز رکھا ہے

اوس کے اعلیٰ اصول خدا تعالیٰ جل شانہ کی عبادت بادشاہ کی اطاعت
برادرانہ محبت مصیبت زدوں کی اعانت اور راستبازی ہیں۔

حضرت پیرو مرشد مظلہ العالی کے عہد میں مہدین یہ فرقہ خیر خواہ
سلطنت نہایت شادمانی اور سرسبزی کی حالت میں ہے چنانچہ اس وقت
گیارہ لاکھ اوپر چھپڑ وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں یعنی بلدہ
حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ گلبرگہ۔ رائچور میں قائم ہیں جنہیں ہر موقع
پر حضرت خداوند نعمت کی ترقی و دولت و جاہ و اقبال کی دعا نہایت
صدق دل سے درگاہ باری تعالیٰ میں کی جاتی ہے۔

اسے ہمارے بادشاہ عالم نیاہ حضرت کا عہد ہمایون اون برکات کے
واسطے شہور ہے جو آپ کی خوش نصیب عایا کو آپ کی ذاتی اور دلی
توجہ کے باعث حاصل ہیں۔ اور جبکہ ہمارا قدیم فرقہ بشمول عام رعایا

اون جملہ برکات سے مستفیع ہوتا ہے اوسکو اس امر کا فخر عظیم حاصل ہے
 کہ حضرت بندگالعالی متعالی مدظلہ العالی اپنی رعایا کے اس فرقہ کو خاص
 شفقت اور خاص عنایت کی نظروں سے دیکھتے ہیں ہم لوگوں کو
 سا لگزشستہ اور سال حال میں تہنیت نامہ پیش کرنیکی عزت ہی عطا
 نہیں فرمائی گئی بلکہ تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ہمارے ہر دل عزیز یادشا
 نے اپنے مراحم خسروانہ سے ایک میانگ لاج کو جو مقام رانچو ر
 قائم ہوا ہے اپنے نام نامی سے موسوم کرنیکی اجازت صادر فرمائی
 اور اوسکی سرپرستی قبول فرما کر فرقہ فری میسنان کو اپنے پیچشمون
 میں ناز کرنیکا موقع دیا ۔

اب ہم نہایت ادب اور عجز کے ساتھ بارگاہ سلطانی میں حاضر
 ہو کر حضرت پیرو مرشد کی عنایتوں اور شفقتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں

اور اس تہنیت نامہ کو ایک مشہور دعائیہ شعر پر ختم کرتے ہیں

اکہی تا ابد باشی باقبال

جوان نخت و جوان دولت جوان سال

چوتھا اڈیس منجانب مالکان اخبار اور سالجات و مطابع
 بحضور فیض گنجور اعلیٰ حضرت قوی شوکت سکندر صولت
 دارادربان ارسطوزمان فلاطون دوران مظفر الدولہ
 مظفر الممالک نظام الملک نواب میر محبوب علیخان
 فتح جنگ آصف جاہ بہادر جی - سی یس - ائی
 خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و دام اقبالہ و اجلالہ

اس موقع پر جب کہ ملازمان حضرت نے اپنی عمر غریز کے چونتیس سال
 بافضال الہی پورے کر کے پینتیسویں سال میں قدم رکھا ہے اور اس
 تقریب سعید کی خوشی میں امیر و غریب اونے و اعلیٰ غرض کہ ہر کہ وہ
 اپنے اپنے طور پر اظہار مسرت اور شکرانہ درگاہ رب العزۃ میں مصروف
 ہے۔ ہم مالکان اخبارات و رسالجات و مطابع بارگاہ خداوندی میں

شرف حضور می حاصل کر کے اپنے دلی جوش اور خالص جذبات
شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

اے جہان پناہ! ہمیشہ شرف ہمیشہ حضرت ہی کے عہد ہمایون کو شاہان
سلف پر حاصل رہیگا کہ رفتار زمانہ کو پوری طرح سمجھ کر اور رعایا کے
اصلی مفاد کو نظر خاطر سے دیکھ کر مطابغ اور اخبارات کے قیام کی بنیاد
قائم کی گئی جنکو ایک زمانہ میں یورپ تک میں ملک و دولت اور مذہب
و ملت کا دشمن سمجھتے تھے۔ اور اب بھی بعض تاریک خیال لوگوں کا
ایسا ہی میلان ہے۔ مگر ازل زمان حضرت اقدس کے ضمیر روشن اور
عقل خدا داد نے حق کو باطل سے جدا کر کے سمجھ لیا کہ اخبار ہی علم کی
اشاعت اور رعایا کے خیالات میں وسعت پیدا کرنے اور عوام کی
فریادوں کو سرکار تک پہنچانے اور سرکار کے مصالح کو اون کے

ذہن نشین کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی وجہ سے یورپ میں جسکا قدم
 آج روشن خیالی میں سب سے آگے ہے اخبارات کو سلطنت کا سچا
 مشیر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ دنیا میں اور بھی سلاطین اسلام میں۔ لیکن
 ہنگامہ حضرت کے عہد حکومت کو بحال رکھ کر دوسرے امور میں اونپر
 تفوق حاصل ہے اسی طرح اس امر میں بھی تفوق ہے کہ جیسی آزادی
 کہ اخبارات کو ممالک محروسہ سرکار عالی میں حاصل ہے ویسی کسی
 دوسری خطہ اسلامیہ میں نہیں ہے۔

اے ظل اللہ! ہم اس پر مسرت موقع پر بحیثیت وکیل رعایا، اول برکتوں
 کا اجمالی ذکر ضروری سمجھتے ہیں جو ملازمان حضرت کے اس عہد حکومت
 میں ہر کہ وکوفہ حاصل ہیں۔ اور جنکی وجہ سے یہ عہد ہمایوں رعایا کے
 حق میں ابر رحمت اور ہر دلعزیزی کے لحاظ سے اپنا ہی آپ نظیر

ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے بابرکت زمانہ کو غور کے ساتھ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی طرح ہندو۔ پارسی۔ عیسائی۔ یہودی سب کو کامل آزادی حاصل ہے جو چاہے اپنے رسوم مذہبی کو اس طرح کہ دوسرے کو رنج و اشتعال نہ پیدا ہو ادا کرے۔ اور جس طریقہ سے مناسب ہو خالق برحق کی عبادت میں مصروف ہو۔ یہ فیاضی اسی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ جس طرح اسلامی مساجد وغیرہ کے لئے جاگیریں یوئے۔ نوبت النعمات مقرر ہیں اسی طرح مندروں اور کلیساؤں اور آتشکدوں کے لئے بھی تنخواہیں مقرر ہیں۔ اور ہر شخص بلا لحاظ ملت و مذہب اپنی قابلیت اور درجہ کے مطابق ملازمت سرکاری میں کامیاب اور مناصب اعلیٰ سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔ غرضکہ ملازمان حضرت نے اسی اعلیٰ بے تعصبی کا

جسکی اسلام تعلیم کرتا ہے ایک سچا نمونہ قائم فرمایا ہے۔ مذہب کے
 بعد جان و مال کا درجہ ہے اور اون کی حفاظت کے لئے سرشتہ جات
 کو تو الی و عدالت قائم ہیں جو شب و روز مظلوم کو ظالم کے پنجہ سے
 بچانے اور جبرائیم کا انساؤ کرنے اور حقدار کے حق دلانے میں
 مصروف ہیں ہماری دنیوی ترقی اور اخروی نجات کا راستہ تباہیکے
 لئے ایک وسیع سرشتہ تعلیم مقرر ہے جس میں دماغی و جسمانی تعلیم
 کے ساتھ تعلیم دینیات کا بھی خاص طور پر التزام کیا گیا ہے۔
 مجالس صفائی کے ذریعہ سے ہلکواپنی جانوں کی حفاظت کا عمدہ موقع
 عنایت فرمایا اور اراکین مجلس واضع قوانین کے انتخاب کا حق رعایا
 کے مختلف طبقوں کو عطا فرما کر اپنے حقوق کی حفاظت کے عمدہ راستہ پر
 ہم کو لگا دیا ہے۔ سرشتہ تعمیرات عامہ جدید سڑکوں کی تعمیر

ذرائع آبپاشی کے پیدا کرنے اور نئی ریلین کھولنے میں مصروف ہے
 جسکی وجہ سے زراعت اور تجارت کو دن دو دن رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے
 حال میں جب قہر آگہی بصورت قحط و طاعون ہندوستان پر نازل
 ہوا تو حضرت ہی کی خوش نصیبی کا باعث تھا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی
 میں با فضال آگہی یہ بلا میں اوس سختی اور شدت کے ساتھ ساری
 نہیں ہوئیں جیسے کہ ممالک قرب و جوار میں ہوئیں۔ اور خصوصاً طاعون
 کے متعلق جو تدابیر نافذ اختیار کی گئیں اون میں رسم و رواج ملک
 اور رعایا کے اسن و آسائش کا ایسا خیال رکھا گیا اور اون کی وجہی
 شکایتوں پر ہر وقت ایسی توجہ فرمائی گئی کہ دوسرے مقامات کیلئے
 ایک عمدہ نظیر قائم ہو گئی ہے۔ سرحدی حفاظت کی تائید میں بھی
 جسکی بدولت ہم بیرونی دشمنوں کے حملوں سے محفوظ ہو کر باطن و

آسائش زندگی بسر کرتے ہیں۔ حضرت کا قدم ہمیشہ سب آگے رہا ہے
 اے ہمارے ہردلعزیز پادشاہ! اگر ہم ان تمام برکتوں کا تفصیل
 سے ذکر کرنا چاہیں جو ہر حکومت کے سایہ اقبال میں حاصل ہیں تو
 شاید اوس کے لئے ہماری تمام عمر بھی کافی نہ ہو مگر مختصر یہ ہے کہ
 جملہ طبقہائے رعایا حضرت کی بابرکت حکومت میں تمام اون مراعات کے
 ساتھ جو ایشیائی حکومتوں کے ساتھ مخصوص اور اون کی ہردلعزیزی
 کا باعث ہے اون ساری نعمتوں سے فیضیاب ہیں جو یورپین جن انتظام
 کو رعایا کے حق میں رحمت الہی بتاتے ہیں۔

آخر میں ہم ان تمام بیش بہا نعمتوں سے سیراب ہو کر دلی جوش
 اور خلوص قلب سے درگاہ مجیب الدعوات میں دعا کرتے ہیں کہ
 اے خدا تو ہمارے اس ہردلعزیز رعایا پر و پادشاہ کے سایہ دوست کو

ہمارے سپر صدوسی سال تک قایم رکھو اور اس کے دلی مقاصد
بر لا تا کہ دوست شادا اور دشمن پامال رہیں۔ آمین ثم آمین!!

پانچوان اڈریس منجانب رام گوپال سیٹھ
 واقع فتح میدان - مرقوم ۲۳ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ
 حضور اقدس کی سالگرہ مبارک کی جشن سعادت انتساب کی
 تقریب پر حال میں اخلاص و عقیدت اور جان نثاری و محبت کا جو
 اظہار ہر چہاں طرف ہوا ہے اور حسین ہم عبودیت شعار حضور عالی کی
 رعایا کے جملہ طبقات کیساتھ شریک ہیں وہ اس امر کا متحرک ہوا ہے
 کہ ہم خدام ہی اپنی عقیدت کا ناچینر ہدیہ بارگاہ ملازمان والا میں پیش
 کریں۔ حضرت کے افواج ظفر امواج کے منقح سیہ سالار کے مشورہ سے
 ہماری پیشکش نے اس عمارت کی شکل اختیار کی ہے۔ ہم غلاموں کو
 امید ہے کہ حضور عالی اس ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر نچلے اون
 شانہ صفات کے جن سے خداوند عالم نے حضور عالی کی ذات

مستجمع الکمالات کو متصف کیا ہے اپنے شوق تترہ و تفرج کا تازہ
 ثبوت دینگے۔ ہم جان نثار اس میدان کو اپنے دلمین جگہ دینے کی
 جرات کرتے ہیں کہ یہ حقیر عمارت بطور جگہانا پھولین کے خدایق
 عاصی کی ضروریات کی متکفل ہوگی اور اس وقت تک جبکہ حضور عالی کی
 دارالسلطنت کی شان کی مناسبت کے لحاظ سے ایک زیادہ پر شکوہ
 عمارت نہ تیار ہو جائے میجر انسر الدولہ بہادر کو کہیلون اور شیطون
 کے خاص خاص جلسوں کے انعقاد کے لئے پبلک کو اس کے
 استعمال کی اجازت دینے کا اقتدار حاصل ہوگا۔

ہم ناچیز غلام تہ دل سے اس غنایت بیغایت کے لئے حضور عالی
 کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو خدام والا نے اس عمارت کو اپنے نام نامی
 سے ازراہ فیاضی خسروانہ اسکے معنون کئے جانیکلی اجازت مرحمت فرمائی

اور اس تقریب کو اس اقتیاز اور افتخار کے زیور کے ساتھ منظم کرنے
 سے ہم پر مبذول فرمائی ہے جس سے بندگانِ تعالیٰ کا نفسِ نفیس
 ہم ناچیز جان نثاروں کے مجمع میں تشریف فرما ہونا ہمیں مزین کر سکتا
 ہم درگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہین کہ خداوند عالم
 حضورِ عالی کو اپنی پیاری رعایا کے سہرے صدوسی سال قایم رکھے
 اور جو کیلین کہ آئندہ فتح میدان پر ہوں اونکی زینت حضورِ عالی
 اس عمارت میں تشریف فرما ہو کر مد توں دو بالا فرمائیں۔

اب ہم ناچیز خدام بصدِ عجز و نیاز یہ التماس کرتے ہیں کہ حضورِ عالی
 اس عمارت کے افتتاح کا اعلان فرما کر اسے میجر نواب افسر الدولہ بہاؤ
 کے تفویض فرمائیں۔

اسپیچ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی بجواب ڈریس رام گوپال سیٹھ

ہمارے اعلیٰ حضرت ظل سبحانی نے مقام فتح میدان میں
محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے افتتاح کی وقت مندرجہ ذیل
تقریر فرمائی

رام گوپال سیٹھ -

جس صدق دلی کے ساتھ تھے اس عمدہ مکان کو ایسے پر فضا مقام
پر تیار کیا اور اسکو میری سالگرہ کی یادگار میں میرے نام سے
موسوم کر کے عامہ خلائیق کی تفریح کیواسطے ہدیہ کیا ہے
اسکو میں نہایت پسند کرتا ہوں۔ اس کون و مکان میں آسائش
مکانی سے فرحت روحانی اور قوت جسمانی حاصل ہوتی ہے

خصوصاً وہ دلکش مکان جو چار طرف کی آبادی گہرا ہوا ہو۔ میں جتنی تعالیٰ کا شکر یہ کرتا ہوں کہ میرے عہد میں رعایا بہ اطمینان تمام کثرت سے تعمیر کے طرف متوجہ ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوگی جب طمانیت ہو تو کیون نہ ایسا کام کرے جس سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی نفع پہنچے اور بنائے نیکنامی قائم رہے اور چونکہ تم نے آج کے دن اسکا افتتاح ہونا مبارک سمجھ کر درخواست کی لہذا میں خوشی کے ساتھ تمہاری اس خواہش کو بھی پورا کرتا ہوں۔

حاضرین محفل

تم بہوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ میں اسپورٹس کا کس قدر راغب ہوں اور اپنی رعایا میں اسکی ترقی ہونیکا کس قدر خواہاں ہوں۔ سیر خیال ہمیشہ یہی رہا کہ مرد کی واسطے بدن کی ورزش سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے

کیونکہ ورزش نہ صرف تہمند کرتی ہے بلکہ جسم کو بخوبی بجاتی ہے پس علم و ورزش
 کیلئے اسپورٹس سے خوشتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی کیونکہ اسپین ورزش کی
 مشقت نہ صرف ایک بے ضرر دل بہلانے کی واسطے ہوتی ہے بلکہ
 خود بخود زیادہ ورزش کرنے اور جسمانی صحت حاصل کرنے کی ترغیب دلاتی ہے مین
 اوس شخص کو بھی اپنی عزیز رعایا کا سچا بھی خواہ سمجھتا ہوں جو ایسے عمدہ
 طور سے انکی جسمانی ورزش اور تفریح طبع کا سامان مہیا کرتا ہے اسی
 خیال سے مین نے رام گوپال سیٹھ کی درخواست کو چند ما قبل بہت طیبہ
 قبول کیا اب اس گرانڈ اسٹانڈ کا افتتاح کر کے عملی طور سے اپنی خوشنودی کا اظہار
 کرتا ہوں اور مین یقین کرتا ہوں کہ اس مقام میں ایسا گرانڈ اسٹانڈ دیکھنے میں تم سب
 تمام باشندگان حیدرآباد و سکندرآباد میری مسرت میں پوری طور سے شامل ہو گئے
 سنا ہے کہ رام گوپال سیٹھ نے علاوہ اس اسٹانڈ کے اور بھی دوسرے عام تعمیرات پبلک

ہال و ہرم سالہ اور سہرائے وغیرہ میرے ملک میں خلاق کی آسائش
 اور تعلیم کے لئے تیار کر کے وقف کئے ہیں مجھے ان کے فیاضی
 کے کاموں کی حالت سماعت کرنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی
 کیونکہ اس سے مجھے قابل تحسین نظیر اس بات کی ملتی ہے کہ میرے
 ملک کے باشندوں میں بھی ایک ایسا پبلک مذاق پیدا ہوتا چلا ہے
 جس سے وہ اپنے مال اور دہن کے اصلی اور عمدہ مصرف کو
 پاگئے ہیں اور اوس کو عام قومی اور ملکی فائدہ کے کاموں میں
 خرچ کر کے عند الناس یہ خیر شہور اور عند اللہ ماجور ہونیکی کوشش
 کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہر گورنمنٹ کا کام بہبودی عامہ رعایا ہے باز ہم
 گورنمنٹ کے مال کے مصرف اس قدر وسیع اور کبھی کبھی اس قدر
 مخصوص ہوا کرتے ہیں کہ بہت سے مقامی تفریح عام کے کام کا بھی

گورنمنٹ کی رستم سے ہونا غیر ممکن ہوتا ہے مگر ایسے چھوٹے
 بڑے مقامی تفریح و تفرج کے کام بھی ہونے ضرور ہیں
 تاکہ رعایا کی ترقی ہر رستم کی ہوا کرے لہذا اس قسم کی
 مقامی ترقیوں کے کاموں کے واسطے ہر گورنمنٹ
 کا دار و مدار رام گوپال سیٹھ جیسے افراد کی شخصی وجہوری
 فیاضیوں اور ملکی ہمدردیوں پر بہت کچھ ہوتا ہے۔ اس لحاظ
 سے بھی مین بہت خوشی کیساتھ اس مکان کا افتتاح کرتا ہوں
 تاکہ اس سے سیری دوسری متمول رعایا کو ایسے عمدہ کام
 اور نیک نام کی ترغیب و تحریص ہو۔ قطعاً آصف

تعمیر عمارت ہے سبب نام و نشان کلی	پہر ایسی عمارت کہ جو ہو باعث فخرت
انسان کو دارین مین آرام ہو اس سے	جنت مین نہ ہو قصر تو بیکار ہے جنت

حاضرین محفل۔ مین کمال سرت کے ساتھ اس امر کا اعلان
 کرتا ہوں کہ آج سے یہ محبوب گرانڈ عامہ خلاق کے
 استعمال کے لئے کہو لیا گیا۔

حضرت ظل سبجانی حضور پر نور

چہا اڈریس
کالیستہ سبہا حیدر آباد کن

بہ میر مجبسی راجہ راجمان راجہ شیو راج دہرم و نت بہادر

جواب اڈریس
از اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالیٰ علیہم السلام

غزل مدحیہ

باہتمام ڈاکٹر کریم پاشا شکر سکر ٹری کالیستہ سبہا حیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور فیض گنجور اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر شہ
دار احشمت رستم دوران فلاطون زمان ظل اللہ
عالم نیاہ مظفر الدولہ مظفر الممالک اب میر محبوب علی خان
بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ
جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ خلد اللہ ملکہ وزید اللہ عمرہ

وقت آنست کنون کنز اثر جوش نشاط	منی نگیزہ صراحی صراحی بہ لعل
جام یاقوت و منی لعل بہم پالاند	اثر ناسیہ چون لالہ و دغش بہ شل

تہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ سپاس اُس نخل بند عالم کا جس نے
سارے بانع جہان کے گلہا سے لالہ و اشرفی کو ایک و حرفی
لفظ کن کی آبیاری سے ایجاد فرمایا اور دفتر عالم کی مختلفہ افراد کو

بلا اندازہ و تخمینہ گو شوارہ ازل سے خارج فرما کر بند شیرازہ عالم میں
 محفوظ رکھا لوح آسمان پر اگرچہ کہکشان کی مد اُسی کی کینچی ہو ہی ہے
 لیکن ثوابت اور سیاروں کے نقطوں سے یہ نکتہ ہویدا ہے کہ
 اس محاسب ازل الابدی نے اپنے مداخل و مخارج کو اُس موازنہ پر
 رکھا ہے کہ تمام تختہ جات عالم بلامد فاضل و باقی صفر زدہ رہیں کہ
 ناظرین متصورہ کو جمع و خرچ کی تنقیح کی کوئی تکلیف نہ ہو اگر آفتاب ہے
 اوسی خزانہ رحمت کا یومیہ دار ہے اور اوسے کے خوان نعمت کا
 روزینہ خوار اگرماہتاب اوسے کے دقرا کا مانا نہ یاب اور اُسی کے
 کردی کا کھاتہ دار فضول اربعہ کے بندات میں ہر مد کی رقم علیحدہ ہے
 اوار جہ افلاک میں ممالک عالم کی جہڑتی آئینہ کی طرح نمایان ہے
 نہر خورشید مشرق و مغرب میں صبح و شام زرباد کہ کی طرح جاری ہے

قطبین کی چمک شمال و جنوب میں بصیرت افزاے چاشنی کا مل
عیار می ہے دفتر موالید نثلثہ سے پیدا ہے کہ اپنی اپنی شاخوں میں
یا ایک شاخ سے دوسری شاخ میں مبادلہ کا عمل کس حد تک منظور
کیا جاتا ہے تختہ جات کا رگزار می سنین و شہور سے روشن ہے
کہ جقدر ستاروں کا زر غیر مسکوک تمام دن کے جمع و خرچ کے بعد
شام کو بچت میں باقی رہتا ہے۔ ساری رات صبح تک ذرہ ذرہ
سلک میں بتلایا جاتا ہے۔ آسمان کی کردی باوصف قدیم اور کهنہ
ہونیکے حسابات ماضیہ کو ایسا روشن دکھا رہی ہے کہ جس سے
متصدیان قضا و قدر کو بر آورد و آئندہ کی ترتیب نہایت ہی آسان
افلاک کے کھاتہ میں باوجود سندرس اور پارینہ ہونیکے ہر رقم کا
حساب سی طرح صاف و پاک کھتیا و فی کیا گیا ہے کہ ہندسون کو

تختہ جات کا ستونی بنا نا بہت ہی سہل ہے مہر و ماہ اوسی کے
 خزانہ شب و روز کی برات پین اور سیارے اوسی نکال کے رائج سکے
 ہلال کو اوسی کی کمال قدر دانی سے خلعت بدر زر نقد آفتاب کو
 اوسی کی عزت بخشی سے روانی مات کی آمدنی اور حیات کا خسر چ
 اوس کے موازنہ قدرت میں آنہ پانی کی طرح بے قدر۔ آفتاب کو
 تاریخت شمس میں منصب ماہانہ اور جاگیر سالانہ اوسی کی دی ہوئی اور
 ماہتاب کو حسابات قمری میں انعام ماہانہ و معاش سالانہ اوسی کی
 بخشی ہوئی ہے نتیجہ باحور اوسی کا جاری کیا ہوا ہے اور تقویم سالانہ
 اوسی کی ارسال کی ہوئی۔ آفتاب کا چلتا ہوا نوٹ اوسی کا مرتب کیا ہوا
 اور ماہتاب کی مدتی ہندوی اوسی کی لکھی ہوئی ہے اوسی کے
 محاسبہ میں شہاے تاریخ جمع کامل ستارہ ہائے ونبالہ دار بدر کشیدہ

اور اوسے کے چالان غضب سے روز روشن میں مہر کسوف کی فرد
 وامن دریدہ اوسے کا دفتر ہے جس میں فاضل و باقی نہیں ہے اور
 اوسے کی بزم ہے جس میں محتب و ساقی نہیں ہے اوسے کے دفتر پیشی
 کے ایک فرد منتخبہ کا نام محبوب دکن ہے جو نقطہ انتخاب کی طرح
 تمام ہندوستان بلکہ سارے عالم میں اپنی قابل عزت عدل و
 سے تالیف قلوب گروہ مختلفہ ہے اور نوع انسان میں سربرآوردہ
 اسے ہمارے ہر دل عزیز بعد از خدا مہربان رعایا پرور پادشاہ
 ہم خانہ زادان سورتی و غلامان قدیمی جو کالیستہ سبھا کے
 ممبرین بارگاہ حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی میں بہ کمال ادب اس
 غرض سے حاضر ہوئے ہیں کہ چونتیسویں سالگرہ کی مبارک تقریب
 میں اپنا ناچیرا ڈیس پیش کرنے کی عزت حاصل کریں جانشان

دودمان آصف جاہی و اطاعت گزاران بندگان شاہی کے لئے اس سے
 بڑھکر کوئی سہارا اور خوشی کا دن ہو سکتا ہے کہ اس جشن مسعود میں
 حیات ابدی کی دعا مستجاب دینے کے لئے پایہ بوس اور نگ لطفانی
 و پایہ بوس تخت خسروانی ہو رہے ہیں جو عزت اور شرف آج ہمو حاصل
 ہوا ہے سال گذشتہ بھی اس مبارک تقریب میں یہی عزت اور یہی شرف
 آقا ولی نعمت نے عطا فرمایا تھا۔ نہ صرف یہ شرف ہی عطا فرمایا گیا بلکہ
 ہماری قوم کے خدمات اور وفاداری کی نسبت جن بے نظیر خیالات
 حضرت پیرو مرشد نے ظاہر فرمایا ہے ان سے نہ صرف ہم خانہ زادوں
 کی عزت افزائی فرمائی گئی بلکہ تیس لاکھ کالیستھون کو جو ہند کے
 مختلف مقامات اور بلاد میں متکثر ہیں اپنے مراہم خسروانہ سے سرفراز
 اور سربلند فرمایا ہے جس کا شکریہ ہم زبان حال و قال سے کی طرح

ادائین کر سکتے۔

عہدہ قانون گوئی کی وقعت کا اندازہ جو ہمارے ولی نعمت نے
 بہ اظہار خوشنودی و فاداری ملازمان قدیم فرمایا ہے اور اس
 کی اہم ذمہ داریوں کی ہدایت دی گئی ہے وہ ہمارے لئے
 ایک دستور العمل ہے اور ہم کو اس امر پر باز ہے کہ عہدہ جلیلہ
 قانون گوئی سے ہماری سہا کے میر مجلس جراجان راجہ شیوراج
 دہرم و نت بہادر کو حضرت ظل سبحانی نے سرفراز فرمایا ہے ہم
 اپنے سے بڑھ کر کسی کو خوش نصیب نہیں سمجھتے کہ ہمارے مالک ہمارے
 آقا۔ ہمارے خداوند مجازی نے ہمارے مطیعانہ خدمات کو وقعت
 اور سرت کی نظر سے ملاحظہ فرما کر بہت خوشی سے قدر کی اور منجملہ
 تمام ترقی خواہوں کے خصوصیت کے نقطہ سے ہماری عزت افزائی

فرمائی۔ یہی ہماری خوش قسمتی کی تین دلیل ہے ہماری قوم اور
 ہمارے فرقہ کا ہمیشہ سے یہی اصول رہا ہے کہ اپنے مالک کی
 وفاداری اور جان نثاری کو اپنا دہرم جانیں ہم غلاموں کی
 یہ اعلیٰ درجہ کی عزت و خوشی ہے کہ اثبات وفاداری میں حضرت
 پیروم شد نے خود اپنی خوشنودی کا اظہار زبان مبارک سے فرمایا
 جس سے زیادہ کسی غلام کے حق میں اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی
 بحمد اللہ کہ اب بھی یہی اصول ہمارے فرقہ کے قائم ہیں اور ہم نیکو ار
 ہر وقت اور ہر آن جان نثاری کے لئے آمادہ اور مستعد ہیں اور
 جناب باری سے نہایت آرزو کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ ہم غلاموں کو
 اپنے آقا کی وفاداری اور جان نثاری میں سداً بعد سداً خوش نصیب
 رکھے ہمارا فرقہ ہمیشہ زمانہ کی رفتار کے موافق اپنے اس بات پر قی کے

قراہی کی کوشش کرتا رہا ہے اور ملازمت ہی کو اپنی بہبودی اور فلاح کا ذریعہ سمجھا کیا ہے۔ اب ہی ہماری قومی سبھاؤن کے یہ اغراض ہیں کہ قوم میں اتفاق پھیلائے مراسم قدیمہ اور مصارف بیجا کو قوم سے دور کرے ترقی علوم و فنون میں کوشش تبلیغ عمل میں لائے چنانچہ مختلف مقاموں پر مختلف سبھاؤین و مدارس بسرپرستی حضرت پیرومرد مصروف دعائے دولت ہیں۔ بحمد اللہ کہ یہ تمام امور حضرت پیرومرد کے عہد سمیت مہدین ہمیں اچھی طرح حاصل ہیں اور اپنی سبھاؤ کے اغراض میں جو سوسٹیل رفارم کے متعلق ہیں باقبال خداوندی کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔

جو کچھ جوش مسرت باظہار عقیدت اس سال بہ تقریب سالگرہ مبارک تمام رعایا اور ہر طبقہ و ہر ملت کے اشخاص کی جانب سے

ظاہر ہوا ہے وہ سالگزشتہ سے کہین بڑا چڑھا ہوا ہے ہر تنفس
 کی ولی خواہش یہی ہے کہ اپنے مالک اپنے آقا کے قدموں پر تیار
 ہو جائے۔ محبوبان قلوب آقا ولی نعمت ہی کی پیہ ذات مبارک ہے
 جس پر ہر شخص ہزار جان و دل سے فدا ہے۔ ہم اون برکتوں کا
 اظہار جو حضرت پیرو مرشد کے زمانہ حکمرانی سے اب تک ہمیں اور تمام رعایا
 سلطنت کو حاصل ہوئی ہیں۔ اسوجہ سے غیر ضروری سمجھتے ہیں
 کہ اون کے اظہار کے لئے نہ ہمارے قلم میں طاقت کہ بیان کریں
 اور نہ زبان میں طلاقت ہے کہ ادا کریں۔ لہذا اس شعر پر ختم کرتے ہیں

شکر نعمت مای تو چندانکہ نعمت مای تو	عذر تقصیرت ما چندانکہ تقصیرت ما
-------------------------------------	---------------------------------

اب ہم جان نثاران دولت اور غلامان سلطنت بارگاہ شہنشاہ حقیقی
 میں دست بدعا ہیں کہ جب تک عقد ثریا سلسلہ آرامی نور افشانی

رہے جشن سالگرہ خدام اقدس یادگار حیات جاودانی ہے

حیات آصفِ حجازہ میں یارب فرونی ہو

خضر کی زندگی جاودان سے عمرونی ہو

گزارانیدہ - ممبران کا یسٹھ سپہا حیدر آباد و کن

نقل

جواب ڈریس

ظل سبحانی خداوند ملکہ و ادامہ سلطنتہ
از خداوند نعمت علی حضرت قدر قدرت سکندر شکوت دارا

مترشدہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۱۷ ہجری

اے میرے خیر خواہ ارکان کا ایستھ سہا -

مین تمہارے ڈریس کو اس سال بھی بہت خوشی کے ساتھ لیتا ہوں
اور تمہارے عقیدت کیش جوش مسرت کی پوری قدر کرتا ہوں - مین
تمہاری قوم کی عمدہ کوششوں کو جو چند سال سے ہندوستان چو طرف
ہوتی رہی نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتا رہا - اور اب اس بات کی
سماعت سے مجھے بہت اطمینان ہوا کہ تم علوم و فنون میں ترقی کرنے

اور چند اپنے قومی مراسم اور بیجا مصارف کو دور کر نیکی سعی میں کامیاب
 ہوتے جاتے ہو یہ نتیجہ یقیناً تمہارے قومی اتفاق و قومی ہمدردی
 کا ہے جسکی شاید خود تمہاری سبھا کی ترقی پذیر موجودگی ہے۔
 تم نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کو اپنے اڈریس کا دیباچہ بنایا ہے
 اور خلوص قلب کے ساتھ اپنے مالک حقیقی کے احسانات کا شکریہ
 اپنے عام فن و پیشہ کی زبان میں ادا کیا ہے اس سے مجھے بے بخوبی
 ظاہر ہوا۔ کہ تم اپنے معزز پیشہ و ملازمت کے فرائض کی ادائیگی میں
 بھی عملی طور سے دیانت کے ساتھ اپنے مالک مجاز ہی کا شکریہ
 بھی ادا کرتے ہو گے۔ کیونکہ وہی لوگ فرمان روائے
 دنیاوی کے صادق مطیع و فرمان بردار ہو سکتے ہیں جو عنایت باری
 کے سچے شکر گزار ہیں۔

قطرہ آصف

<p>دیکھتا ایک زمانہ کو ہونش دل خوش حال اس حضور سے نہ کیوں دور رہے رنج و ملال نیک ہیں انکی چلن نیک ہیں انکے خیال آدمی ہو متوجہ طرف کسب کمال مالک ملک کے ہر آن وہ ہیں خیر گال اونکا یہ باعث نکت ہی نہیں جزوال طبع خام کا کرتے نہیں وہ خام خیال کہ دعا گوئے ترقی ہیں بہ جاہ و ہلال جن کے ہیں نیک چلن نیک ہیں روشن خیال</p>	<p>کیا مبارک ہے سیری سالگرہ کا جلسہ آج ہیں اہل قلم سامنے میرے حاضر انکے چہرے ہیں اتنا اطاعت پیدا ایسی محنت کا نتیجہ ہے سرسبز عزت جو نکلے ارہین دعویٰ ہے قدامت کا چین اور برعکس کریں اسکے اگر بر تقدیر جنکی طینت میں دیانت ہے وہ میں متعنی انکی تحریر ہی تقریر بھی ہے جھکوا پسند کیون آصف کو رہیں ایسے نکلے ارغیر</p>
---	--

غزل مدحیہ گزرا نیدہ راجہ راجمان مہاراج آصف نواز ننت المتخلص بہ رفعت

جسے جشن خداوند کا اور فضل خدا کا	رفعت ہے یہی وقت خوشی اور عا کا
کیونکر نہ ہو اس نرم من غل صل علی کا	سایہ ہے میرے شاہ محبوب اکا
ہے فیض عدالت دیکھ کن میں ترا شاہا	باقی نہ مانا نام کہیں جو روحفا کا
پہرتی ہے یہ ترائے ہوئے آج دکن میں	داسن نہیں چھوڑو نگا کہی دصبا کا
چونتیسویں ہے سالگرہ شاہ دکن کی	ہو تا با بد جشن یون ہی ظل خدا کا
اس واسطے آنکھیں میں مریا ہ میں شہ کے	شفاق ہوں بوسے نقش کف پا کا
ہو جب کرم تیرا وہ دنیا میں غنی ہو	کچھ چنیر نہیں آگے ترے سایہ ہما کا
یکبار تر ا جلوہ اگر دیکھ لے کوئی	باقی نہ رہے ہوش سے پہر فریا کا

مقبول خدا ہے یہہ تو کیونکر نہ ہو سایہ

محبوب علی شاہ یہ محبوب خدا کا

ساتوانِ دِیسِ مُشَدِّزادگان

مع جواب

اعلیٰ حضرت بندگانِ تعالیٰ متعالی مد ظله العالی

مطابق

۲۵ رجب بروز پنجشنبه ۱۳۴۱ تقویم جشن سالگره مبارک حضرت خدای

مرتبہ

عالیجناب معالی القاب آباءِ صفیاء و الملکاتِ متخلصین و غیر

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لالی سنت کثیر شمار عقبہ نبیہ و بصیر کہ بافضال کرم اپنے ہی تقدیر نے
 بنا و پیر کی پرورش کے لئے آصف زمان نظام دوران
 سکندر صولت ناصر مملکت افضل سلاطین روزگار ظل سحانی
 شہر یار جناب حضرت بندگائے مستعالیٰ مدظلہ العالی کو ملک کن
 پرمانند آفتاب جہان تاب سایہ گستر کیا۔ کہ جملہ رعایا و برائیاں شفق الہیہ
 مختلف المشارب مہد امن و عافیت میں ہموارہ زندگی اپنی بسر کر رہی ہیں
 خصوصاً ہم وابستگان دامن دولت جو رشتہ عقیدت نسلاً بانسلاً
 رکھتے ہیں بحجزات ستودہ صفات ظل سحانی کے ملجا و ماوا ہمارا
 کوئی نہیں۔ ہم کو ناز و فخر یہی ہے کہ ہماری عزت ہمارا افتخار فقط ذات

نجستہ صفات اعلیٰ حضرت پر ہے کہ ہم آبا و اجداد سے پروردہ اعلیٰ حضرت
 ہیں۔ ہماری دولت و شمت و وقعت اعلیٰ حضرت میں ہم جانِ شاربِ نبلہ
 قالب میں روح ہماری اعلیٰ حضرت میں۔ پدران جیسے اپنے اطفال پر
 شفیق رہتے ہیں اعلیٰ حضرت سو پدر سے زیادہ بہکو پرورش فرماتے ہیں
 اس کا شکریہ ہمارے ہر کوئی ہزار زبان ہوں ادا نہیں ہو سکتا۔ ہر چند کہ
 پنجسِ الاوقات دعائے عمودِ دولت و اقبال میں موقوف رہتے ہیں
 مگر ایک عرصہ سے تمنائیں کہ باریابی میں شرف و مغر زہو کر اس
 شکرانیکا معروضہ پیش کریں۔ اتفاقاً نجات مساعدا سے موقع ہمت
 ہوا کہ جلسہ سالگرہ مبارک میں ہماری دلی آرزو برآئی بھو امی کل امر
 مرہونِ باوقا تھا آج سرفراز ہوئے رباعی
 امرور جہان از تو منور گشتہ ۛ اقبالِ ظفرِ ہمد ویا ور گشتہ

آن چیز کہ شہابِ دعا خواستی * صد شکر کہ امروز می گزشتہ
 اعلیٰ حضرت کے اوصاف حمیدہ خصال ستودہ تحیر و تقریر سے باہرین
 اعلیٰ حضرت کی فرمان روائی میں ہمیر ایسے عنایات و احسانات مبذول
 ہیں کہ والدین کے اشفاق کو ہم نے فراموش کئے رباعی

اے ز الطافِ تو لاشے شے شدہ	ہمسر از اقبال تو کے کے شدہ
ہم نخل از عدل تو نوشیروان	ہم بساطِ حاتم طے طے شدہ

اب ہم بصداد ببنہ رنج و نیاز اس معروضہ کو دعا پر ختم کرتے ہیں
 اگہی ہمیشہ حاسدانِ اعلیٰ حضرت مقہور و رنجور رہیں و خیر خواہانِ اعلیٰ حضرت
 دامنِ مسرور رہیں آمین ثم آمین فقط

قصیدہ مع رباعی جناب نواب آصفیاء و الملک بہادر

رباعی

افضل ہو نہ کیوں خلق میں نام آصف	طالع میں سکندر ہے نظام آصف
اس شہ کے رہین حامی و ناصر محبوب	قائم ہے یہ حبشہ دلاں آصف

ایضاً دیگر

اونی کو تو کر دیتے ہیں اعلیٰ حضرت	محتاج کو زور دیتے ہیں اعلیٰ حضرت
عالم میں پھرے اگر کوئی خانہ بدوش	اطاف سے گہرتے ہیں اعلیٰ حضرت

قصیدہ مبارک در مدح حضور پر نور مدظلہ

لکھتا ہوں تہنیت شہ عالی مقام کی	خواہش ہے ساقیامی عشرت کے جام کی
ہے شتریک و حامی لی خاص و عام کی	چونتیسویں یہ سالگرہ ہے نظام کی
بزم نشاط عیش کل سامان ہے چو طرف	خدمت ملی سرور کو اسل تہام کی

<p>کیا بات ہے کلام ملوک الکلام کی تجہ پیر دو و چند ہے بارہ امام کی کیا کیا صفت لکھون نہ عالی مقام کی ہے تہنیت حضور کو عمر و ام کی درون میں آب تاب ماہ تمام کی شادی ہے اک مانے میں اس سو ہم نام کی شہرت ہے خاص عام شہ کے کلام کی ہوگی نہ ایسی سالگرہ ہر کلام کی لکھون صفت میں جن کے گر انتظام کی مالک کی جو رضا وہ خوشی ہے غلام کی رونق ہے عروج پہ ملک نظام کی</p>	<p>الفاظ میں گہر تو معانی میں آبدار صدف زدہ باد آصف سادش دکن راحم غریب پرور و عادل خدائش اس شکر خدا جناب خضر کی زبان سے گر شاہ شل مہر برآمد ہو بام پر ہر سال جشن سالگرہ کانیا ہے رنگ شاعر سخن شناس سخن فہم قدردان جلسہ میں جس کے شانہ کی شادی کا ہے جلوس خود آ کے انتظام میاں منتظم بنے طاعت کو شہ کی طاعت حق جاہن ہم یار پیہا کنان کن کی ہے آرزو</p>
---	---

<p>وابستگانِ شاہ کی ہر حق سے یہ دعا اک شانِ شاہ رونقِ بزمِ جہان ہے</p>	<p>تقریبِ برقرار ہو جشنِ مدام کی رہتی ہے جیسے سب میں وقتِ مدام کی</p>
<p>ہر سال ہو یہ سالگرہ شہ کی گھر و زیر</p>	<p>خواجہ سے اپنے عرض یہی ہے غلام کی</p>
<p></p>	

اسیچ حضور پر نور متر شد ۲۵ رجب المرجب

۱۳۱۰ ہجری بچواب اڈریس میر تلاوت علی صاحب

میر تلاوت علی صاحب

مین امید کرتا تھا کہ یہ اڈریس نواب آصف یا ور الملک بہادر پڑھیں گے
 مگر مین نہایت افسوس کرتا ہوں کہ وہ علالت مزاج کی وجہ سے نہ آ سکے
 اگر وہ بھی آ سکتے تو مجھے بڑی خوشی حاصل ہوتی۔ سال گزشتہ
 مجھے کسی قدر افسوس ہوا تھا کہ مین عدم فرصت کی وجہ سے آپ
 صاحبون کا اڈریس لیکر آپ کی عقیدت مندانه خواہش کو پورا نہ کر سکا
 مگر آج میرے عزیز قراتداروں کا اڈریس سننے سے وہ افسوس نہ صرف
 مبدل بخوشی ہوا۔ بلکہ مجھے خوشی دو چند نہ چند حاصل ہوئی۔

میں آپ صاحبون کے اس جوش صداقت کے اظہار کی تہ دل سے
 قدر کرتا ہوں۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جب قدر آپ صاحبون کو
 مجھ سے رشتہ اتحاد و انسلا بعد تسلیم رکھنے کا فخر ہے اوسی قدر
 مجھے بھی آپ بہون کی ترقی و بہبودی ہمیشہ مد نظر ہے کیونکہ (جیسا
 آپ نے بیان کیا ہے) آپ بجز میرے اور کسی کو اپنا دنیاوی
 وسیلہ نہیں قرار دیتے ہیں اور مجھے بھی آپ کی اس وابستگی کا
 ہمیشہ خیال رہتا ہے۔

اور اسی خیال کا نتیجہ ہے کہ میں نے آپ کی ذاتی آسائش و بود و باش
 کے بندوبست کے علاوہ آپ میں کے اکثر کمزوریوں اور نوجوان
 صاحبون کی تعلیم و تربیت کے لئے خاص انتظام کیا ہے۔ آپ
 اس بات کو بخوبی جانتے ہوں گے کہ جو فائدہ اور لطف زندگی

انسان کو کاروبار میں مصروف رہنے سے حاصل ہو سکتا ہے
 وہ بیکار زندگی میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مجھے اپنے عزیز قریب داروں کی
 سچی بہبودی مرغوب ہے لہذا میری خواہش ہے کہ جہاں تک
 ہو سکے آپ صاحبوں کو کاروبار کی زندگی کا موقع دون۔ اسی
 لحاظ سے میں نے اپنے مدارالمہام سے ایک فہرست منگائی تھی جس سے
 مجھے معلوم ہو سکے کہ میرے قریب داروں میں سے۔ کون۔ کہاں
 کار آموز ہیں۔ اور کس نے کس درجہ کی لیاقت حاصل کی ہے۔ اس پر
 غور کر کے میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے احکام مناسب جاری کروں گا
 جن سے (مجھے امید ہے) آپ میں سے اکثر کو کسی نہ کسی سودمند
 کام میں اپنی اوقات بسر کرنے کا عمدہ موقع ملے گا۔

اے میرے وابستہ عزیزو

اس میں کوئی شک نہیں کہ میری ریاست کے کام میں مصروف ہو چکا
 اگر کسی کو موروثی حق ہے تو آپ صاحبوں کو ہے۔ مگر اس حق سے
 استفادہ ہونیکے لئے لیاقت حاصل کرنی شرط ہے۔ پس اس شرط
 کو پورا کئے بغیر محض حق داری سے کوئی استفادہ نہیں ہو سکتا
 میں یقین کرتا ہوں کہ آپ سب اس بات کا بخوبی خیال رکھیں گے
 اور اپنے کو زیر لیاقت سے آراستہ و پیراستہ کر کے اپنی حق
 رسی کے واسطے کوشش بلیغ کریں گے۔ تاکہ آپ نہ صرف اپنی زندگی
 کا سچا لطف اٹھائیں بلکہ اپنے خاندان کے فخر ہونیکے علاوہ
 اپنے ملک کی بہبودی کے باعث اور اپنے ملک کی خوشنودی کا سبب بنیں

قطعہ آصف

آج کیا روز مبارک ہے کہ اس جلسہ میں جمع یکجا میں عزیز اپنے مثال اعضا

راستی انکی ہے طینت سے سرسبز طہر	آشتی انکی طبیعت سے ہویدا پیدا
استقامت ہی انہیں مذہب بانی پر	ہے یہ احسان خدا کیون نہ کروں شکر خدا
پاس ہر حال میں ان کا نہ ہو کیونکر مجھ کو	غیر ممکن ہے کہ ہو رنگ کہی گل سو جدا
ان کو واجب ہے اطاعت تو رعایت مجھ کو	وہ رعایت کہ ہو عدل سے باہر اصلا
پرورش کیون نہ یگانوں کی مجھ سے منظور	جبکہ یگانے ہی دنی سے ہوئے ہیں علی
شرط یہ ہے کہ لیاقت میں ہوں اعلیٰ تر	بے دلیل ایک بھی صادق نہیں آتا دعویٰ
شوق ہو نیک عمل کا تو وہ ہے شوق در	صرف ہو کب نہر میں تو وہ ہے صرف بجا
خاندانی جو امارت ہے ترقی پائے	صحبت اچھی ہو رہے خطا مرتب پنا
دولت آصفیہ کی ہے حفاظت لازم	جانفشانی سے بزرگوں نے یہ کی ہے پیدا
نیک نامی بھی عجب چیز ہے اس دنیا میں	نام شہر ہو ہوا نامور و ناکیا کیا
کیون نہ ہو سلطنت و ملک ملک سے بہا	باغ میں باد بہاری سے ہے نشو و نما

تم پھلو پھلو رہو چال چلن میں اچھے
 یہی آصف کی تنہا یہی آصف کی دعا

۴
 اہوان اڈیسینجانبونوجوان امراین شکر اصفیہ

جسکو نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر نے روبرو
 اعلیٰ حضرت حضور پر نور مدظلہ العالی کے پڑھا۔

ہم جان تشاران بارگاہ خداوندی و غلامان قدیمی ہونو جوان
 امرادولت ہین جسکو نسل بعد نسل کے خطابات سے غرت حاصل
 جسکو غلامی کا افتخار اور صد ہا سال سے در دولت کے جہہ سائی کا
 شرف نصیب ہے آج بارگاہ خداوندی میں اس غرض سے حاضر
 ہوئے ہین کہ اپنے آقائے ولی نعمت ظل سجانی خلیفہ الرحمانی
 کی قدمبوسی کا فخر حاصل کریں اور چونتیسویں سالگرہ مبارک کے
 جشن ہمایون کی تقریب میں اپنا ناچیز اڈریس پیش کر کے

حقوق جان شاری اور خانہ زادی کو ادا کریں -

اے ہمارے بادشاہ عالیجاہ بندگانے حضرت پیر و مرشد کے

عہد مینت مہدین جو برکتیں اور نعمتیں عموماً تمام رعایا اور خصوص

ہمارے طبقہ کو حاصل ہو ہی ہیں ہم کو اون کے اظہار کے لئے کوئی

الفاظ انسانی لغات میں دھونڈے سے نہیں ملتے جو بیان کریں

کیونکہ یہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری ترقی و بہبودی کے لئے

جو وسائل کہ ضروری و لازمی ہیں اونکو فراہم ہی نہیں کیا گیا بلکہ ہمارے

آقا ولی نعمت بنفس نفیس ہماری ترقی کے ذرائع کی نگرانی فرمایا

کرتے ہیں - یہہ اوسى کا نتیجہ ہے کہ ہمارے طبقہ میں بہت سے لوگ

اعلیٰ جوڈیشل کے امتحانات میں کامیاب اور بہت سے ایسے ہیں

کہ سول کے کاموں میں پوری قابلیت اور بڑی بڑی ذمہ داریوں کے

کام سے سرفراز ہیں۔ یہ اعلیٰ حضرت کی علم دوستی کا نمونہ ہے کہ ہمارے طبقہ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی طرف اب بھی بہت سے لوگ رجوع اور جی۔ اے۔ اور ایف۔ ائی کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں۔

اے ہمارے شہر پارگردون وقاریہ ہمارے طبقہ کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ حضرت پیرو مرشد صرف ہم لوگوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم عطا کر رہے ہیں بلکہ ہمارے زمرہ کے کالجوں میں دلانے پر اکتفا نہیں فرماتے ہیں بلکہ ہمارے زمرہ کے بہت سے نوجوان امرایورپ میں تحصیل علوم و فنون کے لئے سناٹ گورنمنٹ بھیجے گئے ہیں جنکی تعلیم میں لاکھوں روپیہ سرکار صرف فرماتے ہیں۔ جو بعد فراغ تعلیم نہ صرف وہ ہمارے طبقہ میں مغرزا اور ممتاز سمجھے جائیں گے۔ بلکہ ہماری مغرزا اور پیاری گورنمنٹ کے اعلیٰ درجہ کی خدمات کو ادا کر کے اپنی جان نثاری اور کارگزاری کا

ثبوت دین گے۔

اے ہمارے آقا زکابار گاہ۔ یوں تو ہمارے طبقہ نے زمانہ کی رفتار کے مطابق ہمیشہ اپنی بہبودی و ترقی کا لحاظ رکھا ہے اور اون وسایل کے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے مگر جو علمی و عملی ترقی حضرت پیروم شد کے زمانہ بابرکت میں نصیب ہوئی ہم اپنے سوشل ترقیوں کا مقابلہ جب پچھلے تین سال سے کرتے ہیں تو زمین و آسمان فرق پاتے ہیں اے ہمارے حضور لامع النور۔ ہمارے طبقہ میں اسوقت ہی نوجوان اشخاص ایسے موجود ہیں کہ ریاست کے خدمات ادا کریں اور حضرت پیروم شد کی جان نثاری کے لئے بروقت آمادہ اور مستعد ہیں اور اس طبقہ میں اہل قلم اور اہل سیف دونوں فرقہ شامل ہیں اور کیا فوجی اور کیا سول دونوں قسم کے خدمات ادا کرنے

اور اپنی جان شاری اور حق غلامی کا ثبوت دینے کیلئے ہر وقت
اور ہر آن کمر بستہ تیار ہیں۔

اے ہمارے خداوند مجازی ہم نجات رسا پر نماز کرتے ہیں اور جامہ
پہوئے نہیں سماتے جب ہم حضرت پیرومرشد کے اون ارشادات کو
جو ترقی تعلیم کی نسبت گزشتہ سال زبان گہر شان سے نکلے ہیں
یاد کرتے ہیں۔

حضرت پیرومرشد کا یہ ارشاد کہ ”تکو اپنے گلشن ریاست کے ہونہار پودے
بہتیاہوں اور جطرح ہر باغبان اپنے باغ کے بڑے اشجار کی
حفاظت سے زیادہ چھوٹے درختوں کے نشوونما کی نگرانی کرتا ہے
اوس طرح میری توجہ اپنے نوخیز طالب علم رعایا کی طرف زیادہ
مائل رہتی ہے۔“ جبکہ ہمارے اعلیٰ حضرت کی توجہ ہم لوگوں کی تعلیمی نگرانی

اس طرح مبذول ہو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اور آئندہ ہمارے
 اخلاف کی تعلیم میں ایسی کوشش کریں کہ جو مبارک خیال ہماری
 نسبت ہمارے آقا کا ہے۔ کہ تعلیم کا عمدہ اثر نہ صرف تمہاری
 تک محدود رہے بلکہ اوس سے تجاوز کر کے تمہارے ذریعہ سے
 ملک کی عام بہبودی اور ترقی کو تحسین کیگا (اوسکو پورا کر دکھائیں
 اور ہر جان نثار کا حق غلامی یہی ہے کہ اپنے ملک و مالک کی
 خدمت ایسی بجالائے کہ اوس سے عام بہبودی اور ترقی متصور ہے
 اسے ہمارے جہاندار ذمی اقتدار۔ کیا ہم اور ہمارے
 آئندہ ہونہاروں میں سے اوس اعزاز کو فراموش کر سکتے ہیں
 جو حضرت پیر و مرشد نے جاگیرداروں منصبداروں کے اڈیس کے
 جواب میں ہم علمائوں کو قوت بازو کے مغرر خطاب سے یاد فرمایا ہے

ہم جہانک تاریخی صفحات پر نظر ڈالتے ہیں پچھلے کارناموں کو
 پڑتے ہیں کسی رئیس کی پیشگاہ سے اپنے جان نثاروں اور
 نکلجواروں کو جو ہم اولی ترین لوگوں نے زمرہ غلاموں میں
 شریک ہو کر دوا می سعادت حاصل کی ہے یہ شرف اور یہ خطاب
 عطا نہیں فرمایا گیا۔ یہ ہماری خوش نصیبی اور خوش اقبالی تھی کہ
 ہمیں یہ فخر پیشگاہ سلطانی سے حاصل ہوا۔ اب ہم اس اعزاز پر ناز کر کے
 فخر یہ یہ شعر عرض کرتے ہیں۔

گرچہ خوردیم بستے است بزرگ	وزرہ آفتاب تابانیم
---------------------------	--------------------

اے ہمارے حضور پور۔ جو عقیدت اور جو محبت اور جو الفت
 حضرت پیر و مرشد کی ہماری رگ و پے اور دل و جگر میں جاگزین ہے
 ہم اوس کے بیان کرنے میں قاصر ہیں اور یہ تمام باتیں آج ہی

ہم میں پیدا نہیں ہوئی ہیں بلکہ یہ محبت اور عقیدت اور یہ الفت
 ہمارے آب و گل میں خمیر پائی ہوئی ہے مگر جب ہم حضرت پیر و مرشد
 کے اوس مراحم خسروانہ پر جو ہم لوگوں کے ساتھ اور اپنی عامہ رعایا پر
 مبذول ہے نظر ڈالتے ہیں اور اون ارشادات کو جو بجا اب ڈریں گے
 خانہ زادوں و رعایا نافذ ہوئے ہیں پڑھتے ہیں تو اپنی محبت اور الفت
 کو یک لخت بھول جاتے ہیں اور ہر دم اور ہر لحظہ یہی ورد کرتے ہیں
 کہ ہم اپنے بادشاہ محبوب القلوب کے قدموں پر تصدق اور تثار ہو جائیں
 اے ہمارے بادشاہ جہان پناہ۔ ہم کو نہ اپنے آبا و اجداد کی
 جان تشاریوں اور غلامیوں پر تخت ہے اور نہ ہم کو اپنی کسی لیاقت
 اور کارگزاری پر گہنڈ ہے بلکہ ہکو اس امر پر ناز ہے کہ ہم ایسے بادشاہ
 جہاں کے سایہ عاطفت میں پرورش پا رہے ہیں اور اپنے اغراض میں

کامیاب ہوتے جاتے ہیں جنکے اخلاق اور مراحم اور ہمدردی اور
 اور انصاف پسندی و شجاعت اور نڈل اور بندہ پروری و مہمان نوازی
 و کریم النفسی کی نظیر دنیا میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی ہے۔

اے ہمارے آقا۔ آج کار و زہارے لئے فخر و مباہات کا دن ہے
 کہ ہیکو یہ پہلا موقع نصیب ہوا ہے کہ ہم اپنے مالک کے سامنے
 بہ کمال ادب اپنے خیر خواہانہ اور وفادار نہ جوش طاعت و محبت
 اور الفت کو پیش کریں اور اپنے مالک کی قد مبوسی کر کے سعادت
 دارین حاصل کریں۔ اور صدق دل سے دست بدعا میں کیا یا رب العالمین
 ہم کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو ہمیشہ حضرت پیر و مرشد کی غلامی و
 جان نثاری میں وفاداری کے ساتھ ثابت قدم رکھے۔ اور ہمارے
 آقائے ولی نعمت کا سایہ ہما پایہ جب تک مہربن ضوا اور گلون میں بو

اور بومین نیک اور موتی مین چمک ہے ہمارے اور ہماری خلاف کے
 سرونپر قائم رکھے۔ اور حضرت پیرو مرشد کے دوست اور ہوا خواہ
 خوش اور دشمن پائمال رہیں۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اسپیچ حضور پر نور خلد اللہ ملکہ

بجواب اڈریس نوجوان معززین

مترشدہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ ہجری

اے میرے نوجوان معززین

میں نے تمہارے اڈریس کو بھی بڑی دلچسپی کیساتھ سنا۔ علی الخصوص
تمہارا یہ بیان میری مسرت کا باعث ہوا کہ تم نے اپنے علم کی ترقی کی
نسبت میری نصیحت دیا کہ کو اپنا دستور العمل بنایا ہے اور تمہارے
تعلیمی شوق و ذوق کے عمدہ آثار عام امتحانوں کے تلیج سے
نمایان ہیں۔ اس سے میں تمہاری اوسبات کا کامل ثبوت پاتا ہوں
کہ تمہارے دلون میں میری نسبت عقیدت ایسی جاگزین ہے کہ میری نصیحت

بفضلہ تعالیٰ فوراً کارگر ہوئی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم سب کو
 بھی بخوبی جانتے ہو گے کہ انسان کے لئے وہ قدر و منزلت چندان
 مفید نہیں ہوتی جو اس کو اپنے خاندان کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے
 بلکہ وہ قدر و منزلت زیادہ تر نمایاں ہوتی ہے جو ذاتی علم و لیاقت سے
 ملتی ہے۔ لہذا تمہاری کوشش ہمیشہ اس امر کی طرف مائل رہی ہے
 کہ تم میں سے ہر ایک عرفی شیراز کے مانند ہر وقت یہ فخر کر سکے کہ

المنہ مدد کہ نیازم بہ نسب نیت	اینک بشہادت طلبم لوح و قلم را
-------------------------------	-------------------------------

مگر تحریر میں نیک و بد کا خیال اور احتیاط ضرور چاہئے یہی قلم
 راہ مقصود کیواسطے عصائے موسیٰ ہے ورنہ یہی کاتب کے حق میں
 تیر قضا ہے۔ یہی سیاہی غیرت زلف شبنم ہے۔ ورنہ یہی
 تیرگی نعت و اثر و ن ہے۔ یہی کاغذ صفحہ پشانی اقبال ہے۔

ورنہ یہی آسمان ادبارِ ملال ہے۔ قطعہ آصف۔

نوجوانانِ ملک کا گلشن	مجھ کو فرحت ہوئی جو دیکھا آج
انکو شاداب رکھے چرخِ کہن	نونا لالِ باغِ دہرِ مینِ یہ
انکو حاصل ہوں وہ نہروہ فن	اب جد سے بھی اپنے ہوں لایق
فتنہ و آفتِ زمین و زمن	دورانیے رہے ہمیشہ کو
اپنے آقا کا چھوڑ کر دامن	غیر کے دستگیر ہوں نہ کبھی
وہی زیبا ہے انکا چالِ عین	چاہئے جو امیرِ زادوں کو
جقدر ہے دلوں میں حبِ وطن	سلطنت کا ہو پاس اوس سے سوا
یہ ریاست ہے آفتابِ دکن	اس کا سب باعثِ فروغِ رہین

یہ ہدایت بھی ہے نصیحت ہے
رکھو آصف کا یا دل سے سخن

نوان اڈریس منجانب برہمنان دکن

جسکورا جہراے رایان بہادر امانت و نیت نے
پیشگاہ اقدس و اعلیٰ مین پڑ بکر سنا یا۔

اے ہمارے بادشاہ ذی جاہ۔

ہم برہمنان ساکنان خوشا نشان ریاست ابد مدت حضرت خداوند نعمت
مدظلہ العالی تعالیٰ کی حضور مین حاضر ہو کر چوتھیوین سالگرہ مبارک
کی تقریب مین پیشگاہ اقدس و اعلیٰ مین تہنیت نامہ گزرائیکی
بے مثل و بے بہا غرت حاصل کرتے ہیں اور اپنے اعلیٰ حضرت
قدر قدرت کی شانمانہ غایت اور خمر و انہ شفقت کاتہ دل سے
شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ پیرو مرشد نے ہمکو اپنے اطہار جان شامی
اور وفاداری کا موقع خاص عطا فرمایا۔

ہمارے مذہب کے کتب مقدس کی رو سے عبادت الہی اور اپنے
 آقا ولی نعمت کی ترقی عمرو جاہ و جلال کی دعا گوئی ہمارے
 اعلیٰ ترین فرائض قرار دیئے ہیں۔ ہمارے قوم کے لکھو کہا
 اشخاص حضرت کے سایہ عدل و انصاف میں اپنے ان فرائض
 کے انجام دہی میں بلا مزاحمت غیرے و بلا مداخلت احد سے نہایت
 امن و آسائش سے سرگرم و مصروف رہتے ہیں۔ حضرت نے
 اونکو دوسرے اشخاص کے دست رس ہی سے محفوظ نہیں فرمایا
 بلکہ اکثر لکھو کھابیکہ زمین بشکل نعام اگر بارو جاگیر عطا فرمائی ہے
 اور لکھو کہا سالانہ زر نقد اونکو خزانہ شاہی سے دئے جاتے ہیں
 تاکہ وہ اون اعلیٰ فرائض کے انجام دہی میں مصروف رہیں۔
 اسطور پر فکر معاش سے فارغ البال ہو کر ہماری قوم کے یہ لوگ

ہمیشہ خداوند نعمت کی ترقی عمر و دولت و قیام سلطنت کی واسطے بارگاہ

ایزدی مین دست بد عارستہ مین۔

اے ہمارے بادشاہ ذی وقار۔

یہ سلسلہ مسلمہ ہے کہ بادشاہ وقت اپنی ہر قوم کی رعایا کو سومی نگاہ سے

دیکھا کرے۔ گو عموماً بادشاہان سلف نے اس سلسلہ کی پابندی کو حتیٰ الامکان

ملحوظ رکھا ہے مگر یہ حضرت ہی کا حصہ خاص ہے کہ حضور انور کے طبقہ

رعایا کے مختلف فرقوں اور اقوام میں کسی قسم کا امتیاز نہیں کیا جاتا

اور ہر ملت اور ہر مذہب کے اشخاص کے حقوق و مرفق بدرجہ

مساوی شمار کئے جاتے ہیں۔

حضرت کی ریاست اہدیت میں ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی

وغیرہ کے بعدون اور دیولونکی بلا امتیاز قوم و ملت زمین و زر سے

اعانت ہوتی ہے۔ عدالتوں میں ہر فرقہ و ہر قوم کے حقوق کا تصفیہ
اون کے خاص قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ سرشتہ تعلیم
سے مدارس جملہ اقوام کے بچوں کی تعلیم و تربیت کیواسطے کھلے ہوئے
صیغہ ملازمت میں ہر قوم کے لوگ بلا استثناء صرف بلحاظ حقوق
ولیاقت داخل کئے جاتے ہیں۔ ایک جانب تو اہل اسلام کی مسجدوں
خانقاہوں اور درگاہوں وغیرہ کیواسطے معاشین مقرر ہیں اور
دوسرے جانب ہنود کے نہار مادیولوں اور مٹھوں کو جاگیرات
والنعمات عطا کئے گئے ہیں۔

قوم برہمن کا وہ فرقہ بھی جس نے اہل قلم کا پیشہ اختیار کر لیا ہے
حضرت کے عہد معدلت مہد میں اپنے پیچھٹوں میں مفتخر و ممتاز ہے
حضرت خداوند نعمت کے فرقہ امرا و جاگیرداروں میں متعدد برہمن

شریک ہیں جنکو لکھو کہا اور ہزار ہا روپیوں کی جاگیریں عطا ہوئیں
 اس فرقہ کے متعدد اشخاص اس وقت اعلیٰ ترین خدمات پر سرگرم ہیں
 اور بہت سے لوگوں کو خدمات سرشتہ داری جمعیت و منصب وغیرہ
 بطور میراث آبائی عطا فرمائے گئے ہیں۔ اور ان کے سوانہزار ہا
 آدمی بڑی اور چھوٹی خدمتوں پر مامور ہیں اور یہ نہایت قوی دلیل
 اس امر کی ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی نظر انور میں ہر طبقہ کی رعایا
 یکساں ہے۔

بحر طرح قوم برہمن کے ایک فرقہ کا کام یاد آگئی میں مشغول رہ کر اپنے
 بادشاہ کی واسطے دعا کرنا ہے۔ اسی طرح دوسرے فرقہ کا کام اپنے
 خدمات کو دیانت و امانت لیاقت سے انجام دیکر اپنے بادشاہ کی
 نیکنامی اور ہر دل غزیری کو ترقی دینا ہے اور اس طور پر دونوں

فروق کے اغراض متحد ہیں -

ہم برہمن لوگ عموماً حضرت کی رعایا خاص اور نکلخوار آبائی ہیں۔ ہمارے
 بزرگوں نے جو حق نمک ادا کیا اور ناچیز خدمات انجام دیں ان کے
 صلہ میں لکھو کہار و پیہ کے جاگیرات و مناصب عطا ہوئے ہیں
 جو حضرت کے مراحم خسروانہ سے اس وقت تک ہم پر جاری ہیں۔
 ہم اس موقع پر اون تین اعلیٰ خاندانوں کا تذکرہ کافی خیال کرتے
 ہیں جنکے خدمات کی قدر شناسی وقتاً فوقتاً سرکار ابدیادار سے
 ہوتی رہی -

راجہ رائے رایان بہادر امانت و منت کے مورث اعلیٰ موروثیت
 حضرت مغفرت مآب کے ہمراہ رکاب آئے تھے۔ اس وقت سے
 یہ خاندان اپنے اعلیٰ درجہ کے خیر خواہی و جان نثاری و فدا داری کے

صلہ میں مورد عنایات شاہان دکن رہا ہے اس خاندان کے متعدد
 راجگان خدمت پیشکاری سے سرفراز ہوئے ایک موقع پر راجہ شامراج
 کو خدمت مدارالمہامی کے اہم فرایض کے انجام دینے کا فخر بھی عطا
 فرمایا گیا اور دفتر دیوانی تو پشت پائے پشت سے اس خاندان میں
 چلا آ رہا ہے۔ غرض کہ یہ خاندان ہمیشہ اقسام کے جاگیرات و خدمات
 و مناصب و مراتب و لوازم شاہی اور وطن سردی پانڈیہ گری وغیرہ
 ممتاز و منفخر رہا ہے چنانچہ اب تک وہی نوازشات شاہانہ اور وہی
 مراعات خسروانہ منظور نظر اور خداوند نعمت ہیں۔

راے وینایک راو صاحب کا خاندان بھی ابتدا سے مورد عنایات
 شاہی رہا ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ وٹھل سندر پرتاب
 و نت راجہ بہادر نے جو بھد نواب غفران آباد وزارت کے سرفراز تھے

جنگ کھڑوہ میں جو اہم خدمات انجام دیں وہ تاریخ دکن میں یارگار رہیں گے
 دولت ابد مدت نے بھی اس خاندان کے خدمات کو ہمیشہ شامانہ
 الطاف کی نظر سے دیکھا ہے چنانچہ دوراجگان یعنی راجہ جہنارا پرتاب^{ونت}
 بہادر و راجہ گنیش راو بہادر خدمت اعلیٰ مدارالمہامی سے سرفراز ہوئے
 اور پیشکاری کی خدمت بھی اس خاندان میں رہی ۔

راے رگھوتم راو صاحب کا خاندان بھی ہماری قوم کا ہمیشہ سے
 مورد عنایات خسروانہ رہا ہے چنانچہ راجہ رگھوتم راو بہادر پیشکاری کی
 خدمت سے بھی ممتاز ہوئے تھے اور راجہ گوپال راو بہادر نے
 زمرہ اتالیق میں شریک رہنے کا افتخار حاصل کیا تھا ۔

غرض اس مراہم خسروانہ و قدما پروری کا ایک مستقل اثر تمام قوم
 برہمن پر پڑا ہوا ہے اور ہم لوگ شب و روز صبح و شام حضرت پیروشد^{مدظلالہ}

کی ترقی عمرو دولت جاہ و جلال کی واسطے دست بدعا رہتے ہیں۔
 جس قوم کے ارکان کی اس درجہ عزت افزائی سرکار ابدی اُمداد سے
 ہوئی ہے جن لوگوں کی رگوں میں اون بندگوں کا خون جوش رہتا ہے
 جنہوں نے بادشاہان نامدار کی خدمت گزاری اور حق نہک کرنے میں
 اپنی جان تک کو قربان کر دیا۔ اونکی اولاد بھی حضرت خداوند نعمت
 کے تحت سلطنت کی خیر خواہی و جان نثاری و وفاداری میں بسر و
 بہتہ حاضر ہے اور ہم پیشگاہ خداوندی میں نہایت عجز و ادب کیساتھ
 عرض پرداز ہیں کہ ان امور میں ہم لوگ کسی دوسری قوم کے بہائیوں
 سے جنکو حضرت اقدس و اعلیٰ کی رعایا ہونیکا فخر ہے سپاہ نہیں ہیں
 اور چہ طرح حضرت پیرو مرشد کو ہمارے آبائی اور قومی حقوق کے
 حفظ کا ہمیشہ خیال مد نظر رہتا ہے اوسے طرح ہم لوگ بھی نیکو کاری

و اطاعت گزار می ادا کرنے میں ساعی رہتے ہیں -
 اب ہم اس عا نامہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ یا الہی ہمارے
 بادشاہ ذیجاہ کو عمر خضر کی نصیب ہو اوسکی آل و اولاد شان
 و فرحان رہے اوسکی دولت و ثروت جاہ و جہت میں ترقی ہو -
 اوسکی رعایا سرسبز و شاداب رہے - اور اوسکی سلطنت تا ابد قائم
 رہے - آمین ثم آمین -

ایسیح حضور پر نور بچا بابا ڈریس برہمنان

متر شدہ - ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ

اے میری دعا گو قوم برہمن

میں تمہارے اڈریس کی بھی قدر کرتا ہوں۔ میں ابا کے سنتے سے
 بہت خوش ہوا کہ تم اپنے آبا و اجداد کے عمدہ جادہ پر ثابت قدم ہو۔
 اور عبادت الہی کے بعد اطاعت شاہی کو اپنا فرض عین سمجھتے ہو۔ یہی
 جادہ تھا جسکی وجہ سے ہند کی اکثر ریاستوں میں تمہاری قوم والے
 رئیس کے پاس سرفراز رہے۔ اور حیدر آباد کی تاریخ میں بھی اس قسم کی
 سرفرازیوں کے چند عمدہ نظائر خود تمہیں بیان کئے ہیں۔ پس
 میں بطیب خاطر تمہارے اس صادق دعوے کو قبول کرتا ہوں کہ

تم ہی اپنے فرض نکلواری و اطاعت گزاری میں میری رعایا کے
کسی دوسری قوم سے کچھ کم نہیں ہو۔ قطعہ آصف

<p>بڑا خیر خواہوں کا جلسہ ہے بہاری مالت سے ہر ایک رستگاری کہ معلوم ہے انکی خدمت گزاری بغیر اسکے بدنام ہوا ہلکاری رہے خیر خواہوں سے یہ خیر جاری ہنیں خوب انجام غفلت شعاری نہو گی طبیعت کسی فن میں عاری دبیر فلک کا ہی ہے کام جاری کرے پرورش اور آصف تہاری</p>	<p>خوشی کی ہے ساعت خوشی کا زمانہ سر سے ہر ایک پابند عشرت مجھے کیوں نہ ہو پاس بلخو خانکا شریفون کا شیوہ دیا ہے بیشک کرین مالک ملک کی خیر خواہی ہر اک کام میں ہوشیاری ہے لازم قلم کیا علم کیا اگر مشق ہوگی قلم ماتہ سے اوسکے کب چھوٹا ہے چلو اس طریقے پر ایسی روشنی</p>
--	---

دسوان اڈریس گذرانیدہ پارسیان

بنام خداوند جان و خرد کرین برتر اندیشہ برنگذر

حمد وافر و ثنائے متکاثر دادار یکتا و آفریدگار بے ہمتا و خداوند
ارض و سما را بکل حال لایق بہنووار کہ جمیع موجودات و ملکوتات
ارضی و سماوی را بیک لفظ کن ایجاد از ممکن عدم بجلوہ شہود و بروز
آورد و بقدرت کاملہ و حکمت شاملہ خویش ملوک عالیشان و سلاطین
رفیع مکان را بر مثال روح در قالب و بجائے سر بر فوق بدن قرار داد
بر جمیع بندگان برتبہ سروری و برتری ممتاز و سرفراز فرمود و در ضمن
آن چنین حکمت لطیف بکار بردہ کہ بندگان خدا سربائزہ اطاعت
و فرمان برداری نہادہ و زیر سایہ نصفت و معذلت شان پرورش

و تربیت پذیرند تا سعادت دنیوی و اخروی بحصول انجامد - شاید حال
 و موداین مقال حال فیروزی مال هایون فال اعلحضرت قدر قدرت
 قضا توان دارا دربان فریدون حشمت سکندر شوکت کسری ملت
 شاهی شاه جم جاه سلیمان بارگاه ملائک پناه رینده تاج و تخت آصفیه
 ممالک محروسه دکن زینت بخش سیر و اقبال بے زوال ملخص کلام اینکه
 بافضال آسمی و الطاف ربانی درین زمان راحت افزائے دلکشائی
 سرت انما جشن هایون فال یوم المیلاد با اسعاد نیک نهاد سعادت
 اندوز و بزم فیروزی توام آنخداوند تاج و تخت ملک دکن بهر کوی
 و برزن و بهر جائے و سکن با هزاران فروزیه مرتب گشته
 و بهر گوشه آواز همدحت و ثنا و تحیت و دعائے این بادشاه جم جاه
 دولت پناه با وج مہر و ماہ رسانیده - چنانچہ شرح آن بیرون

از حوصله قلم و زبانست - بیت

اندین جشن مستر بخش فرحت آتماء	آفتاب از آسمان گوید مبارکباد
-------------------------------	------------------------------

سیماسه طالع و سعادت مندی زمره فارسیان عبودت اقتران
 است حضرت زردشسته که از مدت مند و عهد بعید - یعنی از زمان عهد
 اقتران حضرت مغفرت آب انار الله برمانه - الی این عهد فرخنده
 مهد مقدس بندگان عالی متعالی مد ظله العالی بر شمال هر گروه و طائفه
 دیگر با ارا مل و ایام شان پرورش یافته آلا خوان احسان
 و اتمنان دولت جاوید مدت آصفیه میباشد - و بعین نوازش بیدریغ
 خسروانی بعهد جلیله دولتی و مناصب فخمیه ملکی سرفراز و کامیاب
 بوده ایام ولیایی را بشاد کامی و رفاه تمام مصروف دارند - بهر حال
 این چاکران ارادت سگال همگی دم به خواهی و فرمانبری اخلاص کشی

سرکار عالی سیزند و شب در فردست بدرگاه اقدس جناب باری بلند و
 وظائف دعا گوئی و ثنا خوانی این خدیو بے مثل و بهمان بزرگان
 شان جاری و دائر بیت تاجدار خانہ دنیا بماندستقیم شاه ما محبوب دکن
 باد یارب تاجدار بارے درین وقت سعادت انتمار و ساعت
 نصرت اقتدار این خاکساران جان نثار همین سپاس نامہ صدق ختمائے
 بر سبیل تبریک و تهنیت گذرانیده متوقع بمراحم بیدریغ خداوندی
 کہ این بضاعت مزجات مطبوع طبع لطیف استادگان پایہ سیر
 قبلہ عالم شود - آہی نخل عاطفت عالی لایزال و سایہ ہما آسانی
 مبارک عالی بر مفارق کل رعایا و برایا خاصہ بر عجزہ و ضعفاء تالیوم^{النہ}
 موید و مخلص و مہر عالم انس و زجاہ و دولت روز افزون
 دودمان عالی تبار و خاندان ذوالاقتدار آصفیہ تا ابد الدہر

چون آفتاب عالم تاب روشن و منور باد

یارب این سال صد هزار دیگر	باد فرخنده بار بار دیگر
---------------------------	-------------------------

آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین

اسپچ حضور پر نور خدا شد ملکہ بجواب اڈیس پاریسیان

مترشدہ ۲۵۰۰ رجب المرجب ۱۳۱۴ھ

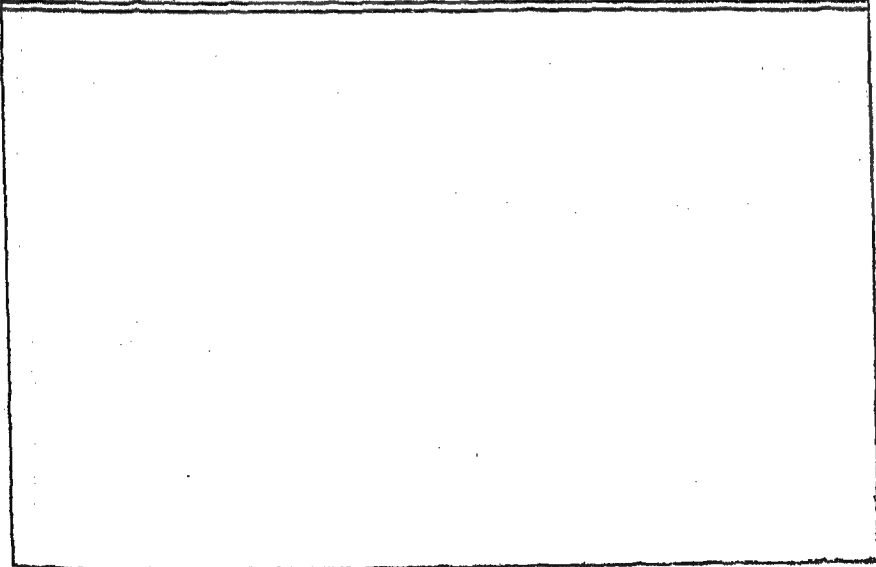
اے وفا کیش عقیدت اندیش اعیان قوم پارسی
 بہر طیب خاطر یکہ اڈیس شمار پسندیدہ و ہمیزان تصور
 سنجیدہ - و درست پاییدہ ام - از ان بر شما خود بخود ظاہر و باہر خواهد بود
 کہ من این اطہار و فاداری و عقیدت شعاری شمار تا چہ قدر میدانم
 و مقدار وقع می نہم - من میدانم کہ در مردمان شما علی العموم چنان
 قابل تحسین و آفرین مادہ زحمت کشی - و ریاضت کیشی موجود است
 کہ بہر طرف روئے آورد - از جد و جہد خود در ہر حرف و پیشہ خود را
 بیش و ممتاز و در اقران سرفراز میازد و من بسیار خوشم از نیکو

ملکت من سر بر آورده و خاندانی مردمان شما از قدیم الایام مقیم اند
 و بر جاده و فاکستری و عقیدت پروری مستقیم اند - گذشته از قومی
 اتفاق و علاوه بر کثرت وفاق شما با دیگر رعایای من نهایت آسایش
 و خلط و ملط می نمایم ازین جهت من بسیار از شما خوشم و زیاده پسندیده
 خاطر من است - همیشه مرادین باب اطمینان کامل بود و از ادریس شما
 مرا یقین شد که در شما فطری با موده محنت و بیاضت جلی موده و فاشکاری
 و تابعداری نیز موجود است و ازین خصال اربعه بهتری حال شما مشهود است
 من شما را یقین میدانم که تا شما باین خصال اربعه خود را موصوفه نایید
 همیشه مورد خوشنودی من خواهید بود و ترقیات و بهبودی شما دوا ما
 بدل منظور است خواهد ماند -

وفاداری و تابعداری و حرمت بیاضت	تقرائست و رگیتی که آنها بخود دانست
---------------------------------	------------------------------------

<p>وگر از بهمنان پسی نظر کن حالت اقران هزاران گوی از بخت بودستند از میدان خدا تمام نعمت کرده بر ایشان بپزیشان شود ممتاز از شیخ ز حیوان و همه کوان که شد زان در بر عیون یوسفی منف الاخوان</p>	<p>گر از پیشینان خویشی نگرد و سیرت ایشان باین اوصاف مردان خردمند و بزمندان کسان را که داند از حواس باطنی بهره مرامت طور اوصاف مذکور اوصاف عالم همه اولاد یک کس بود و اما از ریاضت شد</p>
--	--

<p>بحسن ظاهر و حسن باطن بین با و صافش کزین اوصاف شد آخر عمر خلاق در کنعان</p>	
--	--



اڈریس

حکما و ڈاکٹر ان سنیافتہ شرکائے دکن الیوسی الشین

جواب اڈریس

از حضور پر نور اعلیٰ حضرت بندگانعالی دامت لکۃ

قصیدہ مدحیہ و عائیہ

گذرا سیدہ

لقمان الدولہ اسٹاف سرجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در خور دهنزار آفرین ست	شاهی که پناه ملک و دین ست
گلدهسته بوستان دین ست	نوباوه خاندان ملک ست
هم نقد خلیفه زمین ست	هم نسل شهنشہ زمان ست
تا بنده چو نورش از چین ست	آئینار و لائیل سعادت
انصاف تو کو کب یقین ست	در ملک جهان بفر شاهی
فیروزه چرخ چون نگین ست	در خاتم تدر او نهفته
سدایت و لیک آهین ست	تبعش بمیان کفر و سلام

سیر آراء ملک کن - یکتای سلاطین زمن
 ماہر نکات ہر علم و فن - سایہ رب ذوالمنن

سلطان ابن السلطان حضور پر نور رستم دوران ارسطوی
 زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک اعلیٰ حضرت
 نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر آصفجاہ
 سادس۔ جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ خلد اللہ
 ملکہ وادام اللہ سلطنت۔

سید الحمد کہ پھر ہم جان نثار و نمکوار حکما و شرکائے دکن
 میڈیکل ایسوسی ایشن کو اپنے ولی نعمت کی چوتیسویں سالگرہ
 مبارک کی تقریب میں اداسہ تہنیت و اڈریس گزرا تھے
 افتخار حاصل ہوا۔

اے ہمارے قدردان پادشاہ ایک مدت کی تمنائے
 مبارک باد و سپاس گزاری جو ہمارے دلوں میں شکن تھی

وہ سال گزشتہ اوس حسن و خوبی سے برآئی جس کا اب تک
 ہماری چشم مسرت بین میں سما بند ماہو ہے۔ وہ جشن شامانہ
 وہ الطاف کریمانہ اور وہ ہمارا ایک دل یک زبان ہو کر
 اپنے مالک کی شناخت کرنی اور اوس کے جواب میں
 کمال مسرت و خوشنودی سے اپنے ہمایون اسپرچ میں ہم
 ناپیروز کی قدردانی و منسرت افزائی اور ہم ہیچدان اطباء کو
 حاذق و لقمان وقت کے خطاب کی سرفرازی نے
 از بس وارفتہ و شیدا کر دیا۔ اوس روز سے آج کے دن کا
 انتظار بے حد پیدا ہو گیا۔ ہمارے دیدہ نادیدہ نے اس
 موقع خوش منتظر سے قطع نظر نہ کر کے اس امتداد زمان کو
 طرفۃ العین میں طے کر دیا پھر وہی رنگ و ہیچن کا

سامان ہے آج جلوہ افزا وہی شاہنشہ و نشان
 ہے آج اسے بادشاہِ عدل گستر اس سال بھی اجازت
 تہنیت و ثنا خوانی نے بہکاوہ شرف و افتخار بخشا ہے کہ جسکی
 مسرت و شادمانی کا حال نہ فقط ہمارے بشرے سے عیاں ہے
 بلکہ فجوائے الطائر عن عنوان الباطن ہر ایک دل و جان سے
 ثنا خوان ہے اسے سلطان حق بین یہ ستائش و نیایش
 تکلف و تصنع نہیں بلکہ واقعی ہے ۔

ہر چند آپکی فرمان روائی سے ہرگز وہ محفوظ ہے مگر بالتحصیص
 اس خط اوٹھانے کا افتخار حکما کے ہی قسمت میں ہے کیونکہ
 جب ہم نظم و نسق سلطنت پر نظر کرتے ہیں تو اُسکو بالکل اوسی
 انتظام قدرت کے مطابق پاتے ہیں جو حضرت انسان کے

جسم میں جاری وساری ہے ۔

جیسے کہ روح باعث حیات ذی روح ہے ویسا ہی آپکا
مبارک وجود بھی وجہ قیام و ثبات مملکت ہے ۔

جس طرح طبیعت مدبّر بدن و معدّل مزاج ہے ۔

اے سلطان عادل آپ کی معدلت بھی اوسی کے ہم پلہ

و منہاج ہے ۔ جیسے وجود انسان میں باوجود اضداد باہمی

استمرار عناصر ربیعہ و ہر چہ را خلاط کی فراہمی موجود ہے

اوسے طرح آپ کے انتظام سلطنت نے دوست دشمن میں

اتفاق یگانہ و بیگانہ میں وفاق اور مختلف اقوام و فریق کو شیر و شکر

فرما رکھا ہے سب میں باہم ایسی ہمدردی پیدا ہے جیسے کہ

ایک عضو کو دوسرے عضو کے ساتھ ۔ بمصداق ۵

چو عضو سے پردہ آوردر وزگار	دگر عضو با رامنہ اند قرار
----------------------------	---------------------------

جب ایک کسی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے تو دوسرا اوسکا ہمدرد بدل و جان ہوتا ہے جس طرح دماغ جسم میں رئیس اعلیٰ کا مرکز ہے اور اوسکی حکومت اعتدال طبیعت کے لئے خواب و بیداری میں ہر آن یکساں ہے۔ چنانچہ خواب میں نبض کی جہنگی نفس کی آمد و شد۔ معدہ کا ہضم۔ جگر کا فعل۔ امعاء کی حرکت اور تولید خون و صفرا وغیرہ۔ اور ہر عضو کا بمصداق خدا ماصفا و دمع ماکدرا موبکار رہنا۔ طرفہ یہ کہ اسقدر کارروائی خلل انداز خواب و سکون تو کجا بلکہ ان کے افعال تک انسان کو نامحسوس رہتے ہیں۔ اسی اصول پر آپکی فرمانروائی اس سلطنت میں جاری ہے۔ ہم اپنے بستر راحت پر آرام کرتے رہتے ہیں

اور آپ ہماری امن و آسائش کے اسباب میں متوجہ اور سرگرم
رہ کر کام کرتے رہتے ہیں ہم کو خبر تک نہیں کہ ہمارا شاہ بیدار مغر
ہمارے آرام کے لئے کیا کیا انتظام فرما رہا ہے۔ ظہوری

زبیداریش خواب میں زناش	بہ چشم پاسبان نش کردہ باش
------------------------	---------------------------

جس سے بمصداق شعر حضرت مولانا سے روم۔

کار ساز ما بن کر کار ما	فکر مادر کار ما آزار ما
-------------------------	-------------------------

ہم کو بے فکری و اطمینان حاصل ہے۔

جس طرح ہر بن مو کی پرورش آنا فنا خون سے ہوا کرتی ہے
اوس طرح اسے رزاق مجازی آپ کے خوانِ نعمت سے
گھر بیٹھے ہر ایک ضعیف و نحیف کو آرام و آسائش کے ساتھ
ساتھ دور و دراز تک بے تکلیف و تکلف رزق پہنچا باعث

حیات ہوتا ہے۔ تدبیر مملکت انسانی کے لئے جس طرح حواس
 خمسہ یعنی بصرارت۔ سماعت۔ شامہ۔ لامسہ۔ ذالیقہ
 ضرور و بکار خود مامور ہیں۔ اوس طرح اشتظام سلطنت کیلئے
 حکومت۔ عدالت۔ فراست۔ شجاعت۔ سخاوت۔ یہ پانچ
 چیزیں آپ کی ذات خجستہ صفات میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ
 نے بطرح ہم کو بصرارت و بصیرت کی وسعت دی ہے اوس طرح
 ہم اپنی نظرون میں آپ کے عرصہ حکومت کو وسیع پاتے ہیں۔
 چشم مروت و دور بینی و عاقبت اندیشی عین آپ ہی کی ذات
 مبارک کے لئے زیبا اور آپ ہی کی حکومت میں پیدا ہے۔
 سماعت و عدالت با یکدیگر لازم و ملزوم ہیں۔ خداوند نعمت
 جو کان انصاف و معدن عدل میں داد خواہ کی فریاد بگوش

حق نبوت شمع سماعت فرماتے ہیں انسان قوت شامہ سے
 ہر ایک شے کی حقیقت و ماہیت دریافت کرتا ہے۔ اسی طرح
 آپ اپنی قوت فراست سے ہر امر کو غور و خوض فرما کر حق باطل
 کو امتیاز فرماتے ہیں۔ شجاعت کو خس لمس سے اس لئے تعلق
 ہے کہ شمع وہی ہے جو احساس نامرغوب و ناگوار ری گرم و سرد کا
 متحمل ہو کر اپنے جسم و جان پر سختی و جفاکشی اوٹھائے اور آرام
 طلبی سے درکنار رہے۔ نفس کشی جفاکشی عین دلیل دلیری
 و بہادری ہے جو اس ذات مبارک میں موجود ہے۔

سخی کے لئے سخاوت طعم خوشگوار ہے۔ زبان بذل کو ذائقہ
 کرم ہی تملذذ کرتا ہے۔ بحمد اللہ جی طرح آپ کو ان پانچوں
 اوصاف سے بہیت مجموعی تملذذ حاصل ہے اسی طرح آپ کی

رعایا بھی آپ کی ہر ہر صفت سے محفوظ ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ روح شہنشاہ اقلیم جسم ہے جسکا دار السلطنتہ
دل ہے اور اسکی مشیر اعظم عقل ہے جو دارالامارت و مانع
مین بامداد اخبار و اس خمسہ ظاہری و باطنی ریاست مملکت جسم کو
منتظم کرتی ہے۔ اوسیطرح ذات ظل سبحانی توجہ ذاتی کلیات
و خبریات ریاست کو بآئین بہین انجام فرماتی ہے۔

جیسے ہر مرض کا منع و دفع طبیعت کا کام ہے۔ اوسیطرح آپکے
مات ہمارے آفات و تکلیفات کی روک تھام ہے جب کسی عضو پر
کوئی ضرر واقع ہوتا ہے تو جاسوس حساس فوراً دماغ کو
خبر دیتے ہیں اور وہاں سے دوسرے اعضا پر اس کے
دفعیہ کے لئے حکم نافذ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب

کسی مظلوم پر کوئی ظلم پہنچتا ہے تو بچر دستغاثہ اوسکا تدارک
ارا کین سلطنت کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔

بیا کٹریا لو جٹ یعنی حکماء اجرام شناس نے جو منظر الغرائب
ہیں بمصدق عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اکثر امراض کے منع
و دفع کے لئے ٹیکے کی ترکیب نکالی ہے جس سے جیاب
خلق خدا۔ سم سگ دیوانہ۔ مار گزیدہ۔ کمان بانی۔ چیمپک
ہیضہ۔ طاعون وغیرہ کے اثر سے محفوظ رہو جاتی ہے ہر وقت
ٹیکے کا سامان تازہ مہیا اور موجود رہنے کی غرض سے دیگر
حمالک میں بڑے بڑے انسٹیٹوٹ قائم ہیں گو اسی عہد ابد
مہد میں یہاں بھی بغرض رفاہ عام ایک عمارت قائم ہو۔ مگر ہم
اپنے حسن عقیدت سے پورے مطنین ہیں کہ ایک بڑا انسٹیٹوٹ

ہمارے ولی نعمت جان عالم کے دل میں ہماری خوش قسمتی سے
 اوس جہان آفرین نے بنا فرمایا ہے جس میں نہ فقط علاج امراض
 کا اسباب فراہم ہے بلکہ ہماری عزت و جان و مال کے آفات
 و بلیات کے دفع و منع کرنے کا سامان بھی ہر آن فرمان مہیا
 و موجود رہتا ہے جو خطرہ ہمارے لئے خاطر مبارک میں پیدا ہوتا ہے
 وہ ہر ارگو نہ ایک ایک ٹیکے کے اثر سے برتر و بالاتر اور وہی
 باعث عزت و جان بخشی خانہ زادان ہے۔ کیونکہ حافظ حقیقی نے
 آپ کو ہماری دیوار صحت کا پشتیان اور طوفان علت کا
 کشتیان گردانا ہے۔

اس سال بھی رعایا کی حفاظت جان کے لئے بندوبست طاعون
 میں آپ نے بصرف زرخیز دریغ نہ فرمایا اور قلمرو دکن میں اس

خوش اسلوبی سے اہتمام رکھا گیا کہ نہ رعایا بے دل ہوئی نہ کیوں
نقصانِ جان و مال پہنچا۔

پروفیسر ہافکن کے ایجاد میٹیکے سے ہزاروں جانیں مرض
طاعون سے محفوظ رہیں۔

اے خداوندِ نعمت اپنے فن میں ہم کو فخر و مہابت کیونکر حاصل ہو
کہ آپ کے عہد مبارک میں قلم و آصفی کے نخلِ تعلیمات کی شاخ
طبابت اس قدر سرسبز و سر بلند و شمر ہے کہ آپ ہی اپنی نظیر ہوگی
یونانی اطباء کی تعداد بہ نسبت سنین ماضیہ اس عہد مبارک میں
نہایت نیک نامی کے ساتھ بڑھی ہوئی ہے علیٰ ہذا اقیاس
مہان کے میڈیکل کالج کے پاس شدہ ڈاکٹر و ڈریسر کا اندازہ کیا جائے
تو دیگر فنون میں کامیاب شدہ طلباء سے بدرجہ اولیٰ بڑھا ہوا ہے

جب سے زبان انگریزی میں تعلیم شروع ہوئی یہاں کی تعلیم کی مدت ولایت میں ڈگری حاصل کرنے کے لئے مقبول و محسوب ہوا کرتی ہے چار ڈاکٹر خانہ زاد بہ صرف سرکاری ولایت کے ڈگری یاب ہیں۔ اور چار طلباء اسی فن کے بغرض تعلیم تو خالص خداوندی اسوقت ولایت میں موجود ہیں۔

یہاں کی طبی تعلیم کی ترقی سے یہہ امید کیجاتی ہے کہ یہاں کے اطباء مثل ہندوستان کے دوسرے یونیورسٹی کے ہم پلہ نفر مائین بلکہ تعلیم ولایت کے برابر شمار کئے جائیں یہ عندلیبا گلشن علم و فن جہاں پر پرزے نکالے ہیں وہیں ہوش سنبھالیں اور اپنے ہی چمنستان میں نعمہ خوان و ترنم کنان رہیں تو بہتر ہے۔ خداونعت حضور پر نور کی سالگرہ مبارک کی تقاریب جشن سعید

اس عالم میں کس حسن و خوبی سے نیرنگیاں پیدا کی ہیں کہ ہر ایک کے
خون ورگ و پے میں ایک فطرتی مادہ جوش زن ہو گیا جس سے
آسائش خلق اللہ کے اغراض برآمد ہو نیکا ذریعہ مل گیا اور ہر کس
و ناکس کا خیال ہمدردی انسان و خوشنودی سلطان میں مضرو
ہو گیا۔

اعلم حضرت قدر قدرت نے گزشتہ سال اپنے مبارک اسپرچ میں
یہ ارشاد فرمایا ہے کہ (میں تمہاری کوششوں کی قدر کرتا ہوں
اور مجھے اس کے سننے سے بہت اطمینان ہوا کہ تم اپنی کوششوں
میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور کامل کامیاب ہو نیکی
دلی خواہش رکھتے ہو) اور ایک جاے یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ
مجھے یقین ہے کہ تم اپنی ودیعت کی ذمہ داریوں کو پورا

کر کے میری خوشنودی حاصل کرنے میں دریغ نہ کرو گے۔

اے سلطان قدر شناس ان جان بخش و روح نسا

الفاظ کی معجون نے ہمارے دل و دماغ میں ایسا کچھ مفرح

و مقوی اثر پیدا کیا ہے کہ جس سے ہر خطہ ہماری طاقت و توان

کو ترقی نصیب ہے۔ چونکہ اوس حکیم مطلق نے آپ کو ظِلّ

سبحانی گردانا ہے تو آپ کی ذات مبارک بھی حکمت سے

خالی نہیں جیسے کہ آپ حاکم حکام ہیں ویسا ہی حکیم الحکما بھی ہیں

ہمارے ہر مرض کی واسطے ایشاہ درماہج	سیحاکے میسحا اور لقمان کے بھتیجان ہو
------------------------------------	--------------------------------------

اسی ارشاد کے اصول پر بغرض مہودمی و آسائش خلق اللہ

و افادہ علمی و ترقی تجارت آپ کی سالگرہ مبارک کی تقریب میں

مامانہ رسالہ بنام (دکن میڈیکل جرنل) ممبران دکن میڈیکل

ایسوسی ایشن نے بغایت شوق جاری کیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر ہی
 ویونانی۔ تجربات اور اخبارات طبی کے ماخذاور موسمی کیفیات
 شامل ہیں جو ہنوز اس گلشن سلطنت کے چنستان حکمت کا ایک
 نورستہ نہال ہے۔ اسید کیجاتی ہے کہ بآبیاری و در افزائی
 خدوانہ ایک درخت سرسبز و سرملبد شمع و سایہ دار ہو جائیگا
 جس سے نہ فقط ملکی فیضیاب ہوں گے بلکہ دوسرے مالک
 کے حکما بھی اس سے پھل پائیں گے اور احسن نتیجہ پاکر معذور
 دردمندوں کی خدمتگزاری میں مصروف عند اللہ ماجور و عند اللہ
 مشکور رہیں گے۔

اے شاہ بندہ پرور یہ تقریب سالگرہ مبارک وہ ہمایون
 و مسعود ہے کہ جبکی اوائے تہنیت میں سال بسال رفاہ عام کیلئے

بلا جبر و اکراہ احدے آپ کے جان شارون سے بہ کمال عقیدت
 و مسرت ایسے ایسے نیک کام ادا ہو رہے ہیں جن سے یہ عہد ابد
 مہد اپنا آپ ہی نظیر ہو گیا۔ سلاطین ماسلف سے کوئی ایسا سلطان
 خوش تقدیر نہیں ہوا کسی سے ایسا زمانہ تسخیر نہیں ہوا۔

ستارہ سجدہ کند طلعت نیر ترا	زمانہ بوسہ دید پایہ سیر ترا
-----------------------------	-----------------------------

آپ ہی کو صادق ہے۔

اے شاہ بندہ پرور آپ کے اوصاف اور آپ کے احسانات
 کا شکریہ ادا کرنے کا زبان و قلم کو یا را نہیں اور یہ مقدور ہمارا نہیں

از دست و زبان کہ بر آید	کز عہدہ شکر ت بدر آید
-------------------------	-----------------------

ابھی جب تک طبیعت مدبر ابدان ہے اور ترکیب عناصر
 مرکب کا لہذا انسان ہے یہ آئیہ رحمت فرق عالم پر سایہ گستر ہے

اور اعلیٰ حضرت کا آفتاب دولت و اقبال تا ابد منور رہے
 اور نو نہالانِ حدیقہ آصفیہ اس نخل سلطنت کے سایہ میں
 تاقیامت شاداب و شمر و کامیاب رہیں آمین ثم آمین

یہی مراد ہماری ہے مدعا ہے یہی
خدا قبول کرے رات دن مدعا ہے یہی

گزارندہ حکما و ڈاکٹران شرکاءے دکن مڈیکل ایسوسی ایشن
 خانہ زادان و نمکخواران دولت آصفیہ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعلیٰ حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ وادام اللہ سلطنتہ

قصیدہ مدحیہ و دعائیہ بہ تقریب سالگرہ مبارک شاہ گیتی پنا
قدر قدرت سکندر شوکت دار احشمت خداوند نعمت
من تصنیف خانہ زاد مکنوار موروثی فدوی نقمان الدلوی۔ دل

بہار آئی ہے ساقی جمع پہر عشرت کا سامان ہو

شراب و نغمہ و چنگ و رباب و سیربتان ہو

چلے وہ دور جس سے دور فکر سپر خ دوران ہو

سرور و روح ہو تفسیرِ سج جان ہو طبع جو لان ہو

مے عشرت فرا ہو جشنِ جمشیدی کا سامان ہو

سمان ایسا کہ جسکو دیکھ کر زائد ہی حیران ہو
 جو ہونی ہو سو ہو کسو ہے پروا آج ناصح کی
 کہ پیانے سے پیان ہے شکستِ عہد و پیمان ہو
 لگا دے خم کے خم لبیر میرے لب سے امی ساقی
 کہین حسرت نہ رہ جائے نہ باقی دل میں آراں ہو
 ترخم ریز مرغان چمن میں نقشہ خوان بلبس
 گھٹا گھنگور چھائی ہے مرا ہو لطفِ باران ہو
 عجب مردہ سنایا ہے صبا نے آج غنچون کو
 نہیں پہولے سماتے پہول بھی گلشن میں خندان ہو
 گرہ چو نٹیوین ہے اوس گل گلزار شاہی کی
 خوشی سے کیون نہ ہر دل ہم صغیر مرغِ بستان ہو

عیان چہرے سے ہے ہر اک بشر کے خرمی بید
 یہ ممکن ہی نہیں جوش مسرت دل میں نہاں ہو
 شرف ہر ذرہ کو خورشید تابان کا ہوا حاصل
 و فور عیش سے وہ بھی نہ کیوں مہر درخشان ہو
 مجھے کرنی ہے دت اوس دُر یکتاے شاہی کی
 گہر مضمون کا جس کے زیب تاج تاجداران ہو
 لآکی سخن کے بے شمار انبار لگ جائیں
 زبان گوہر افشان آج رشک ابنیاء ہو
 شنائے شہین وہ رطب اللسان غلب البیان ہوں میں
 کہ جس سے بند لطق طوطیان شکرستان ہو
 وہ فخر تاجداران ہے وہ تاج شہریاران ہے

گداجس بارگہ کا قیصر و فقیر و خاقان ہو
 ہے اوس کے سامنے طفل دبستان عاقل و دانا
 ارسطو ہو کہ جالینوس افلاطون کہ لقمان ہو
 وہ خسرو سے ہے بالاتر وہ جم سے بھی ہے اعلیٰ تر
 تعالیٰ اللہ کیا شوکت ہے دارا جگادربان ہو
 بیا طوفان آب آہنی ہو اور خون برسے
 ہمارے رستم دوران کی گر شمشیر بیان ہو
 کرم اوسکا ہے ایسا ابرنیان ہو خجل جس سے
 سخاوت دیکھ کر طے حاتم طائی کا میدان ہو
 کروں کیا وصفِ سیفِ صفِ شکن اوس مرد میدان کا
 سرفراز سیاب و سام جس کا گوئے چوگان ہو

ہمارے ہر مرض کیواسطے اے شاہ درمان ہو
 میچا کے میچا اور لقمان کے بھی لہتمان ہو
 زبان میں کی ہے طاقت قلم میں کی ہے قدرت
 شنائے شاہ ظل اللہ کس بندے سے امکان ہو
 حلیم الطبع دریا دل کریم و منصف و عادل
 دلاور ہو بہادر ہو شجاع و مرد میدان ہو
 شہ جاد و بیان آصف تخلص شاعر گیتا
 سخن فہم و سخنور ہو سخن سنج و ستندان ہو
 رقم اوصاف ہوں کس طرح اوس مدوح عالم کے
 میری کیا اصل ہے سارا جہان جسکا ثنا خوان ہو
 دعا کیونکر بندے اعلیٰ و ادنیٰ ایسے محسن کو

جہان جگہ خدا کے فضل سے ممنون احسان ہو

سنور چہنچ پر جس روز تک خورشید رختان ہو
 خداوند ادا کن کی سرزمین کا نہر تابان ہو
 جہان تخت حکومت اوزرمانہ زیر فرمان ہو
 آگہی ملیر محبوب علیخان شاہ شامان ہو
 قیامت تک ہے سایہ فغن فضل خدا سر پر
 بنی حامی تیرا مشکل کشا تیرا نگہبان ہو
 بحق چار یار و خجستن اے آصف سادس
 قلم و ہفت کشور کا تمہارے زیر فرمان ہو
 شہا جن و پری کی بھی ہو تلو سروری حاصل

خداوندادکن کا تخت بھی تخت سلیمان ہو
 رہے جب تک الہی عرش و کرسی کی بنا قائم
 سیر آراے اقلیم دکن یہ شاہ شامان ہو
 رہے قائم یہ ملک و مملکت تدبیر شاہی سے
 مدبر و ہرین جب تک الہی طبع انسان ہو
 پہلا پہو لا رہے باغ جہان میں نخل آصف کا
 الہی تا ابد سرسبز شاہی کا گلستان ہو
 گرہ چوتیسویں کیونکر نہ ہو ہر دل عزیز امی دل
 عدو چوتیس کا مانند جان حب دل میں نہان ہو

اسپیچ حضور پور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مترشدہ۔ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ

بجواب ڈریس حکمائے دکن

اے میرے حاذق حکمائے دکن

تمہاری عقیدت کے پر جوش اڈریس سے میری مسرت
 بھی جوش زن ہوئی تمنے اس اڈریس میں نظام ملکی
 سے طبع انسانی کی خوش اسلوب مماثلت بیان کی ہے
 میرا خیال ہے کہ یہ محض شاعرانہ تشبیہ نہیں ہے بلکہ
 ایک حد تک واقعی حالت ہے۔

اگر انسان انوارِ الہی کا منظر سمجھا جائے تو اس کے

بیرونی تعلقات جو اوسکو اپنے بچسوں کے ساتھ ہوں اونکا
اوس کے طبعی اتحاد کے موافق ہونا لازم ہے ۔

پس ہر فرمان روا کا اصل اصول یہی ہونا چاہئے کہ انسان
کے عام ذاتی صفات پر غور کر کے اون کے باہمی تعلقات
(جب قدر سمجھ میں آئیں) اون کے مطابق (جہاں تک ہو سکے)
اپنی رعایا کے باہمی تعلقات کا انتظام ایسا کرے کہ کوئی امر
اپنی حد سے بڑھ نہ سکے ۔

پس میں بہت خوش ہوں کہ کوششیں جو میں اپنی غیر رعایا
کی ترقی و بہبودی کے واسطے کر رہا ہوں اونکو تم اپنے خاص
پیشہ کے تجربہ سے کیقدر انسانی قوی کے باہمی تعلقات
کے مشابہ پاتے ہو ۔

انسان کیواسطے دنیا میں بڑی نعمت صحت ہے اوس کیلئے
مقدم افضال الہی شامل ہوتا ہے۔ جب قدر مریض کو پرہیز و اجتناب
ہے اوسقدر معالج کو توجہ اور تشخیص ضرور ہے۔

دوا کی دیکھ بہاں اطبا اور ڈاکٹروں کا فرض منصبی ہے
دو چیزیں جا کر نہیں آتیں۔ ایک جان۔ دوسری آبرو
جان ہے تو بہان ہے۔ آبرو ہے تو جان ہے۔ اہل دانش
انکی احتیاط عمر بہر کرتے ہیں۔

مجھے اس بات کی سماعت سے بھی نہایت خوشی حاصل ہوئی
کہ تم نے اپنے فن میں ترقی کر نیکا ایک عمدہ ذریعہ قائم کیا ہے
اور اوسکو میری سالگرہ کا یادگار بنایا ہے۔ تمہارا ٹریکل جنرل
ایسا رسالہ ہے جس کے ذریعہ سے تم اپنے تجربہ کی باتیں ایک

دوسرے پر ظاہر کرنے کے علاوہ عام الناس کے خیالات کو بھی اپنی رائے کے مطابق بنا سکتے ہیں اور مین بہت پسند کرتا ہوں کہ تم اس رسالہ کو اردو اور انگریزی ہر دو زبان میں شائع کرتے ہیں۔

اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ایک فن طبابت کے مشرقی و مغربی دو طریقوں کا آپس میں میل جول ایسا ہو گا کہ ایک دوسرے کے حسن و قبح ظاہر ہو کر اصل فن میں ترقی ہوگی اور تمہارے فن میں ترقی ہونا دراصل عامہ خلایق کی آسائش کی ترقی ہے جو مجھے بدل منظور ہے۔

بہر طور تمہارے اڈریس سے ظاہر ہے کہ تم اپنے فن میں طاق ہونے کی اور اس سے میری رعایا کو نفع پہنچا نیکی

کوششون مین سرگرم ہو۔

مین تمہاری ایسی کوششون کی بہت قدر کرتا ہوں اور تمکو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدر تم میری عزیز رعایا کے دکھ درد کے ساتھ ہمدردی کرتے رہو گے۔ اور ان کے جسمانی تکالیف کے گھٹانے۔ اور انکی صحت کی حفاظت کرنے مین مصروف رہو گے اوسقدر بدرجہ کمال میری خوشنودی تمکو حاصل رہے گی اور خدا تعالیٰ سے میری التجا یہی ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمکو تمہاری خیر خواہان کوششون مین ہمیشہ کامیاب رکھے۔

قطعاً آصف

درگاہ بے نیاز مین ہے لاکھ لاکھ شکر

صحت کی جا بجا سے چلی آتی ہے جس
 مصروف اپنے کام میں رہتے ہیں رات و دن
 حاذق جو ہیں طبیب تو کامل ہیں ڈاکٹر
 یہ ہے اصول طب یہی اکثر سنا کئے
 مفرد و واحد ہو نسخہ میں یا چپٹے مختصر
 اکیرون ہے دفع مرض کے لئے دوا
 تیغ اہل کے واسطے جیسے دغا سپر
 نخوت کرے کمال پر اپنے نہ آدمی
 کیا ہی با کمال ہو کیا ہی با حسنہ
 ظنی ہے علم طب مگر ادراک ہو صحیح
 لا بد ہے یہ کہ چوک بھی جاتے ہیں چارہ گر

آصف کا یہ عقیدہ ہے کہ میں جاضیرین
 شافی خدا ہے اور اسکے کرم پر ہے نظر

بارہوان ڈریس منجانب ارکان صفائی بلدہ و صفائی چادر گھاٹ

جسکو شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر نے پیشگاہ اعلیٰ حضرت میں پڑھا

یہ دوسرا سال ہے کہ ہم عرض پردازان ذیل اراکین مجلس
صفائی بلدہ کو تمام سکناے بلدہ حیدر آباد کی جانب سے وکالتاً
اپنے آقائے ولی نعمت کی عالی پیشگاہ میں حاضر ہو کر بصد عجز و
ادب اپنا ناچیز ڈریس گزارنے کی عزت حاصل ہوئی ہے
ہم جان تثار اپنی خوبی قسمت پر حسب قدر ناز کرین وہ کم ہے کہ سب
پہلے بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں اس مبارک جلسہ کی بنا
اسی مجلس نے ڈالی تھی۔

اے بادشاہ جم جاہ۔ سالگرہ کے جلسے میں خلوص اور ہوش کیساتھ

قلمرو دکن میں منائے جاتے ہیں ایک بین ثبوت اس امر کا
 دیر ہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کی رعایا کے تمام فرقہ جہین مسلمان
 ہندو۔ پارسی۔ عیسائی۔ سب شامل ہیں آپ کے محبت کے سرور سے
 سرشار ہیں اگر یہ عرض کیا جائے تو بہالغہ ہوگا کہ تمام روئے زمین کے
 حکومتوں میں کسی ملک کی رعایا بلا تہیز مذہب اپنے مالک کی
 جان نثار ہی میں ہماری ہمہ ساری کا دعویٰ نہیں کر سکتی اسوجہ سے
 کہ خالق ارض و سما نے جو سب شاہوں کا شاہنشاہ ہے محض اپنے
 فضل و کرم سے ایسے ظل اللہ کو ہمارے سروں پر سایہ افکن فرمایا
 کہ جو شفقت۔ رحمدلی۔ سخاوت۔ ہمدردی۔ اور سادگی طبیعت میں
 اپنا آپ ہی نظیر ہے۔

اسے تاجدارِ نامدار و تمام برکتیں جو کہ حضرت کے عہدِ مملکت میں

ملک اور مملوک کو اسکی خوش قسمتی سے نصیب ہو ہی مین اگر ہم
 خانہ زاد اپنے ناقص خیال مین اسکو شمار کرنا چاہیں تو آپس کے
 بیش بہا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ رعایا کی فلاح اور بہبودی کا
 کوئی صیغہ ایسا باقی نہیں ہے کہ جس کے طرف بندگانعالی کی پوری
 توجہ مبذول نہ ہوئی ہو۔ تعلیم۔ تربیت۔ مال اور عدالت۔ پولیس
 اور حفظان صحت کے لئے تمام علاقوں مین جب قدر ترقیان ہوئی ہیں
 وہ سب اظہارِ شمس ہیں خاکِ صیغہ مینو سپالٹی اگر مہدِ حیات
 شاہی مین پرورش نہ پاتا تو یہ ترقی اسکو میسر نہ ہوتی جو کہ قسمت
 حاصل ہے۔ جسوقت کہ محصولات صفائی پہلے دفعہ حیدر آباد مین
 جاری کیا گیا اگر ملازمان والا نشان کی طرف سے صاحبزادوں
 اور امراؤں اور مضرزوں کو فہمائش نہ ہوتی اور یہ ارشاد نہ ہوتا

کہ مابدولت و اقبال خود اپنی مملکت کا محصول ادا کرنے پر آمادہ ہیں تو
وہ کامیابی جو کہ اس وقت ہمو حاصل ہے ناممکن تھی۔

اسے خداوند نعمت۔ بادشاہان سلف نے داد و دہش بہت فرمائی ہے
لیکن حاجتمندوں کے ساتھ وہ سلوک جو پیر و مرشد نے اپنی کریم نفسی
سے فرمایا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملک پٹیہ کے ایوان شاہی پر
محتاجین کا ہجوم جس طرح دیکھا جاتا ہے اور کہیں سنا ہے اور بادشاہوں
کو یہ تھل کہاں کہ ہر روز کئی ہزار غریب۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بڈھے
اور جوانوں کو غل و شور کے ساتھ اپنی خاص فرود گاہ پر بلا کر
اپنی ذاتی اہتمام اور مبارک نگرانی سے انکو مدعو فرما دین اور
اون کو پریشکیم اور پردامن و مان سے واپس کرین۔ کیا کوئی تہلا سکتا
ہے کہ اور والیان تاج و تخت گد ایشیوں اور در یوزہ گروں کو دعوت

دیکر اون کے ہاتھ اپنے متبرک ہاتھوں سے دہلاتے ہیں۔ زرا
عالم نے یہ حصہ آپ ہی کے لئے عطا فرمایا ہے۔

اے ہر دل عزیز سلطان۔ حضرت ہی کے ہایوں عہد میں یہ دیکھا گیا
کہ امرا۔ فقرا۔ مرد۔ عورت۔ ملکی۔ غیر ملکی سب کے سب دست بدعا
میں
اے ہمارے بادشاہ عالیجاہ۔ مختصر یہ ہے کہ وہ اب مطلق نے
جو انواع و اقسام کی خوبیاں آپ کی طبیعت میں ودیعت فرمائی ہیں
اون سے وہی پورا آگاہ ہے۔ انسان کا فہم و ادراک اون کو
احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کا قلب تجلی الہی کا منظر ہے
آپ کو وہی جان سکتا ہے جس کا باطن نور بصیرت سے منور ہے
اے مالک عرش برین اپنے حبیب پاک کے طفیل سے
ہمارے والی ملک کو ہمارے سرونہر باحشمت و جلال سلطنت

واقبال تا قیامت سلامت رکبہ اور اوس کو اپنے مقاصد دلی
پر کامیاب و منظر و منصور نہرا۔ آمین ثم آمین -

رباعی

یہ سالگرہ جکی ہے وہ شاد ہے	تا روز بد زندہ و آباد رہے
اے خضرِ پہلوت آنا ہر سال	دے رکھو گرہ تم کہ تمہیں یاد رہے

اسیج حضو پور خلد اللہ ملکہ

بجواب ڈریس ارکان صفائی بلده و صفائی چادر گھاٹ

مترشدہ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ

ارکان صفائی بلده و صفائی چادر گھاٹ

تمہارے اڈریسوں کو میں نے بہت خوشی کے ساتھ سنا
حیدر آباد اور چادر گھاٹ کے جن باشندوں کی طرف سے تم نیابتاً
مجھے سالگرہ کی مبارک باد دیتے ہو۔ میں اون کی اور تمہاری
صداقت و وفا شعار می کی قدر کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ
جس طرح اون باشندوں کی نیابت مبارک باد دینے میں کرتے ہو
اوسی طرح اون کی حفظ صحت کے حقوق کی نگہبانی میں

اون کی نیابت ایسی کرتے ہو گے گویا وہ خود اپنی آپ
 نگہبانی کرتے ہیں۔ میری دلی امید یہی ہے کہ تم نائب اور
 تمہاری منیب رعایا میں ہمیشہ یک دلی رہے اور تمہاری مجلسوں
 کے کاموں سے اُن کی صحت و آسائش روز افزون ہو

قطعہ آصف

راہ پر پیہنیں جو قوف صفائی والے	دل کو نیت کبھی کہتے بہت پاک سے پاک
قد دان اہل صفا کا نہ ہو کونکر آصف	جو صفائیش کہیں تہیں نہ چاک سے پاک

ٹیورانڈیس گزرائیدہ جاننثاران صرف خاص

بشرف ملاحظہ و تہ التاج فتح و فیروز مندی لو لو سے
 آبدار اکیلیا قبا مندی فریدون جاہ و جلال حمید حشمت
 و اقبال دارا دولت سکندر صولت آفتاب ششم مہتاب خدم
 فلک جناب ملک کاب قدر قدرت اعلیٰ حضرت فتح خباک
 نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ حضرت نواب
 میر محبوب علیخان بہادر - جی - سی - یس - آئی - فرمان
 سلطنت دکن لازالت شہسوار قبلکم و جلالکم و ام الزین خلد ام ملک
 و افاض علی العالمین برہ و احسانہ

ہے روز جشن کیون نہ کرے روز گار عیش

ایک ایک غم کے بدلے میں سو سو ہزار عیش
 دن عیش رات عیش سحر عیش شام عیش
 گہہ دوستدار عیش گہہ ننگار عیش
 رنگین نشاط سے ہے سپید و سیاہ دہر
 ہے ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش
 ہے لاکھ لاکھ جان سے صدقے ترے خوشی
 ہے لاکھ لاکھ جان سے تجھ پر نشاط عیش
 شاہ دکن کی سالگرہ کا ہے آج جشن
 جس سے ہے لامکان و مکان کا نگار عیش
 جب تک رہے زمانہ آگہی پئے نشاط
 جب تک ہو روزگار روپے روزگار عیش

جب تک رہے جہان میں یا رب خوشی کی دہوم
 جب تک خوشی کے ساتھ رہے نامدار عیش
 جب تک رہے یہ باغ جہان ایک بہار پر
 جب تک کرے ہزار چمن میں ہزار عیش
 یا رب رہے ہمیشہ ہم آغوش عیش سے
 تو ہمکنار عیش ترا ہمکنار عیش
 ہزار شکرو پاس نخلبد چشتان زندگانی و آبیار سرابستان
 طفلی و جوانی کا ہمارے بادشاہ عادل ہمارے ظل اللہ بادل کا
 نو نہال عمر لایزال بنیم بہار آراے ذوالجلال چونتیس سال کے
 خیابان میں جلوہ گر ہے اور شجر جہان بینی چونتیس^{۳۴} شمر کامرانی سے
 بارور ہے بجناب جمل لفظ دل کے چونتیس^{۳۴} عدد ہوتے ہیں

گویا ہمارے اعلیٰ حضرت مانند رئیس الاعضا قالب سلطنت کے
 دل میں اور خسرو عادل میں دل کو زبان عربی میں قلب کہتے ہیں
 اور قلب کے ایک سو تیس عدد ہیں جو عمر طبعی انسانی کہی جاتی ہے
 اور صدوسی سال کی دعا دی جاتی ہے پس ایک ہی لفظ دل اور
 قلب سے زمانہ حال و استقبال میں ترقی مدارج عمر شریف کا
 تقاؤل ہے اور افضال خداوند لم یزل ولا یرال سے ثبوت
 عمر طبعی کا یقین بالکل ہے بلکہ ہر دل میں یہ تمنا اور ہر لب پر یہ دعا
 کہ ہزار عمر طبعی میسر ہو اور ترقی مدارج و اقبال کے مراتب افزون
 تر ہوں اللہم زد فزد اللہم مد ظلال حسناتہ علی مفارق
 الناس و طال حبال حیاتہ بطول عمر الخضر اللہم لا یأس۔
 ہم خانہ زادان راسخ الاعتقاد نے سال گزشتہ تقریباً سا لاکھ بار

میں جو اڈریس پیش کی ہے اس کے جواب میں ہمارے آقاے
 ولی نعمت نے اپنی زبان الہام بیان سے ہم ادنیٰ خانہ زادوں کو
 جو ان کلمات سے مخاطب فرمایا کہ ”میرے خاص فادار ملازمین
 تلو میری سالگرہ کی خوشیاں منانے کا دو ہر اتہرا حق حاصل
 ہے کیونکہ تم میں اکثر نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ میرے ملازمین
 بھی ہو اور وہ بھی ایسے ملازمین جنکو زیادہ تر خاص مجھ سے
 تعلق ہے اور پہر تم میں اکثر ایسے بھی ہیں جنکے آبا و اجداد کو
 میرے بزرگوں کے ساتھ ایسی ہی خیر خواہی و عقیدت رہی
 جیسی مجھے یقین ہے کہ تلو میرے ساتھ ہے۔“

اے آقاے نامدار اے بادشاہ گردون وقار۔ اس کام جملہ کے
 ہر ایک حرف کے شکریہ میں اگر ہماری جانیں تثار کر دیں اور اپنی

خون دل کی مدد اور ہر ایک شریان کا قلم قرار دیکر اس کے
 شکریہ میں حیات ابدی کے صفحہ پر بقائے عالم تک نشی نفس
 ناطقہ لکھتا رہے تو دفتر سے نقطہ اور دریا سے قطرہ ادا نہیں ہو سکتا
 اے ہمارے بادشاہ وہ عقیدت و جان نثاری و وفاداری
 و خیر خواہی و نمک حلائی اس طور سے پیشینی خانہ زادوں کے
 ہر گوریشہ میں خمیر پائی ہے کہ ہم سب خانہ زاد بہ ثابت قدمی
 تمام عرض کر سکتے ہیں کہ اگر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور
 اونکو خاک تر بنا کر اوڑا دیں اور پھر جمع کر کے حیات تازہ اسد لگا
 بہکو مرحمت فرمائے تب بھی حضرت کی جو وفاداری جان نثاری
 و خیر خواہی کے ولولے اب ہیں اس سے نہر چند زیادہ ایک
 میں پائین گئے ۵ محبت کے رو در استخوانم تو تیا گر دد ۶

کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بوراہ اس فقرہ نے کہ میرے
خاص و فادار ملازمین۔ الی آخر ہم سب غلاموں کو جو اس وقت
اقدام مبارک کے پاس نعلین بردار ہی میں موجود ہیں اور جو بعض
ہم میں سے تصدق ہو گئے ہیں ان سب کی وہ عزت فرمائی
جو یکے بخت نے یہ رسانی حاصل نہیں کی تھی۔

اے ہمارے مالک و آقا ہمارے دل و دماغ میں ان پر اثر
فقرات سے جو کیفیتیں اور جذبات دلی و ستدی ہر کام و ہر
امر میں ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے ہمارے ناطقہ کو قدرت نہیں
کہ ہم اوسکو بیان کریں اور ممکن نہیں کہ دلی حالت ظاہر کر دیں
ہمارے دلوں کو چیر کر اگر کوئی دیکھے تو ہم بتا سکتے ہیں کہ کیفیت
ہمارے دلوں کی ہے اور کقدر عقیدت حضرت کی غلامی کی

رکتے ہیں جواب اڈریس کا دوسرا فقرہ مبارک جو ارشاد ہوا کہ
 کہ ”اُس تنہا ہی خوشی اور جوش عقیدت اور جوش صداقت کو
 دیکھ کر میں بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ہر انسان میں ایک خلقی عادت
 کہ جب وہ اپنے اُس پاس رہنے والوں کی خوشی دیکھتا ہے
 تو خود بھی خوش ہو جاتا ہے اور یہ امر لازم و ملزوم ہے کہ
 خوش رکھو خوش رہو۔“

اے ہمارے خداوند نعمت اے ہمارے پیارے ہرل عزیز
 بادشاہ یہ پراثر روح کو تازہ کر نیوالا تازہ فقرہ ابتداء بنائے
 سلطنت عالم سے آج تک نہیں سنا گیا۔ اس وقت تک کسی بادشاہ
 کی زبان سے اپنے غلاموں کی نسبت یہ پراثر قدردانی و غرت
 افزائی کے ارشادات بیان نہیں ہوئے اسکا شکریہ ہم کیونکر

ادا کر سکین اور کب کسی جان نثار و ن کو ایسا بادشاہ ملا کہ ان کے
 خوشی کو اپنے خوشی سے مقابل اور لازم و ملزوم قرار دیا ہو۔
 اور یہ فرمان اقدس و اعلیٰ کہ امر لازم و ملزوم ہے (خوش رکھو
 خوش رہو) خداوند دو جہان حضرت کو ہمیشہ رکھے اور یہ سرفرو
 جان نثار ہمیشہ حضرت کی خوشی کو دولت دو جہانی پر نہر درجہ یاد تیر
 ترجیح دیتے رہیں۔ ہم خداے واحد کو شاہد کر کے عرض کرتے ہیں
 کہ ہم کیا تھے اور آپ کے تصدق میں اب کیا ہیں۔ اور ہمیشہ
 خیر خواہی و وفاداری جان نثاری و طاعت کا حلقہ غلامی اپنے
 گوش دل میں آویزان کئے ہوئے ہیں۔ بعد خوشنودی اور
 فرمان برداری خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم حضرت ہی
 کی خوشنودی و طاعت و وفاداری اور جان نثاری کو ہر خیر پر

مقدم جانتے ہیں اور جانیں گے۔

اے ہمارے بادشاہ اے ہمارے ظلِ مہر حضرت نہ صرف ہماری پرورش
اور عزت افزائی کا خیال فرماتے ہیں بلکہ ہماری اولاد کی بھی تربیت
و تعلیم کی طرف کامل توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ ہماری اولاد
کو پرورش فرماتے ہیں اور انکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم علمی ہو کیلئے
خزانہ شاہی سے مصارفِ مرحمت فرما کر لندن میں تعلیم لاتے ہیں
اور حضرت کے زمانہ فیض تو امہ میں کتب خانہ آصفیہ کا دروازہ
جسمین ہر قسم کے علوم و فنون کی بے نظیر و کم یاب و نادر الوقوع
کتابیں ہزار ہا روپیہ کے صرف سے جمع ہیں بطریق وقف
کہلا ہوا ہے جس سے ہر س و ناکس استفادہ اٹھاتا ہے بالخصوص
معلمین و طلبائے مدارس کو ادراک امور علمی و دریافت احوال

فنون میں بدرجہ اتم آسانی ہے جس سے طالبین علم کا دل مثل گل گلشن و شائقین فن کی خاطر مانند خیابان چین تروتازہ ہے جبکا اندازہ بے اندازہ ہے اور صرف اسی کتب خانہ پر اکتفا نہیں بلکہ دائرۃ المعارف کتب علم حکمت - وادب - و بلاغت - و معانی و منطق - و ہندسہ - و فقہ - و تواریخ - فلسفہ - و حدیث - و قالون وغیرہ کے ترجمہ و طبع کا جنکے دیکھنے کے لئے بعد زمانہ خلیفہ راشد و مامون رشید جہان کی آنکھیں ترستی تہین مرکز بنا ہوا ہے یہ فخر و عزت گزشتہ زمانہ میں کب کی کو حاصل تھی -

اے ہمارے آقاے نامدار اپنے دیرینہ غلاموں کی پرورش و عزت افزائی جو فرمائے ہیں خود آپ ہی اپنے نظیر ہیں کیونکہ یہ بٹا اوں بادشاہوں سے ظہور میں آئی ہے جو بتائید احکام الحاکمین

منہایت کم سنی میں تخت حکومت پر جلوہ افزائی فرمائے اس زمانہ
تعلیم میں اتالیق و استاد وغیرہ جو رہتے ہیں اونکو کامرائی کے
زمانہ میں بادشاہان سلف نے اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔
مگر ہمارے پیرو مرشد اعلیٰ حضرت نے ہر ایک کی پرورش اور عزت
افزائی اور قدردانی فرمائی اور فرماتے ہیں جو کسی بادشاہ
نہیں کی مہی -

اے ہمارے پیارے ہرمل غیر بادشاہ یقین ہے کہ خواجہ صاحب
شیراز نے یہ شعر حضرت ہی کے شمار میں فرمایا ہے کہ

اے قبائے بادشاہی است بر بالائی تو	زینت تاج و نگین از گوہر والائے تو
-----------------------------------	-----------------------------------

دوسرے بادشاہ جو باتیں کبرنی میں اختیار کئے ہیں اللہ تعالیٰ کے
فضل و کرم سے وہ سب صفتیں ہمارے اعلیٰ حضرت میں فطرتی و ازلی

پائی گئے ہیں کہ محنت شاقہ اپنی ذات خاص پر گوارا فرماتے ہیں
 کہ ہر تنگت داد کو اور ہر حاجت مند اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ اور ہر مظلوم
 کو ظالم کے پنجے سے حضرت ہی کی توجہ سے نجات ملتی ہے جس کا
 نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت تمام ملک میں امنیت حاصل ہے اور رعایا
 براہِ شادہ میں آرام سے بسر کرتے ہیں اور سرکارِ برطانیہ کے قدیمی
 تاریخی دوستی جس کو تحیناً سو اسو برس کی مدت گذرتی ہے اس کے
 مستحکم کہنے میں اس سرکار سے ہمیشہ امداد و کمک و رعایت
 اور ہر قسم کی خواہش پوری کرنے میں کبھی اور کسی وقت دریغ
 نہیں فرمایا گیا۔ بلکہ مزید برآں حضرت خداوندِ نعمت نے جو کچھ
 اس کو ترقی دی ہے اور اپاسل اتحادِ قدیمی کا خیال فرمائے ہیں
 اور وہ تمام ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھی روز روشن

زیادہ روشن ہے۔

اے ہمارے دادگر بادشاہ اے ہمارے بندہ پرو بادشاہ اے ہمارے
خاطر پریشان کے شیرازہ جمعیت اے ہمارے فخر ملک ملت اس احم
خسروانی و تفضلات خدائیکانی سے عموماً جمہور انا م خصوصاً فیض
یا بان سلطنت ابد مدت نظام اخصاً جان نثاران سرشتہ صرف خاص
اپنے ولی نعمت اپنے خداوند ملک و ملت کے قدم سہینت لیرم پر
اپنی جان شیرین نثار کرین تو ادا کرنے حق ادا نہو اور اپنا سرمایہ
زندگی تصدق فرق فرق دان تبار کرین تو کمتر شکر یہ نعمت مہیا نہو

کے تو انم شکر کردن درخور نعمائے تو

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

اب تہ دل سے یہ دعا ہے۔ بارگاہ مجیب الدعوات میں یہ التجاہ

الہی یہ بادشاہ رعایا پر ور و قدما نواز۔ یہ نوشیروان عدل گستر
 یہ آقائے بندہ نواز۔ یہ فرمان رواے کار ساز کو تادور بہان
 سیر سلطنت پر بترقی عمر و صحت و عافیت و اقبال کا رفرا و کام
 رکھہ اور یہ جشن سالگرہ مبارک ہر سال آشکارا و نمایان رہے
 اور بدخواہان اعلیٰ حضرت و سلطنت آصفیہ ہمیشہ مخدول و شکوب
 رہیں۔ آمین ثم آمین الہی آمین

تار ہے شاہی الہی دہرین	میر محبوب علیخان شاہ ہو
ملک کا ہوتا زمانہ مین نظام	یہ نظام الملک آصف جاہ ہو
ایں	
آصف کی منادی کا ندائی پہر جائے	آصف کی طرف سار خدائی پہر جائے
لے شرق سے تا غرب جہا نہیں یاز	محبوب علیخان کی دہائی پہر جائے

اسیج حضور پور خداوند ملک و سلطنت

بجواب ڈریس ملازمین صرف خاص

مترشدہ - شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ

اے میرے خاص وفادار ملازمین

یہ دوسرا موقع ہے کہ میں تمکو میری سالگرہ کی خوشیان نہایت

شوق و ذوق کے ساتھ مناتے ہوئے دیکھتا ہوں اور تمہاری

عقیدت مندانہ اطہار صداقت سے بہت خوش ہوتا ہوں -

تمنے اپنی وفا شعار سی و جان نثاری کا عملی ثبوت ہر وقت

ہر طرح سے دینے پر آمادگی پر جوش الفاظ میں ظاہر کی ہے

اس سے مجھے بخوبی معلوم ہوا کہ تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہو کہ تمکو میرا قرب جس درجہ کا حاصل ہے اور ہونیکے آرزو ہے اوسقدر تمہارے خیر خواہانہ جان نثاری کا درجہ بھی زیادہ ہے اور ہونا چاہئے اور اسکے واسطے تم اپنی نیت کی صفائی اور عمل کی خوبی کو بدرجہ اولیٰ لازم سمجھتے ہو یہ بات تمہاری مجھے پسند آئی میں اسکی بہت قدر کرتا ہوں با صحت

دن کیلئے واجب ہے ضیائے خورشید	لازم ہے کہ پانی ہوزراعت کو مفید
یہ لازم و ملزوم ہمیشہ سے ہے	آفتاب سے ملازم کی برائے امید

میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ جب قدر تم اپنے خاص ملازم کے اہم فرائض کی ادائیگی میں بدل و جان مصروف ہو اور ہو گے اوسقدر تمہاری مہبودی و آسائش کی سچی خواہش کی ایک

خاص جگہ میرے دل میں ہمیشہ ہے اور رہیگی۔ کیونکہ یہ تمہارے
 اور میرے باہمی تعلقات کے خصوصیت کا نتیجہ ہے کہ تمہارے
 اقوال و افعال کا اثر میرے دل پر جلد تر اور زیادہ تر ہوتا ہے
 اور دیر تک رہتا ہے اور مجھے کامل بھروسہ ہے کہ میرے قرب کے
 لحاظ سے تم اپنی نیت کو اس قدر صاف رکھو گے کہ ہر وقت
 تمہارے اقوال و افعال صداقت اور خوبی میں ایکساں رہیں گی

رباعی آصف

جو خاص ہیں بنتے نہیں عام و عوام	پابند طمع ہو کے عبت ہو بدنام
جو اہل دینت ہیں جو میں خیر اندیش	ہر حال میں ہے اپنے انہیں کام سے کام

مجھے ہمیشہ وہی ملازم اچھا معلوم ہوتا ہے جو نیک نیت ہو اور جسکی
 نیک نیتی خود بخود اس کے کام میں ظاہر ہوتی ہو جیسا کہ میرا ایک مطلع ہے

وہی ہے پھول جبین رنگ بوہو	وہی ہے خوبو جو نیک خوہو
---------------------------	-------------------------

اگرچہ تمکو اپنی خاص ملازمت اور میرے تقرب کا جسد فخر ہو
 شایان ہے لیکن مجھے تم سے قوی امید ہے کہ تم محض اس کی
 بالائی نمائش کے درپے نہ رہو گے تم جانتے ہو خدا تعالیٰ کے
 پاس بھی وہی عبادت مقبول ہوتی ہے جو بلا نمائش و ریا ہو اور
 ہر قسم کا اوج حاصل کرنے کے اولیٰ قتادگی لازم ہے دلیں
 گھر کرنے کے واسطے خیر خواہی واجب ہے دنیا کے
 کام کو آدمی دین کے کام سے اولے نہ جانے اچھا
 وہی ہے جو اپنے آپ کو اچھا نہ جانے نمائش
 کے ساتھ کاہش ضرور ہے بڑھ کر گھٹنا یہ
 بڑا قصور ہے۔ قطعہ آصف

	<p>صورتِ نکہت پریشان کیوں اپنی حد سے کوئی نکل کے چلے کہیں ایسا نہ ہو لگے ٹھہر کر چاہئے آدمی سنبھل کے چلے</p>	
--	---	--

حضور پر نور دام سلطنت

چودھو^{۱۷}ان ادریس

بہ پیشگاہ اقدس بادشاہ جم جاہ عالم نپاہ اعلم حضرت قاری

تبقریب

جشن سالگرہ مبارک سی و چہارم

گزاریندہ

جان نثاران افسران و جوانان افواج باقاعدہ سرکار عالی

حضور پر نور و ام سلطنتہ

بعلیند مت بلند مرتبت صدر صفہ صفا بدرقہ وفا گو ہر
اکلیل یالت جو ہر وہیم امارت فریدون جشمت سکندر
شوکت اعلیٰ حضرت از جانب جان نثاران
افسران فوج باقاعدہ سرکار عالی -

۱، حضور عالی جو زمانہ جو وقت جو عمر راحت و آسائش
و آرام و امن میں بسر ہو وہ اس قدر جلد گزر جاتی ہے کہ
جب گزشتہ وقت پر خیال کیا جاوے تو ایک سال بمنزلہ ایک
منٹ یا ایک لمحہ کے معلوم ہوتا ہے۔ گزشتہ سال ماہ حال میں
جبکہ حضور پر نور کی جان نثار فوج نے تیسویں سالگرہ مبارک کا

جلسہ اپنے جوش دلی اور خلوص قلبی سے منعقد کیا تھا اور آج کے نو
ہم سب جان نثار چونتیسویں سالگرہ مبارک کے جشن بہاؤ نکی
مبارک باداوا کرنے حضور عالی کے قدموں کے نزدیک حاضر
ہوئے ہیں جب ہم اس گزشتہ مدت پر خیال کرتے ہیں تو وہ
ہمکو ایک سنٹ یا لحظہ تو کہاں بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال
جشن مبارک جو اس جگہ اور اس موقع پر ہم نے اپنے مالک اپنے
خداوند نعمت کی سلامتی میں منعقد کیا تھا یہ وہی جلسہ ہے اور جو
اڈریس کہ ہم جان نثاروں نے خدمت ملازمان خداوندی میں
گزرانا تھا وہ ہنوز ہماری زبان پر ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ
عالم پناہ کی تھریڈ لپڈیر حسین حضور پر نور نے اپنی جان نثار
فوج کو وہ عزت و آبرو بخشی اور ان خطابات سے مخاطب کیا

کہ جب سے اس فوج کا وجود ہے اسکو یہ اعزاز کبھی حاصل نہیں
 ہوا تھا اور حضور پر نور کی وہ صدائے نوازش آمیز و کلام عنایت
 انگیز ہمارے دلون میں ایک عجیب قسم کا جوش محبت اور خروش
 جان نثاری پیدا کر رہا ہے اور ہمارے بادشاہ جم جاہ کے ان چند
 اشعار پُر از افتخار کی صدا ابھی تک ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے

اے جان نثار فوج ظفر موج شکر ہے	جو بہرین تم میں صورت شمشیر آبدار
رنج رنج سے مرد مرد کے مردانگی عیان	رگ رگ سے فرد فرد کے جرات آشکار
ایسے سپاہیوں کی سپاہی کو قدر ہے	تعریف کیون آئے مرے لب پہ بار بار
فن پہ گری مری میراث جد کی ہے	اس ہی میراث نام ہے اس سے ہے افتخار
عزت تمہاری ہر دم مری عین آبرو	رکھا مرے بزرگوں نے تلو بصدوقا

جس بادشاہ ظل اللہ کے عہد معدلت مہد میں اسکی رعایا اور سپاہ اس

امن و امان و راحت و آسائش سے بسر کرین کہ جب کو ایک سال کی مدت
ایک منٹ یا ایک لمحہ سے کم معلوم ہو تو ایسے بادشاہ معدلت پناہ کے
عدل و انصاف و رعایا پروری و عدل گستری کی اس سے زیادہ
کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

(۲) ہمارے حضور پر نور کا عدل و انصاف اظہر من الشمس ہے۔ اعلیٰ حضرت
کی توجہ خاص جب قدر اپنی رعایا اور تمام باشندگان ملک و کن کی پیروی
اور رفاه کی طرف مبذول ہے اور اعلیٰ حضرت کا جب قدر پیش بہا اور غیور
وقت ملکی کاموں میں صرف ہوتا ہے اس مختصر مضمون میں اس کی
شرح کرنا گویا آسمان کے ستارے اور ریگ کا شمار کرنا ہے۔

(۳) حضور عالی گزشتہ سال جشن سال گرہ مبارک کے اسپورٹس
میں جو اعلیٰ حضرت قدر قدرت نے کمال عنایت شانانہ و مرحمت خسروانہ

اپنی جان تشار فوج کی قواعد اور اسپورٹس میں ترقی ملاحظہ فرما کر خوشنود
 خاطر مبارک اظہارِ مسرت فرمائی تو یہ ہم جان تشارون کے لئے نہایت
 موجبِ عزت اور افتخار کا ہوا۔ دراصل اس سے زیادہ ہم جان تشارون کو
 کیا فخر ہو سکتا ہے کہ ہمارا مالک اور ہمارا خداوند نعمت ہمارے خدمات کو
 پسند فرماوے۔ ہم جان تشاران فوج کے اسپورٹس میں جب
 اعلیٰ حضرت نے دبت مبارک میں بہالہ لیکر نینرہ بازی میں شرکت فرمائی
 تو سب خاص و عام پر یہ ثابت کر دیا کہ فن سپہگری کے ساتھ حضور پر نور
 کو کقدر و لچسپی ہے اور اپنی عزیز فوج کو اعلیٰ حضرت کس وقعت کی نظر سے
 ملاحظہ فرماتے ہیں۔

(۴) اس موقع پر یہ خانہ زاد بکمال ادب خدمت ملازمانِ خداوندی
 یہ عرض کر نیکی جرات کرتا ہے کہ گزشتہ سال سے حضور پر نور کی فوج نے

اپنے فن سپہگرمی میں قواعد آموزی میں ہر طرح ترقی کی۔ گولکنڈہ
 برگائیڈ۔ رگیولر ٹروپس۔ اور امپریل سرویس ٹروپس کے افسروں
 اور جوانوں میں رابطہ اتحاد و اتفاق روز بروز بڑھتا گیا۔ سینین
 ماضیہ کی نسبت سالگرہ شہتہ میں کورٹ مارشل کی تعداد بھی بہت کم
 رہی مائرنٹینٹ بھی بہت سابق کے رجمنٹوں میں دس فی صد ہی
 کم ہوئے۔ ہفتہ واری نیرہ بازی حسین خوشی سے تمام افسر اور
 جوان ہر شب نہ کی صبح کو جمع ہو کر کسرت کرتے ہیں پہلے جہان
 پذیرہ بیس جوان نظر آتے تھے اب مان سیکڑوں کی نوبت پہنچ گئی
 ہے۔ یہاں تک کہ نیرہ بازی کے لئے کافی وقت نہیں ملتا۔

خداوند!۔ ان تمام ترقیات روز افزوں کا باعث خاص اعلیٰ حضرت
 قدر قدرت کا وہ ارشاد مبارک اور وہ کلام پُر اثر ہے جو حضور پر نورؐ

جشن سالگرہ مبارک کے گزشتہ جلسہ میں اپنی زبان مبارک سے
 ارشاد فرمایا تھا۔ ایک ایک فقرہ اس تقریر دلیپیر کا ہم جان نشان
 کی ہدایت کے لئے ایک ایک جلد کتاب کی اور ایک ایک نفاذ کا
 ہماری رہنمائی کو ایک دفتر کا حکم رکھتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا ارشاد مبارک اہالیان فوج کے لئے ایک ایسا مجموعہ
 پسند و نصایح کا ہے جس میں تاکید و اعدا آموزی و سپلین و فیشنسی
 اتفاق باہمی چستی و چالاکی مستقل مزاجی حکم شنوی تمام امور بسکی
 پابندی ایک مہذب فوج کو لازمی ہے موجودین اعلیٰ حضرت نے
 ان تمام احکام کو اس خوبی کے ساتھ فرمایا گویا دریا کو گورہ میں
 بند کر دیا یا یہ کہ ایک دفتر کو ان چند اشعار میں بیان فرما دیا۔

تازندگی کر نیلے اطاعت بجان دل	جوہین نکال سپاہی و فاشعار
-------------------------------	---------------------------

<p>طاعت کے بعد جو ہے طاعت پہا بند ماتحت مانے حاکم اعلیٰ کے حکم کو مالک سے کام کہنے نہ کہے کسی سے کام لغزش نہ ہو ورنہ گریگا وہ سر کبل اسکو بھی ہو یقین غایت اوسط طرح گرفتار سے ہو تو قواعد و چیرا اعضا یونہیں ہوں چیت یونہیں کام کاہل جو دھوکے غفلت کرے کہی یہ بات ہو ضرور سپاہی کی واسطے</p>	<p>دنیا و دین میں وہ نہ کہی ہو گاتر مسافر یوں اہل روزگار کی ہو طرز روزگار اوسکا اسی میں نفع اسی میں ہوا فخر تہا ہے غنا طاعت کو استوار سہکار کو ہے جیسے سپاہی کا اعتبار کرتی ہے اسکی مشق پیادہ کو شہسوار محنت سے جی چرائے سپاہی زینہار ہر دم ہو کیل کانٹے سے اپنے وہ ہوشیار کب تقل مزاج کو ہوتا ہے انتشار</p>
--	--

(۵) یہ امر تمام عالم پر ظاہر ہے کہ ہر جٹی دی امپرس کیساتھ اعلیٰ حضرت
 قدر قدرت کا خلوص و اتحاد مسرور و شاد ہے جس میں جبکہ تمام

ہندوستان ایک حالت ترزلزل میں تھا حضور پر نور کے جد امجد
 والد ماجد دولت برطانیہ کے کیسے مضبوط اور مستقل و مستحکم
 حضور پر نور کی فوج حیدر آباد کنٹنٹ ایا م عدو میں بڑے فوج
 کے دوش بدوش باغیوں کے ساتھ کس جرات اور بہادری سے
 لڑی اور دانشمندی و دیکر نیک نامی پیدا کی۔ ۱۸۵۷ء میں امپریل
 ڈفنس کے بارہ میں سب سے پہلے اعلیٰ حضرت قدر قدرت نے تحریک
 فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج کے روز تمام ہندوستان میں بار بار ہزار
 امپریل سرویس ٹروپس موجود ہے اور ہر ایک نیٹو پرنس کی
 خواہش ہے کہ انکی فوج قواعد پر پڑا اور تہذیب میں اعلیٰ درجہ
 کی لیاقت حاصل کرے یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ فوج
 اپنے فارمیشن کے وقت سے کچھ بیکار نہیں رہی بلکہ اول دفعہ

۱۹۶۱ء میں سرحدی جنگ شل گلجٹ - درگانی - وچترال میں
برٹش فوج کے ہمراہ سرحدی اقوام کے مقابلہ میں نہایت بہادری
اور شجاعت کے ساتھ لڑی اور تمغہ نیک نامی حاصل کیا۔

اپریل سروس ٹروپس کے قائم ہونے سے نہ صرف یہ ہوا کہ
برٹش گورنمنٹ کو جنگ کی وقت کمایگی بلکہ سپر امونٹ پاؤرنیٹو
پرنس کے لائیٹی اور اتحاد کا پورا پورا یقین ہو گیا اور خصوصاً
نیٹو پرنس کو اپنی سچی دوستی اور محبت کے اظہار کا موقع ملا
اس موقع پر یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ اپریل ڈیفنس کیلئے
سب پہلے اعلیٰ حضرت نے آفر کیا۔ اور وہ آفر اپریل سروس ٹروپس
کے فارمیشن کا باعث ہوا۔ اعلیٰ حضرت نے جو اپریل ڈیفنس کیلئے
آفر کیا تو یہ آفر گویا اپریل سروس ٹروپس کی عالیشان عمارت کا

پایہ اور امپریل ڈیفنس کی کتاب کی بسم اللہ ہو ہی اعلیٰ حضرت نے
 میرجی بی وی کوئین امپریس کی لائبریری اور وفاداری کی نسبت گزشتہ
 جشن سالگرہ مبارک میں جو اپنی جان نثار فوج کو مخاطب فرما کر چند
 اشعار ارشاد فرمائے اُن اشعار کو اگر امپریل سرویس ٹرپس
 کی کتاب کار و نقیہ دیا چہ کہا جائے تو بجا ہے۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

اسے اہل فوج دل سے اطاعت و تہکم کو	سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جان نثار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو	اس سے ہی کامگار ہو اس سے ہی نادر

(۶) حضور پر نور۔ ہر شخص اپنے مالک اور اپنے خداوند نعمت کا اپنی کو
 جان نثار کہتا ہے اور دعویٰ جان نثاری کرتا ہے لیکن وہ
 جان نثار لوگ ہیں جن کو ان کا مالک جان نثار سمجھے اور اسے میرے
 جان نثاروں کے خطاب سے مخاطب کرے پس اس موقع پر

ہم جان نثار جب قدر و مہمات کرین بجا ہے کیونکہ ہمارے بادشاہ
 جم جاہ طلال شد حضور پر نور نے اپنی تقریر مبارک کے آغاز میں
 ہم جان نثاروں کو جان نثار سراہا اور اپنی اسپیش مبارک کے
 آخر میں بھی اعلیٰ حضرت قدر قدرت نے ہم غلاموں کو جان نثاروں کے
 خطاب سے مخاطب کیا ۔

آصف نہار شکر ہے پروردگار کا	دی مجھ کو ایسی فوج و فاداجان نثار
-----------------------------	-----------------------------------

حضور پر نور یہ خطاب ہم جان نثاروں کے لئے تمغہ جان نثاری اور
 وثیقہ فرمان برداری ہے یہ امر فقط ہم کو کافی نہیں ہے کہ ہم اس
 ارشاد کو آب زر سے لکھ کر اپنے سامنے رکھیں بلکہ اپنے صفحہ دلوں
 پر منقش اور ہمارے زبانوں پرورد اور ہمارے بعد ہمارے گلدستہ پر
 کندہ رہے تاکہ جو لوگ ہمارے بعد او سپر گزریں تو یہ سمجھیں کہ اوس

سچے جان نثار سپاہی کا نشان ہے جو اپنی زندگی میں اپنے مالک اپنے
بادشاہ حضور پر نور کا جان نثار رہا اور اوسکا مالک اُسکو جان نثار
سمجھتا تھا اور جان نثار کے خطاب سے مخاطب کرتا تھا اشعار

یار پ نثار شکر ہے تیری جناب کا	تیرے کرم سے ہکو ملا ایسا شہریار
لطف عطا سے جسکے جہان بزم نساٹ	فیض سخا سے جسکے دل خلق کا مکار
ہے بادشاہ مملکت عزت و شرف	محبوب خلق ہو تین خاص کردگار
اللہ سے انتظام کہ نظام سے	صحرا و دشت ہو گئے گلزار و کشتزار
مانند واجبات سے لطف دائمی	مانند محکمات سے ترا عہد استوار
مردم شناس تجھ سے نہ تجھ کوئی حکیم	تجھ سے نہ قدردان نہ کوئی تجھ سے ناچدگار
جسکو نیا دیا نہ بگاڑا اُسے کبھی	پر بگڑے قسمتوں کو بنایا ہی لا کربار
جب تجھ سے شاہ ہو تو ہے عزت سپاہ کی	دست علی کے ساتھ ہی تو قیوم و الفقار

شکر ترا دلیر جوان مرد سرفروش	افسر ترا غلام نمک ارو جان نثار
------------------------------	--------------------------------

(۷) حضور عالی۔ یہ خانہ زاد اب اس تقریر کو دعائے ازدیاد
 عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہے۔ الہی جب تک آسمان و زمین
 اور جب تک ستاروں میں چمک اور آفتاب میں روشنی باقی ہے
 حضور پر نور کا آفتاب دولت و اقبال چمکتا رہے حضور پر نور کی
 عمر و دولت میں ترقی ہو خداوند عالم اپنے حبیب کے تصدق سے
 حضور پر نور کو اولاد صالح با عمر عطا کر۔ حضور کے سب مرادات دینی
 و دنیوی برآوین۔ حضور پر نور کے دوست خوش اور دشمن پامال
 رہیں آمین یا رب العالمین۔

گزرا نیدہ جان نثاران افسران و جوانان

افواج باقاعدہ گرام

اسپیچ حضور پر نور و ام سلطنتہ

بجواب اڈریس افواج باقاعدہ

مترشدہ - شعبان العظمیٰ ۱۳۱۵ھ

اے میرے جان نثار فوج والو

مین خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ مین تکو یہاں دوبارہ میری سالگرہ
کی خوشیاں مناتے ہوئے خیر و خوبی کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ اور
خوش ہوتا ہوں۔ جب طرح تکو فرط خوشی سے ایک سال ایک منٹ سے
بھی کم پایا جاتا ہے اویسی طرح مین بکمال مسرت اس جلسہ مین اور اگلے
جلسہ مین کوئی حد فاصل نہیں پاتا ہوں۔ کیونکہ آج مین بفضلہ تعالیٰ شہ

اوسی مقام پر اوسی اپنے عزیز فوج والوں کو اپنے سامنے وفاداری
و صداقت کا اظہار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو مین نے سال گزشتہ
دیکھا تھا۔ تھو میری سالگرہ کی خوشی ہے۔ مگر مجھے تھو دیکھنے کی
خوشی ہے۔ تمہاری خوشی سے میری خوشی کچھ کم نہیں بلکہ دہری
ہے تھو اس موقع پر جوش صداقت و عقیدت ہے مجھے جوش محبت
کے علاوہ جوش قدر دانی بھی ہے۔

مین نے تمہارے کمانڈر کے اس بیان کو بہت اطمینان کے
ساتھ سنا کہ تم سال گزشتہ اپنی فوجی قواعد و ضوابط کے
اس طرح پابند رہے کہ تادیب کی کارروائیاں سالہائے سابقہ کے
مقابل بہت کم ہوئیں۔ اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ سال
آئندہ ایسی کارروائیاں اور زیادہ کم ہو جائیں گی جس طرح تمہارے

بالادستوں کا پہلا فرض انصاف ہے اسی طرح تمہارا پہلا
 فرض اطاعت ہے۔ مگر ان دونوں فرائض کی ادائیگی کا ایک ہی
 طریقہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص سپاہی و افسر پوری پوری پابندی
 فوجی قواعد و ضوابط کی کرے تم جیسے سپاہیوں کو تمہارے
 فن میں طاق ہونے کے لئے قواعد سے بہتر کوئی چیز نہیں۔
 یہ تمہاری آئین و اطوار کی شائستگی کے لئے ایسی ہے جیسے تمہارے
 تلواروں کی زیبائش و صفائی کے لئے حقیقہ۔ اور ان سے
 تمہارے بالادست افسروں پر تمہاری اصلی حالت ایسی ہی ظاہر
 ہوتی ہے جیسی کہ تم کو اپنی وردیوں کی درستی آئینہ سے پائی جاتی ہو
 مجھے اسکے سنے سے بھی مسرت ہوئی کہ تم اسپورٹس میں ہفتہ وار
 بڑی دلچسپی کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔ اور اس باب میں تم نے

قابل تحسین ترقی جو کچھہ کی وہ آج کے اسپورٹس میں نہایت عمدہ
 طور سے نمایاں ہوئی میں اس تمہارے شوق سپاہ گری و ذوق
 بہادری کو بہت پسند کرتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ تم ایسے کاموں
 میں روز افزون ترقی حاصل کرنے کی کوشش میں کبھی تابی نہ کرو گے
 افسر الدولہ بہادر

تم نے افسروں کی فیاملیز کی طرف سے جو کچھ بیان
 کیا اسکو میں نے بہت خوشی کے ساتھ سنا میں ان کے اس اظہار خلوص
 وفاداری کی قدر کرتا ہوں۔ انکی خواہش اپنے بچوں کی بہبودی
 کی نسبت بالکل واجبی ہے۔ مگر اس کے پورا ہونے کے لئے
 دو باتیں ضرور ہیں ایک تعلیم و تربیت۔ دوسرے موقع و جائزہ
 بچوں کی تعلیم و تربیت زیادہ تر اون کے مان باب کی ذاتی توجہ پر

منحصر ہے۔ اور تعلیم یافتہ نوجوان لڑکوں کو خدمات دینے کیلئے
 میری گورنمنٹ کیلئے مناسب موقع اور خالی جائدادوں کی ضرورت ہے
 باز ہم مین افسروں کی فیا ملینز کی درخواست کا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔
 اور جب تمہاری طرف سے تعلیم یافتہ لڑکے پیش ہوں اور میری گورنمنٹ
 مین مناسب جائدادیں نکلیں تو مین تمہارے بچوں کو دوسروں پر
 ترجیح دینے میں ہرگز دریغ نہ کروں گا۔ کیونکہ میری جان تشارفوج
 والوں کا حق مرجح ہے۔ اسے میرے وفادار جان تشارفوج والو
 مین تمکو اپنے فوجی قواعد و قوانین کی پابندی کی اس لئے
 تاکید کرتا ہوں اور تمہارے آئین و اطوار کی شایستگی دیکھ کر اس لئے
 خوش ہوتا ہوں کہ یہ ذرائع مین اوسا صلی مقصد کے جس کو
 حاصل کرنے کے لئے مین نے تمکو سالگزشستہ ترغیب دی تھی

یعنے مین تھکواسواسطے تیار وشایستہ رکھا چاہتا ہوں کہ مین ہتھار
ذریعہ سے اگر موقع آجائے تو اپنی تاریخی دوستی کا عملی ثبوت بار بار
سلطنت برطانیہ کو بخوبی دے سکوں۔ مین بہت خوش ہوا کہ تم اس بات
اچھے طور سے سمجھ گئے ہیں۔ اور اپنے کو میری وفاداری اور گورنمنٹ
آف انڈیا کی خیر خواہی مین ہمہ تن مصروف رکھا چاہتے ہو۔

قطعہ آصف

دلیرو دلاور شجاع و جہری	اکہی تراشکر ہے یہ سپاہ
ہراک اپنے جوہر مین ہے جوہری	ہراک اپنے گوہر مین عالی گہر
بہادر ہے ہر شکر و شکری	تہور ہے چہرہ سے انکے عیان
اسی مین ہے بہبودی بہتری	وفادار ہو جو نمک خوار ہو
نگہبانی دولتِ قیسری	جہان تک ہو ممکن کرے میری فوج

<p> رہے ہوشیاری جو مد نظر جو تدبیر صائبے پائے فروغ بشر کی طبیعت میں ہو راستی بڑا ہے جو اعلیٰ سے ادنیٰ بنے ہنرمند ہونے کی خوبی یہ ہے رہن ساز و سامان سے اپنے دست کرے مشق اوس فن کی جس فن میں ہو ہنرور سے ہے سلطنت کا نمود بنایا حکیموں نے تھا آئینہ جو ہونگے قواعد میں چالاک چست تمہاری طرف سے وفاداریاں </p>	<p> نہوگی کسی کام میں ابتری مقدر کی اوسکی ہے نیک اختری خدا دے نہ کجرائی و خود سری مزا یہ ہے پستی سے ہو برتری سپاہی کرے بہت افسری جو ہو تیغ بجلی تو گہوڑا پری یہی آدمی کی ہے دانشوری نہر ہی سے ہوتی ہی نام آوری ہوئی شہرت صنع اسکندری تو پہر کیا نہوگی نہر پروری ہماری طرف سے کرم گتری </p>
--	--

	<p>دعا یہ ہے آصف کی اس فوج پر رہے سایہ دامن حیدری</p>	

پندروان اڈریس منجانبہ دیوان

گزارانیدہ ۶ شعبان ۱۳۱۳ھ

الْبِسْمِ وَالْحَمْدُ لَكَ كُنْتُ اَوْسَنَ كَوْتُوِيَه دَوْلَظْمِيْن لِيَكُنْ اِنْ كَ
 مَعْنَى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَوْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ كَهْنَا اَوْ
 دُوسَرِيْ خُوبِيْ اِنْ دَوْلَظْمُوْن كَ لَكُنْتُ اَوْ زَبَانِ سَا اَكْرَنِيْ مِيْن
 سُرُورِ كَانَاتِ صَلَوَاتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِ كَ فَرْمَانِ كُلِّ اَمْرِ ذِيْ بَالِ
 اَلْحَمْدُ كِي تَعْمِيْلُ يَہِيْ ہُو جَاتِيْ ہے

نعم اللہ علی العباد کثیرۃ	وَأَجْلَبْنِ عَدَالَتِ السُّلْطَانِ
---------------------------	-------------------------------------

یعنے جہان خداوند کریم کی اپنے بندوں پر بہت سی نعمتیں ہیں اور میں

بزرگ ترین نعمت بادشاہ کی عدالت ہے ۔

انسان کا خاصہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور مان باپ وغیرہم کی سفارش اور کہنے سننے پر غیر کے معاملہ میں جسکا فیصلہ ہونا یا طے پانا اسکی ذات سے وابستہ ہوتا ہے جاسیما عمل کر جاتا ہے ۔ اور باوجود علم کے سفارش کرنیوالوں کے تعلقات کے سبب سے جسکا اثر روحانی اور جسمانی ہوتا ہے اس امر کو وہ مطلق نہیں دیکھتا کہ اس کے اس فعل میں کس حقدار کا حق تلف ہوتا ہے جو تلف نہونا چاہیے اور کس غیر مستحق کی اعانت کیجاتی ہے جو نہ کیجانی چاہیے اور اسحالت کو ہم اپنے نفوس کے روزانہ ضروری کاروبار میں محسوس کرتے ہیں ۔ لیکن ہم نے کبھی نہیں سنا اور کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت ظل سبحانی اعلیٰ حضرت بندگان تعالیٰ مدظلہ العالی نے

کسی غیر مستحق کی اعانت کی ہو یا کسی حقدار کو اس کے حق سے محروم رکھا ہو۔ چنانچہ حضرت کا شعر خود اس بات کا گواہ ہے

مجھے ہو گئی نگرہایت کہی اس موقع پر	ترک انصاف کروں میری عاقل نہیں
------------------------------------	-------------------------------

یہ مبارک مہینہ اور اسکی یہ مبارک رات بہی کیسی منور اور کیسی سنورا اور کیسی فرحت افزا ہے کہ اس کے نور پر ایسے روز روشن کو بھی (اگر اسکا وجود دنیا میں ہو سکے) ضرور رشک آئے گا جہین جلی ایک آفتاب کے سوا بہت سے آفتاب مشرق سے طلوع ہونگے خط نصف النہار پر چمکتے ہوں اور اسکی فرحت افزائی پر اگر ساکنان خلد برین کو بھی اپنی دائمی خوشی پہنچ معلوم ہونے لگتی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن یہ معلوم رہے کہ یہ رات ایسی منور اور ایسی مسرت بار صرف اس لئے ہوئی ہے کہ اس رات آثار ولی نعمت اعلیٰ حضرت علیہ السلام

چونتیسویں سالگرہ مبارک کی تقریب کا جلسہ ہم جان شارون نے نہایت ہی
 خلوص عقیدت کے ساتھ منعقد کیا ہے اور اس جلسہ میں ہمارے آقائے
 ولی نعمت اعلیٰ حضرت خود بنفس نفیس جلوہ افروز میں قطعہ

زلفات بہمان سہری جان بازار	ز قدر شوکت سلطان نگشت چہ سبز کم
کہ سایہ کرد چو تو شاہ بر سرایان	کلاہ گوشہ مایان بہر و ماہ رسید

جان شارون کی یہ عزت افزائی کچھ آج ہی مہین ہوئی کہ اسکو اتفاق
 پر محمول کریں۔ بلکہ ہمیشہ سے حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی اعلیٰ حضرت
 قدر قدرت کی نظر غایت اور سرفرازی ہم نگوں شارون پر مبذول رہی ہے
 اور حضرت بندگانِ عالی کے مراحمِ شروانہ سے ہم کو یقین واثق ہے کہ
 حضرت بندگانِ عالی آئندہ ہم وفا شعاروں کی عزت افزائی نسلاً بعد نسل
 بطناً بعد بطن اسطرح فرماتے رہیں گے۔ اگرچہ ہمارے بزرگوں پر

جیسے کہ میران یار جنگ تدبیر الدولہ و دلدار خان و رسول یار جنگ
 و شاہ عالم خان - وہبہادر خان - و سردار خان - وغیرہم پر شامان سلف
 کی خاص عنایت تھی جبکہ ہمیں فخر تھا - لیکن حضور انور کی غرت افزائی
 نے ہمارے دل سے اُس موروثی فخر کو بہلادیا کیونکہ حضرت کی نظر
 عنایت اس قوم کے ادنیٰ ادنیٰ سپاہی پر ہے - ہمیں جو فخر حاصل
 ہوا ہے ہماری آئندہ نسلوں میں قیامت تک قائم رہیگا - ہم حضور
 فیض گنجور کے اوصاف حمیدہ کا بیان کرتے ہیں اور اپنے سچے
 بیان کا ثبوت اس طرح سے دیتے ہیں کہ پہر سیکو اوس کے ٹانے میں
 ذرا بھی تامل نہوگا - نواب لارڈ لینسڈون بہادر سابق و ایسٹ
 کشور ہند اپنے زمانہ حکومت میں جبکہ وہ ریاست حیدر آباد میں ہمارے
 آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی کے مہمان تھے

حضرت کے وسیع اخلاق میں لکھتے ہیں کہ ”مجھ کو بعض اون لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جن کو اعلیٰ حضرت قدر قدرت سے سرکاری طور پر تعلق رہا اور سب بالاتفاق اون اوصاف کے شاہدین جنکی وجہ سے اعلیٰ حضرت اون لوگوں کی ہمدردی اور خوشنودی کو گرویدہ کر لیتے ہیں جن سے اونکو کام پڑتا ہے“ اور نیز نواب مدوح حضرت ظل سبحانی اعلیٰ حضرت کی عام نوع انسانی کی ہمدردی کی نسبت یہ لکھتے ہیں کہ ”اعلیٰ حضرت ہمیشہ انسانی ہمدردی کے اون دعوؤں کے تسلیم کرنے پر بھی مستعد ہیں جنکا اثر صرف ممالک محروسہ ہی پر محدود نہیں ہے مذکورہ بالا ہر دو فقروں سے ہر ایک شخص اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ نواب ولیم علی شاہ نے ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت کی نسبت ایسا خیال ظاہر فرمایا ہے کہ یہ اون کے حسن اخلاق کی وسعت

اور نوع انسانی کی ہمدردی کس درجہ پر ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی رعایا کے محبوب ہو گئے ہیں اور رعایا ان کی ایسی مطیع اور فرمان بردار ہے کہ ان کے ایک گوشہ چشم کے اشارہ پر اپنے کو اور اپنی آل و اولاد کو اور جان و مال کو تار کرنے پر ہزاروں جان سے آمادہ اور اسکو اپنے لئے موجب فخر و عزت جانتی ہے۔

جس قدر خوشی ظل سبحانی اعلیٰ حضرت کو اپنی رعایا کی بہبودی اور آسائش کے دیکھنے سے ہوتی ہے شاید مان باپ کو بھی ایسی ہی خوشی ہوتی ہوگی۔ جبکہ وہ اپنی اولاد کو آسودگی میں پاتے ہوں گے اور کبھی مان باپ بھی اپنی اولاد کی ترقی و بہبودی کے کاموں میں ایسے مصروف نہیں ہوں گے جیسے کہ حضرت ظل سبحانی میں چنانچہ وہ اپنی ایک اسپرچ میں عام رعایا کی طرف خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ تمہاری

عام یہودی کے کاموں میں ہمیشہ مجھے خاص طور سے دلچسپی ہے اور
 تمہاری آسائش اور آسودگی کے دیکھنے سے مجھے ہر وقت کمال درجہ کی
 خوشی حاصل ہوتی ہے تمہارے باہمی اتحاد اور اتفاق میں میری
 کامل رضامندی اور اطمینان ہے اور تمہاری طاعت و شکر گزار سے
 مجھے اپنی سعی کا عمدہ معاوضہ ملتا ہے پس جب تک کہ میری گان
 مثل قلم متحرک رہے اور میری دوات تن میں سرخی خون باقی ہے
 میں تمہاری ہر قسم کی ترقی و بہبودی کے کاموں میں ہمہ تن مصروف
 حضور لا مع النور اعلیٰ حضرت بندگانی متعالی مدظلہ العالی کی
 فیاضیوں اور عنایتوں کا شکریہ کس طرح ہم سے ادا ہو سکتا ہے صرف
 اگر ہم انکی طاعت اور فرمان برداری حسب دلخواہ کر لیں تو ہم
 سمجھیں گے کہ ہم کو دو نوجہان میں سرخروئی ہوئی۔ پس ہم پر واجب ہے

کہ ہم حضرت بندگانی کی اطاعت کا اظہار زبان سے قلم سے
ہاتھ سے ذات سے جان سے مال سے کریں۔

تخل اور صلح کل میں حضور پر نورؐ والکا طین الغیث والعافین عن النبا
س کے مورد ہو سکتے ہیں۔

جب ہم ظل سبحانی کی تواضع اور انکساری کو دیکھتے ہیں تو تعجب
ہوتا ہے اور ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ سالہا سال گوشہ اعتکاف
میں بیٹھ کر ریاضت کیا ہو اللہ کا طالب اور جذب الہی میں ڈوبا ہوا
بے لوث خدا کا بندہ یہی ایسا متواضع اور منکسر المزاج ہوگا جیسے
کہ حضرت ظل سبحانی بندگانی میں ایک اڈریس کے جواب میں
وہ یہ فرماتے ہیں جبکہ مضمون یہ ہے کہ یہ میری رعایا کا حسن
ظن ہے کہ وہ میرے کاموں کو جسمیں بہت کم خوبی ہوتی ہے

وہ اونکو اپنے مطیعانہ عادات کے میگنی فائینگ گلاس سے دیکھتی ہی
 جسین چوٹی چیز بڑی ہو کر دکھائی دیتی ہے سبحان اللہ اس
 اقتدار میں کیسا تواضع اور خود بینی سے کتنی دوری ہے سعدی نے
 سچ کہا ہے ۛ تواضع کند ہوشمند گزین ۛ ہند شاخ پر سیوہ
 سرور زمین ۛ امیر المومنین ظل سبحانی اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی کی شجاعت
 اور اون کے شجاعانہ اعمال کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ اس خاص
 کام میں اون کو وہ مشق و مہارت ہے کہ ملک کن میں تو کیا اقلیم ہند
 میں اونکا کوئی نظیر نہیں جیسا کہ نشانہ اندازی اور شہسوار می میں فرد فرید
 اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت کی ذات مبارک کو جامع العلوم
 والفنون بنایا ہے ظل سبحانی اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی کے شانہ اطاعت
 کی یوں تو دکن کی تمام رعایا مور ہے۔ مگر ہم جان نثاروں کو

ایک اور بھی خصوصیت ہے۔ وہ خصوصیت ہماری جان شاری اور
جان بازی ہے۔ کیونکہ سلطنت میں دو چیزیں باوقعت اور اوس کے
رکن اعظم ہیں۔ اول اہل سیف دوم اہل قلم۔ ہکو خدا کا شکر گزار رہنا
چاہئے کہ اوس نے ہکو ایسے صاحب السیف و القلم بادشاہ سراپا
مرحمت کے طبقہ اہل سیف میں رکھا اور وفا شعار ی اور جان شاری
کو ہمارے آبا و اجداد سے وراثت میں ملی ہے اور ہم خداوند عالم
سے دعا کرتے ہیں (کیونکہ وہ مجیب الدعوات ہے) کہ وہ ہکو اور
ہماری اولاد کو اپنے بادشاہ کی اطاعت اور اون کے حکم پر
جان شاری میں ثابت قدم اور سرخرو رکھے۔ اور ہم سچے دل سے
اعتقاد رکھتے ہیں اور اس بات کو یقینی طور پر جانتے ہیں۔ کہ
امیر المسلمین ظل سبحانی ہم جان شارون پر نظر الطاف کہتے ہیں

اَب ہم اس مبارک اڈیس کو امیر المسلمین حضرت ظل سبحانی
 اعلیٰ حضرت کی درازی حیات کی دعا پر ختم کرتے ہیں اور وہ ہمارے
 دعا یہ ہے۔ اے مجیب الدعوات تو ہمارے بادشاہ محبوب علیخان
 کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اطول العمر کرین تم آمین
 فامین بخرمتہ البنی وآلہ واصحابہ الطاہرین۔

اسپیج اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی متعالیٰ ظلہ العالی

بجواب اڈریس قوم ہندویہ

مترشدہ ۶ شعبان ۱۳۱۷ھ

میرے جان نثار فوج والو

تمہارا اڈریس ہی سنکر مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اگرچہ میں عام
رعایا کا اڈریس لے چکا اور نظم جمعیت کا اڈریس بھی انشاء اللہ تعالیٰ
متعاقب لونگا۔ باز ہم جب تم نے خاص طور سے اڈریس دینے کی
خواہش بڑی عقیدت مندی کے ساتھ اپنے وزیر صیغہ کے دریغہ سے
ظاہر کی تو میں اسکو پورا کرنا مناسب سمجھا کیونکہ تمکو مجھے دوہرہ تعلق ہے

تم نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ اُس قدیم الایام کے زمرہ ملازمین میں
 ہو جو میری ریاست کے موروثی نگوار اور جان نثار ہیں میں جانتا ہوں
 کہ تم میں اکثر ایسے ہیں جنکے باپ دادا نے میرے آبا و اجداد کی فرمانبرداری
 میں کبھی اپنے جان و مال سے ہرگز دریغ نہ کیا۔ تم نے اپنے اڈریس میں
 اپنے چند شہور بزرگوں کے نام لئے ہیں۔ اس سے مجھے وہ بات
 یاد آئی کہ سابق جمہدار پیشہ اور پولیس والوں نے زمانہ ماضی میں راہزن
 ڈاکو وغیرہ کی سرکوبی میں کقدر جانفشانی کی تھی اور غالباً اسی
 جانفشانی کا ایک ثمرہ یہ بھی ہے کہ اب سہل طور سے چو طرف
 امن و امان قائم کیا گیا ہے تمہارے اڈریس سے صاف ظاہر ہے
 کہ تمہارا بھی میری نسبت وہی وفادارانہ خیال ہے۔ جو تمہارے ماضی
 سرشتہ داروں اور جمہداروں کو میرے بزرگوں کی نسبت رہا۔ میں

تمہارے موجودہ اظہار صداقت و عقیدت کی قدر کرتا ہوں اور میری خوشنودی
 اسی میں ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے جادۂ اطاعت پر ہمیشہ ثابت قدم
 رہو گے اور میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری کوشش یہی رہیگی کہ ہر وقت
 تم کو ہر قسم کی آسائش و آسودگی حاصل رہے اور تمہارے لئے اس
 نصیحت پر عمل کرنا بہت مفید ہوگا۔

حافظ طریق بندگی شاہ پیشہ کن	وانگاہ در طریق چو مردانہ باش
-----------------------------	------------------------------

قطرہ آصف

سپہگری کے یہی معنی ہیں دل قوی کہنا	جو بین دلیر و دلاور و نہیں نے پایا ارج
دُرست و حُسن ہو ہے خواہش آصف	کہ جانتے ہیں نہیں یہ فتح جنگ کی فوج

سولہواں اڈریس منجانب سے کہتیریاں

رفت فلک کی پیسے اس آستان سے	خوشید گیا ہی تمہارے نشان سے
نام خدا ہے ظل الہی تمہاری ذات	رتبہ نہ کیوں بلند ہو سار جہان سے

حضرت پیروم شد

ہم جان نشان قوم برہم کہتیری نہایت عجز و ادب و کمال انکساری و
 فروتنی سے جو سچے خیر خواہ و جان نشان رعایا کا شیوہ ہے بذریعہ اڈریس
 ہذا پائے تخت خداوندی کو بوسہ دینے کا افتخار حاصل کرتے ہیں اور
 امید کرتے ہیں کہ ہمارے ناچین معروضہ کو خلعت سعادت سے نواز
 بخش کر ہم کو ان موروثی و جان نشان قدیمی کی غرت افزائی فرمائی جا
 جہاں پناہ پر مخفی نہیں کہ سلف سے سلاطین عظام و شاہان کرام کی

تقریب سالگرہ کے محافل عشرت زیب ترتیب پاتی رہیں اور ہر طبقہ کے لوگ رسم ہنیت بجالائے اور مبارک باد ادا کرتے رہے مگر کبھی ایسا نہوا کہ اس مبارک تقریب میں رعایا و ملازمین کو اپنے ولی نعمت کی قدسوسی کی عزت ملی ہو اور سلطان وقت کی جانب سے موافق ان کے حقوق و اعزاز کے اظہار خوشنودی کے ساتھ دلجوئی فرمائی گئی ہو مبارک ہے وہ محفل حسین اعلیٰ حضرت ظل اللہ خلیفۃ اللہ فی الارض سریر آراہون اور پرگزیدہ ہے وہ مجمع جو آقائے ولی نعمت کی شرف حضوری سے مشرف ہوا ہو۔ عالیجاہا۔ ہم لوگ اس مبارک موقع پر اپنی مسرت قلبی اور جوش عقیدت کے اظہار کے ساتھ مختصر اُن امور کا تذکرہ کرتے ہیں جو حضرت اقدس اعلیٰ کے زمانہ میں برکت میں ہمارے سود و بہبود و فلاح و رفاه کے لئے جاری کئے گئے

ہمارے حضور کے زمانہ میں عدالتین قائم ہوئیں۔ قانون کا رواج
ہوا۔ پولیس نے ہر حصہ ملک میں امن عام قائم کر دیا اور صیوہ صفائی
نے صحت عام کی صورت بنادی۔

ہمارے حضور کے زمانہ میں ڈاکٹر خانے و شفا خانے ہر حصہ ملک
میں قائم ہوئے ڈاک کا عمدہ انتظام ہوا۔ ریلین جاری ہوئیں
آبپاشی کا ایسا انتظام ہوا جس سے جنگل جنگل مریض اور ہر جگہ لالہ
و گل شکفتہ ہوئے۔

ہمارے حضور کے اقبال کی برکت سے زمین نے اپنی معدنوں کو منڈ
کے طور پر پیش کیا جو مختلف کاموں میں کارآمد اور مصنوعات کے
حق میں بمنزلہ مادہ وسیع ہوئے۔ ہمارے حضور کے زمانہ میں
تعلیم کا بیج بویا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا برگ و بار ملایا کہ

ترقی یافتہ ممالک میں با اینہما ہتھام ایسی سرسبزی بہنیں دیکھی گئی
 علی الخصوص حضرت پیرو مرشد کا ارشاد فیض بنیا دجو بجواب اڈریس
 جاگیر داران و منصب داران مرحمت ہوا تھا۔

اُب میں اپنے حقوق کی آپ پر فرمائش کرتا ہوں۔ میرا حق یہ ہے
 کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم دین ایسی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط
 زیبائش ہوں بلکہ ریاست کے قوت بازو میری دولت کے کاکان
 مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور نمک حلال ملازم اپنے مالک کے
 مہذب متقی ایمان دار محب وطن بن جائیں۔“

حضرت کے ان الفاظ نے جو حزر جان بنائیکے قابل ہیں ملک کے
 دلوں میں اس قدر شوق تحصیل علم کا پیدا کر دیا کہ آج ملک کن نور
 تعلیم سے منور ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے قوم نے بھی ایک مدرسہ

قائم کیا ہے جسکو سرکار نے بنظر رعایا پروری امداد سے
سرفرازی فرمائی ہے۔

ہمارے حضور کے زمانہ میں قومیت و مذہب کے تفرقہ جو تمدن
میں خلل انداز ہوا کرتے ہیں اوٹھ گئے اور حسن نیت و توجہ
خداوندی رعایا کے تمام فرقے آپس میں شکر کی طرح مل گئے
ہم نہایت فخر و مباہات کیساتھ عرض کرتے ہیں کہ بدو ایالت
خداوندی سے اب تک حیدر آباد کن میں کسی قومی و مذہبی لطائف
کا ایک معاملہ بھی پیش نہیں آیا۔

ہمارے حضور کے عہد ہمایوں میں یہ سہ سالہ قحط ہمارے جان
اطاعت گزار سرون پرستے کیلئے گزر گیا۔ قحط نہ تھا وودہ کی
لکھی تھی جسکو خادمان دولت نے نکال کر بینکد یا۔ ہمارے حضور نے

نہ فقط ملک کن کو ترقی یافتہ و مہذب و ہنرور بنایا بلکہ انکی
 صفت قدردانی و تحقیق شناسی نے اقطاع عالم کے
 صناعتوں و ہنرورون کو اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے مصنوعات
 اور دستکارون کو بھی بکر صلہ و انعام پانیکا عادی کرادیا۔

اسپیج علیٰ حضرت سجاد ادریس رحمہ کتیران

مترشدہ ۶ شعبان ۱۳۱۰ھ ہجری

اے میری عزیز رعایا اے قوم برمہ کتیران

تمہارا ادریس جو تمہاری موروثی وفاداری کا صداقت نامہ ہے

اوسکو میں نے بہت خوشی کے ساتھ سنا۔ میرے خیالات

تمہارے نسبت بالکل ویسے ہی ہیں جو تمہارے بزرگوں کے

نسبت میرے بزرگوں کے تھے اور میں بہت خوش ہوا کہ تم بھی

اس بات کو بخوبی جانتے ہو اور اسکو اپنا موجب فخر و ناز سمجھتے ہو

حتیٰ کہ تم نے بوفور محبت مجھے اپنا محبوب اسم با مسمیٰ قرار دیا ہے

مگر میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ میں بھی تمہارا سچا محب ہوں اور جیسے

تم وفاداری اور اطاعت گزاری پر ہمہ تن آمادہ ہوا و سیطرہ میں
 بھی تمہاری بہبودی اور شکر گزاری کا بدلہ خواہاں ہوں۔

مطلع آصف

رہیگانہ ہرگز کبھی خوار ہو کر

وفادار جو ہونک خوار ہو کر

ستروان اڏيسين بجانب زمان فوج بيقاعه

بجھور فيض گنجور اعلى حضرت قدر قدرت سکنند شوکت
 وارا حشمت رستم دوران افلاطون زمان ظل الله
 عالم نپاه مظفر الدوله مظفر الممالک نواب
 سیر محبوب عليخان بہادر فتح جنگ نظام الدوله
 نظام الملک آصفجاہ جی - سی - یس - آلی خلد اللہ
 ملکہ و سلطنتہ وزید اللہ عمرہ و اقبالہ و اجلالہ -

بجھرت السلطان الاعظم و الخاقان الاجل الاکرم
 جامع غزۃ العرب و الحمد ناشر الویتہ الرافتہ و الکرم
 علی روس الاہم ظل اللہ تبارک و تعالیٰ فی العالمہ

٢ آصف الزمان اسكندر ٢ الاوان ناصر ملت ٢ الاسلام
 والايمان ناظم منشور دُرِّ النظام الخراء افضل الرؤساء
 والملوك والامراء سيف ٢ الله المسلول سلالة عثيرة
 ٢ البتول ملك بلادنا المانوسة رئيس الممالك المحروسة
 ٢ حمى الله ببقائه ساحتها من غير الزمان وخصها
 بسنائك بالامن والايمان مولينا الذي مرجعنا اليه ووكلي
 ٢ امرنا الذي اعتمدنا بعد ٢ الله عليه معدن العدل
 والفضل واليمن والاحسان المتمثل لقول الرحمن ان الله
 يامر بالعدل والاحسان ٢ مبارك الاسم ٢ عز القبة
 ٢ على حضرت حضور فر نور بندگانه تعالى متعالى النواب
 مایر محبوب علیخان بهادر خلد ٢ الله طلال عو ٢ طفله

علی البریۃ و مین معارفہ علی النفوس البشریۃ و
 قلمہ المامون الاحکام مملکتہ جامعہ و سیدہ المسلمون
 لغیرہم اعدائہ قاطعاً ما برحت وجوہ متبعیہ بسناع
 سعادتہ ساطعہ و ضیاء نورہا بسیادتہ لامعہ
 اللہم النصر و اقم لہ البواب الفتوح و ا حفظہ و اولادہ
 و دیارہ عن الشرور و الفتن القیوم اللہم طول بقاہ
 و عجل المنیۃ لمن عادہ و اجعلنا و آلنا و مالنا فداہ
 و انزقنا الحیاء العاصم و الوفاء الدائم برحمتک یا ارحم الراحمین
 ہم جان شارفوج بیقاعدہ جو حضور پر نور کے نک پروردہ
 و فاشعار فرمان بردار رعایا ہیں۔ بہراران عجز و ادب درود
 سراپا فیض و برکت و آستانہ مبارک پر سرعقیدت خم کر کے

قادر و الجلال کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمارے جہان پناہ شاہ عالمیجاہ
 رستم زمان خاقان کلاہ کی چونتیسویں سالگرہ مبارک کی تقریب جشن بہنیت
 میں تہ دل سے اظہار مسرت و عقیدت کے لئے ایک سال کے
 عرصہ سے شہنی تھے۔ اور گہریاں گن رہے تھے کہ خدایہ دن کہاے
 کل امر مرصون باوقا تھا آج کی شب اعزاز و افتخار بخشا گیا۔

مذاہم سران چین کہ خاطر منجوت	آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
------------------------------	------------------------------

اے ہاتھ غیبی یہ کون سال ہمایون فال اور کون ماہ مبارک
 اور کون سعود روز ہے کہ جس میں یہ دہوم دہام مچی ہو ہی ہے
 اور ہمارے دلون میں مسرت و انبساط کا جوش و ولولہ ہے اور کون
 ہمایون تاریخ ہے کہ چو طرفہ شادیاں نے بچ رہے ہیں اور صدائیں
 مبارک باد کی و نعرے تہنیت بلند ہو رہے ہیں۔ اور کون یہ شب

جوشب چہار دہم سے بدرجہ ماہر ضیا ہے ہجوم قنادیل و بہار چراغان
 مثل ہجوم نجوم فلک نمایان اور روشنی ٹٹیوں وغیرہ کی مانند شعاع
 کہکشان آب و تاب بین لعان ہے یہ وہی سبب دن نیک گہری
 اور روز مبارک ہے کہ ہمارے ولی نعمت آقائی نامدار کا جشن باسعاد
 سالگرہ مبارک ہے۔ جس میں بادشاہ جہان پناہ ظل اللہ کا مقناطیسی
 اثر ہم جان نثاروں کو یہاں تک پہنچ کر لایا اور ہم کو اس غرت و حرمت
 کے ساتھ قدمِ مہینت لزوم سے سعادت حاصل کر نیکا موقع ملا۔
 قدرتی طور پر مالک سیف و قلم آقائے ذی جشم و خدم کے تہذیب
 اخلاق اور تدبیر منزل سیاست مدن۔ رعایا پروری قدر دانی
 معدلت گستری کے پر جوش کیفیات عموماً۔ اور خصوصاً افواج شاہی
 اور ہم جان نثاروں اور جان بازوں کے دلون میں ایسے سار بھی ہیں

جیسے قوت حافظہ دماغ میں استعداد یہ ذہن میں۔ اعتقاد یہ
 دل میں ملکہ حصول ہر شے طبیعت انسانیہ میں۔ اور خاصہ ہم جان نشان
 موروٹی اور فدویان ملکی و آبائی کے بجز خار قلوب میں موج زن
 اور جوش پر زور سے ہم دم دم سیال۔

اعلیٰ حضرت کے ضمیر پر تنویر پر روشن ہوگا کہ بھجواسے آیہ کریمہ
 لقد کرمنابی آدم اللہ تعالیٰ نے انسان کو جملہ مخلوق پر بزرگی
 دی اور اشرف المخلوقات کے خطاب سے فخر بخشا۔ پہر اس زمرہ سے
 حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم پر شرف و
 بزرگی دیکر وما ارسلناک الا رحمة للعالمین کی خلعت سے
 مفر کیا اسی طرح صحابہ و تابعین سے جو بزرگی خلفاء اربعہ کو
 حاصل ہوئی وہ سیکو نہیں سلسلہ وارا اللہ تعالیٰ نے حضرت طلحہ سبانی

خدا اللہ ملکہ کی ذات مجمع الصفات کو اپنے ماتحتین و محکومین رعایا پر
جو شرف و بزرگی دے اظہر من الشمس ہے دراصل یہ بات کسی کی میراث
نہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء سچ تو یہ ہے

تو در سیرت بادشاہی خویش	سبق بردی از بادشاہان پیش
-------------------------	--------------------------

اے بادشاہ جہان پناہ - حضرت کی ذات بابرکات نہ صرف مجمع کمالات
و ستودہ صفات ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ
وہ خوبیاں عطا فرمائی ہیں کہ ہم خانہ زاد بافتخار اور بلا درینج سچ
عرض کرتے ہیں کہ اکثر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے اوصاف کا آپ کے ذات بابرکات میں پر تو ہے چنانچہ منجملہ ان کے
صرف ایک ایک صفت و خوبی تمثیلاً عرض کی جاتی ہے -

حضرت کے جو دو سخا کا یہ حال ہے کہ ہر کہ و مہ آہلی داد و دہش سے مالا مال ہے

کوئی شخص اسکا عوض و بدلہ نہیں کر سکتا اور نہ کسی میں اس امر کا یارا ہے
 یہ صفت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کی ہے جسکا پر تو حضرت کی
 ذات میں موجود ہے۔ جنکی شان میں یہ آیت قرآنی نازل ہوئی
 مَا لَاحِذٌ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ - حق و باطل کے تمیز کرنے و پہچاننے
 کا ایسا مادہ قدرت پر آپ میں ہے کہ اسوقت آپہی اپنے نظیر میں
 یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو اللہ تعالیٰ نے
 انکو دی تھی آپ میں بھی اس صفت کا نور ہے جنکی نسبت یہ آیت نازل
 ہوئی جَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بَدَ فِي النَّاسِ - خیر جا کایہ حال ہے کہ
 ہم جان نثار اسکو زبان و قلم سے بیان نہیں کر سکتے یہ شان حضرت
 عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہے جنکی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی
 الَّذِينَ يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ آپ کی ذات بھی اس صفت

موصوف ہے

زہے بجز بخشایش و کانچہ
کے ستھہ انداز و جودت وجود

شجاعت اور رحم و کرم کا یہ حال ہے کہ کوئی آپ کا مقابل نہیں یہ شان
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جنکی نسبت یہ آیت نازل ہوئی
۱۲ المودۃ فی القربی بیگانہ و خویش کے ساتھ حضرت کی صلہ رحمی
و مودت و محبت و شفقت ایسی ہے جنکے باعث حضرت بہمہ وجوہ اس

صفت سے متصف ہیں

عدل انصاف و شجاعت کرم وجود عطا
آنچہ شان بہہ دارند تو تنہا داری

اسے بادشاہ عالم پناہ - عادل زمان - رعایا پرور - عدل گستر سکندر
دارا صولت - خاقان زمان حضور کی ذات قدسی صفات ستون ایوان
شہریت - رکن قصر معدلت - جوہر شمشیر شجاعت - زینت سر پر سخاوت

شہسوار عرصہ لبالت - معدن صدق و صفا فخرن مہروفا - کوہ تمکین
 جبل صبر و تحمل بحر جود و تبدل - درجے بہاے دریای حلم و عقل - ساقی
 سلسیل ایمان شمع کا شانہ ایقان مورد انوار آہی - غواص دریائے
 نائتا ہی معانی ہے

زہے دین و دانش زہے عدل و داد	زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد
------------------------------	------------------------------

حضرت کا محب - محب خدا و رسول - حضور کا عدو و عدو سے خیر البشر
 حضور کی الفت و اُلفت سرمایہ سعادت - حضور کی پیروی و خوشنودی
 باعث رفع درجات - جہان پناہ کی مخالفت مورد ضلالت و شقاوت
 پیرو مشد کی اطاعت و فرمانبرداری جملہ رعایا و جان نثاروں پر واجب
 و لازم ہے - جسکے لئے آیہ قرآنی ناطق ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا
 الرسول و اولی الامر منکم - اسے مرجع عالم فی بلاد محروسہ القلم

سرکار کی ذات ان تمام صفات سے کیون نہ متصف ہو اس لئے کہ
 سرکار سلالہ خاندان صدیقی و خلاصہ دودمان مصطفوی ہیں۔
 خود بدولت و اقبال نے اپنی رعیت کی پرورش اور ان کے جان
 و مال کی حفاظت خصوصاً فوج کی نگہبانی اور قیام امن و عدل گیتی
 میں اپنی عنایت سے کیا کیا نہ کیا۔ سب کچھ کیا نہ کروں جفا میں
 جہیلین۔ طرح طرح کی شقتیں اپنی ذات مبارک پر گوارا فرمائیں

نگیند کرم مائے تو در قیاس	چہ خدمت گزار وزیران سپاس
برون بنیم اوصاف شہ از حساب	نگیند درین تنگ میدان کتاب

اے بادشاہ جہان پناہ۔ آپ کے عہد ہمایوں مہدین ہم جانتار
 فوج کی حق سانی و فصل خصوصیات کے لئے محکمہ نظم جمعیت
 مقرر کیا گیا جسکی وجہ سے ہمارے حقوق کی نگہداشت اور

خصومات کا اعلیٰ اصول انصاف پر فیصلہ ہوتا ہے اسکی نگرانی
 کیواسطے محکمہ معتمدی قائم ہوا۔ اور سب سے بڑا فخر کی یہ بات ہے کہ
 خود بدولت اقبال بھی سنگین و سترگ و اشتطامی معاملات ہی نہیں
 بلکہ ہر خفیف معاملہ میں جبکی حق تلفی کا احتمال ہو تبس نفیس ملاحظہ
 فرماتے ہیں اور احکام صادر فرماتے ہیں۔ قانونچہ مبارک مصدرہ
 غرہ رجب ۱۳۱۷ء میں امالیان فوج کے حقوق کی حفاظت
 فرمائی گئی اور صیغہ فوج زیادہ با وقعت بنایا گیا یہ فرقہ اسوجہ سے
 کہ جان بازو جان نثار فرقہ ہے ہمیشہ معزز و ممتاز رہا۔ بلکہ حقدار
 امراء نامدار و جاگیرداران اولوالعزم ہیں فوج ہی کے افسران اعلیٰ
 مانے جاتے ہیں اور ان کے مناصب و معاش و جاگیرات
 فوجی افسریت کے اعتبار سے عطا ہوئے ہیں اور خود بدولت

اقبال نے سالگرہ تہ باقاعدہ فوج کے جواب ڈریس مین اپنے
 سلسلہ عالیہ کو فوج کے ساتھ خاص خاص خصوصیت نہوگا اظہار
 فرمایا جو ہمارے لئے ہزاروں تفاخر کا موجب ہے۔ پیرو مشد کی
 عام سپاہ نوازی کی وجہ سے ہم جان نثاران درد دولت کیلئے
 وراثت کی قید ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اور ورثہ اپنے آبائی حقوق
 و مناصب پر سرفرازی پاتے ہیں۔ ماہوار کی تقسیم دست بدست کا
 طریقہ اسی ہمایون زمانہ میں جاری ہوا۔ اور سپہ پوری کا سیاہی
 ہوئی۔ اور صد مانعین اس صیغہ کے ملازمین کو عطا کی گئیں اور
 صیغہ فوج کے انتظامات میں بہت کچھ نمایاں اصلاح ہوئی۔ اسی پر
 کچھ موقوف و منحصر نہیں بلکہ سرشتہ مال و عدالت و طبابت و تعلیمات
 و تعمیرات و کوتوالی و امور مذہبی و صفائی وغیرہ علاقہ جات میں

جو روز افزون ترقی ہوئی یا ہو رہی ہے اور وقت بوقت جو جو حکم
 نافذ ہوتے ہیں انکو تفصیل کے ساتھ عرض کر نیکے لئے ہم کافی
 وقت نہیں پاتے ہیں لیکن بالاختصار حقیقت حال جو کالشمس فی
 نصف النهار عیان ہے عرض کئے بغیر ہماری سچی خیر خواہی اور
 جان نثاری سکوت کرنے کی اجازت نہیں دیتی یعنی حضرت پیروم
 اپنی ذات قدسی صفات سے شب و روز اشظام بہام سلطنت
 و فلاح و بہبودی عامہ رعایا و کافہ برایا میں ہمہ تن جملہ مصروف
 و شہمک ہیں اسکی تصدیق اوں احکام و ہدایات سے ہوتی ہے
 جو شب و روز پیشگاہ اقدس سے ہر ایک ذرا سے متعلقہ اور خصوص
 نواب مدارالہام بہادر کے نام بغیر کسی کی معاونت و مشورہ کے نافذ
 و صادر ہوتے ہیں۔ کیا حضرت پیروم شد کی اس مدبرانہ حکمرانی کی

نظیر دنیا بہرین مل سکتی ہے۔ ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں اچھے اچھے
اس زمانہ کے فیلسوف ہمارے اس معروضہ کے ہمزبان ہیں جسکی
صراحت سے ہماری زبان و قلم عاجز و قاصر ہے۔

حق تو یہ ہے کہ ان اعلیٰ درجوں کے نعمتون کی تفصیل و راج کے
پر جوش مسرتوں کے کیفیات کا اظہار جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ جاویں
سحر نگار زبان و قلم ہی قاصر ہے۔ ہم جیسے اہل سیف سے کی طرح
ممكن نہیں۔ اب ہم جان تثاران فوج بقاعدہ نہایت عجز و ادب
کے ساتھ اپنے اس طول کلامی کے معافی کے خواستگار ہو کر
خدا م بارگاہ فلک شہباز کے حضور میں اس چونتیسویں سالگرہ مبارک
کی تہنیت عرض اور اپنی تقریر اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ۔
اے خالق کون و مکان ہمارے بادشاہ جہان پناہ کو تاقیام گنبد گردن

و چرخ نیلگون جمیع حوادث ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے
 آگہی ہمارے رحمدل - غریب پرور - حضور اقدس کو جب تک کہ قیام
 مہر و ماہ ہے - اور گل گلزار گیتی شگفتہ ہے - ہمارے سپر مہر و اولاد
 و احفاد سلامت باکرامت رکھے اور تخت سلطنت پر عدل گستر و فرمانروا رکھے
 یا الہ العالمین جب تک کہ افواج نجوم فلک مترکم ہیں ہمارے سلطان
 و نشان کے تارہ اقبال کو درخشان رکھے -
 یا رب العالمین جب تک کہ شمشیر صبح نیام جعلنا الیل لباساً برآمد کر
 قبضہ جعلنا النهار معاشاً من فارتح البواب فتوح ہے ہمارے
 آقائے نامدار و ولی نعمت کو مظفر و منصور رکھے -
 یا خداوند عالم جب تک کہ سپر قرص خورشید مانع جنگ آفات سماوی
 ہے ہمارے شہنشاہ و کن صانہ اللہ عن الشر و الفتن کو جمیع آفات

وہلیات سے محفوظ و مصنون رکبہ

خدا یا تو این شاہ مخلوق دوست	کہ آسائش خلق در ظل و ست
بسے بر سر خلق پائندہ دار	بتوفیق طاعت دلش زنده دار
روانت بتائید حق شاد باد	دل و دین و اقلیت آباد باد

استجب من الداعی لب العالمین - آمین ثم آمین -
 گذرانیدہ خانہ زاد کشن پرشاد منجان تل زمان فوج بقاعدہ

جواب اڈریس

از خداوند نعمت پیرو مرشد اعلیٰ حضرت قدر قدرت فلک
شوکت جہان پناہ ظل سبحانی حضور پر نور زندگانِ نعمت
خدا مدد ملکہ و سلطنت

مترشہ شعبان ۱۳۸۶ روروشنبہ

اے میرے جان نثار فوج والو۔

جن دلی خوشی کے ساتھ تم میری سالگرہ کی خوشیاں مناتے ہو اور
جن صداقت آمیز الفاظ میں تمہارا اڈریس مہاراجہ کشن پرشاد بہاؤ
وزیر افواج نے پڑھائیں اسکی پوری قدر کرتا ہوں۔ تمہارے
اس ظہار وفاداری و جان نثاری کا اثر جو مجھ پر ہوا وہ۔

دل من داند و من دانم و داند دل من

مین تلو اپنے بزرگون کی تاریخی شان و شوکت کے ظاہری آثار اور
قدیم بہادری و وفاداری و وفا شعار سی کی عمدہ یادگار سمجھنا ہوں
اگرچہ سیکھنا زمانہ دراز بھی گزر چکا ہو۔ مگر مین تمہارے آباؤ اجداد
کی ان جان فروشوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا جو حیدر آباد کے
صفحہ تاریخ مین ہمیشہ کے لئے زیب نگار ہیں۔ مین تلو یقین دلاتا ہوں
کہ میرے ایسے ہی خیال کا نتیجہ ہے کہ میری ریاست کے ساتھ
تمہاری قابل فخر تعلقات نسلاً بعد نسل قرار پائے گئے مین جنکا تم نے
اپنے اڈیس مین شکر گزاری کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مجھے کامل طمینان ہے کہ جس سچی وفاداری اور حسن خدمات کے
جوہر نے تمہارے بزرگون کو آج تک قابل تحسین و آفرین بنا رکھا ہے

اسی بے بہا صفت کو تم بھی اپنا سوروٹی شعار بنار کہو گے۔ اورین
 یہی مثل اپنے بزرگوں کے تمہارے سوروٹی جوہر و فاداریٰ خیر خواہی
 کی ہمیشہ پوری قدر کرتا رہو لگا

و گرم گو کہ خواہم کہ ز در گہت بر نم تو برین و من بر نم کہ الٰہ تو بزرگم

قطرہ آصف

<p>سند الحمد کہ ہے آج سبارک یہ گہری ابن جمعیت انہیں سے کہنا ہے بجا پستہ پائنت سے ہی پرورش انکی اتہک خدمتی حق نہ اپنا ادا کرتے ہیں شرط یہ ہی کہ ملازم ہے فرمان بردار فطرت نچت سے اللہ چاہے انکو</p>	<p>جان نثاروں کی جماعت ہے ہی عنشت کہ رہے پانچوں اس انکو جو با جمعیت کہ یہی فوج قدیمی ہے قدیم الخدست یہہ مثل سچ ہی کہ خدمت ہے ہی عظیمت نہیں کرتے ہیں کمی نہیں عالی ہست میں فروغ انکا سمجھتا ہوں چرخ الٰہت</p>
---	---

<p>یہ ہدایت ہے یہ تدبیر ہے آگے قسمت نہ کریں دیر نہ انکار نہ کوئی حجت یون ہی تو ام کہ ہے ہول میں چسپ رنگت رہیں مضر و دل و جان سے اہل بدست</p>	<p>اپنے افعال کی کردار کی تہذیب کہیں جو بجا حکم ہو افسر کا بجا لائین ضرور دولت آصفیہ دولت برطانیہ سے مال کی ملک کی ملک کی نگہبانی میں</p>
	<p>یہی آصف کی ہے خواہش یہی آصف کی دعا رکھے عزت سے ہمیشہ انہیں رب العزت</p>
<p>قصیدہ مدحیہ در شان اعلیٰ حضرت قدر قدرت فلک شمع کست جہان پناہ ظل سبحانی حضور پر نور بند گانغا بادشاہ کن خلد اند ملک و سلطنت</p>	
<p>لب پر مرے نام مصطفیٰ ہے جلدی کر اس میں دیر کیا ہے</p>	<p>دل سے مرے ذکر کبریا ہے ساقی مجھے مان پلاوے ساغر</p>

کیا مدح کروں شہ دکن کی	تقریف تو اوسکی جا بجا ہے
محبوب خدا ہے پاک ہے وہ	مقبول رسول کبریا ہے
خوبان بہان فدائین جہیر	اللہ نے حسنہ دیا ہے
شاہنشاہ دکن ہے بیشک	موزون تن پر شہی قبا ہے
بیشمل اور لا جواب ہے وہ	کیا اپنے زمانہ کا کیا ہے
ہے حکم جہان پہ اسکا نافذ	سرتاج یہ سب کا بادشاہ ہے
زندہ ہے اسی سے عدل کا نام	اُس سے انصاف کو بقاء ہے
ادنی تھا غلام اسکا حاتم	وہ صاحب بخش و سخا ہے
جو قلب میں ہے وہی زبان پر	وہ ظاہر و باطن ایک سا ہے
جرات میں نہیں ہے اسکا تانی	وہ رستم وقت بر ملا ہے
ہر علم و ہنر میں ہے وہ یکتا	ایسا نہیں کوئی دوسرا ہے

<p>یہ شاہ چراغ آصفی ہے بخش کار وہ حال ہے کن میں مشرب بھی ہے اس کا صوفیا نہ مدوح کی طرح کیا کر و شاد عادت نہ قصیدہ لکھنے کی مٹی لکھنا و غزل اسنی میں بعد اسکے دعا یہ ختم کر دے</p>	<p>سب اسکے ہی دم سے یہ صنیا ہے قارون یاں کج ہر اک گدا ہے آئینہ منظر ہر خدا ہے معلوم یہ سب کو بر ملا ہے اب شوق ذرا ذرا ہوا ہے تو بحر غزل کا آشنا ہے مقبول خدا تری دعا ہے</p>
<p>مطلع غزل</p>	
<p>دل میر جو اُس پہ آگیا ہے کوئی اُن سے جہے ملا دے مجھ کو نہیں چاہتے نہ پیا میں</p>	<p>آفت ہے مصیبت و بلا ہے درد دل کی یہی دوا ہے وہ بت ہیں تجھ کو مرا خدا ہے</p>

<p> کیون دل اسپر لوٹ ہو جائے جاتا ہے کشان کشان مراد اُلٹو منہ سے نقاب دیکھو تڑپا نہ ذرا بھی مین تہ تیغ راضی مین ازل سے ہم اوسمین آتے ہیں وہ آج تیرے گہر شاد رنج و غم و حسرت و درد آزار شہرگ سے ہی ہے قریب تر وہ ساقی مجھے خم کے خم پلا دے سہر جوش شراب ناب لافے کہتے ہیں لیا تھا اس نے بوسہ </p>	<p> بانگی تر چہ تری ادا ہے وہ کس کشش مین کہہ رہا ہے یہ وصل کے بعد کیون چاہا ہے قاتل کی زبان پہ مر جا ہے جو کچھ اللہ کی رضا ہے لائی پیغام یہ صبا ہے کیا کیا مجھے عشق مین ملا ہے کب مجھ سے خدام جدا ہے کہہ سارے وہ اٹھی گٹھا ہے تہنڈی تہنڈی چلی ہوا ہے سب جھوٹ یہ مجھ پہ اقرار ہے </p>
--	--



TITLE

ED AT THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

